ادارۃ النعمان رحمۃ اللہ علیہ
ڈیرہ اسماعیل خان
facebook YouTube
Mufti Abdul Wahid Qureshi
Ahnafmedia.com
0333-9987709
اِجماعُ العُلماءِ علٰی حیاۃِ الانبیاءِ علیہم السلام
اُمت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ
پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت مولانا مفتی عبدالواحد قریشی حفظہ اللہ
خلیفہ مجاز: حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ متکلم اسلام
WWW.FACEBOOK.COM/AHNAFDEOBAND

تقدیم (طبع اول)

الحمدللہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونعوذباللہ من شرور انفسناومن سیأت اعمالنامن یھدہ اللہ فلامضل لہ ومن یضلل فلاھادی لہ واشھدان لاالہ الااللہ واشھدان سیدناووسیلتنامحمداعبدہ ورسولہ امابعد!

محترم قارئین کرام! قیامت جوں جوں قریب ہوتی جارہی ہے ویسے ہی فتنوں کی بھرمار ہوتی جارہی ہے۔ داخلی فتنے بھی اور خارجی فتنے بھی۔ مسلمانوں کے اندر بھی فتنے پھوٹ رہے ہیں۔ اس دور میں اللہ تعالیٰ نے علماء دیوبند کو یہ توفیق دی کہ وہ فتنوں کا مقابلہ کریں اور علماء دیوبند کی تاریخ ان کارناموں سے بھری پڑی ہے۔ چنانچہ جب روافض نے سر اٹھایا تو مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے ھدیۃ الشیعہ' آب حیات' اجوبہ اربعین' حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے ھدایۃ الشیعہ' مولانا رحیم اللہ بجنوریؒ، نے ابطال اصول الشیعہ اور مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے مطرقۃ الکرامہ اورھدایات الرشید اور مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ نے فتنہ ابن سبائی' تاریخ مذہب شیعہ' مولانا محمد منظور نعمانیؒ نے الثورۃ الایرانیہ فی میزان الاسلام' مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ نے ارشاد الشیعہ اور علامہ عبدالستار تونسوی مدظلہم نے بطلان مذہب شیعہ لکھیں۔

نیچریوں کے خلاف حضرت تھانویؒ نے نموذج من معتقدات اہل العوج لکھا اسی طرح بہائیوں کے خلاف الحجۃ النہائیۃ علی الحجۃ البھائیہ اور مولانا اشفاق الرحمن کاندھلویؒ نے رفع الحجاب عن کید البھاوالباب لکھی۔ منکرین حدیث کے خلاف حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمیؒ نے نصرۃ الحدیث مولانا مناظر احسن گیلانیؒ نے تدوین حدیث' مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ نے انکار حدیث کے نتائج' مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم نے حجیت

حدیث اور مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہم نے کتابت حدیث لکھیں، بریلویوں کے خلاف مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف المہند علی المفند، براہین قاطعہ، مولانا حسین احمد المدنیؒ نے الشہاب الثاقب، مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ نے راہِ سنت، ازالۃ الریب، دلوں کا سرور، علامہ خالد محمود نے مطالعہ بریلویت لکھیں۔ غیر مقلدین کے خلاف مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے توثیق الکلام، الحق الصریح، الدلیل المحکم، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ نے سبیل الرشاد، اوثق العری، مولانا شیخ الہند محمود حسنؒ نے ادلہ کاملہ، ایضاح الادلہ، حضرت تھانویؒ نے الاقتصاد فی بحث التقلید والاجتہاد، علامہ انور شاہؒ نے فصل الخطاب، عمدۃ الاثات، الکلام المفید، خاتمہ الخطاب، کشف الستر، بسط الیدین، نیل الفرقدین، مفتی مہدی حسنؒ نے اقامۃ البرہان، قطع الوتین مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ نے احسن الکلام اور مولانا حبیب اللہ ڈیروی نے نور الصباح لکھیں۔

لیکن افسوس کہ کچھ لوگوں نے بیسویں صدی کے چھٹی دھائی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ وغیرہ چھیڑا اور اس میں وہ اھل السنت والجماعت کے اجماعی راستے سے ہٹ گئے اور ستم یہ ڈھایا کہ خود کو منسوب بھی علماء دیوبند کی طرف کرنے لگے۔ اور یہاں تک غلو کیا کہ خود کو صحیح اصلی اور خالص دیوبندی اور حیات النبیؐ کے ماننے والوں کو بناسپتی، جعلی دیوبندی کہنے لگے اور یہ لوگ علماء دیوبند کی عبارتوں کو توڑ موڑ کر پیش کرنے لگے

؎ زاغوں کے تصرف میں ہیں عقابوں کے نشیمن

تو حقیقی علماء دیوبند نے اس مسئلہ میں بھی قلم اٹھایا تا کہ اس فتنہ حادثہ کا سد باب ہو سکے تو بحمد للہ انہوں نے دفتر کے دفتر اس بارے میں مرتب کر دیے۔ جس کی ایک فہرست (بقدر ضرورت) ہم نے کتاب کے آخر میں بعنوان ''فتنہ مماتیت کے خلاف قلمی جہاد کی

سرگزشت'' لگادی ہے۔لیکن اس کے باوجود منکرین حیات کی عادت ہے کہ وہ طرح طرح کی باتیں بنا کر مختلف جعلی منشاء اختلاف پیش کرتے رہے مثلاً

1۔ جعلی منشاء اختلاف:۔

مماتیوں نے لوگوں میں مشہور کر رکھا ہے کہ ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قائل ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر موت واقع ہوئی۔اللہ تعالیٰ کا قانون وعدہ پورا ہوا اور آپ کا اس دنیا سے انتقال ہو گیا لیکن ہمارے مخالف آپ ﷺ کی موت کا انکار کرتے ہیں اور الٹا ہمیں حیات النبی ﷺ کا منکر کہتے ہیں اور پھر یہ لوگ قرآن مجید کی وہ آیات پڑھنا شروع کر دیتے ہیں جن میں حضور اکرم ﷺ یا تمام انسانوں کی موت کی اطلاع دی گئی ہے اور پھر اس پر مزید حاشیہ آرائی کرتے ہیں کہ کیا زندہ نبی کا جنازہ پڑھایا گیا؟ زندہ نبی کی قبر کھودی گئی اور ان کے درمیان منشاء اختلاف نہیں ہے کیونکہ ہمارے تمام اکابر حضور ﷺ کی وفات کے قائل ہیں کہ آپ ﷺ پر یقینا اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہوا اور آپ ﷺ نے دارِ دنیا سے انتقال فرمایا۔اس میں نہ شک ہے نہ اختلاف۔ اختلاف تو حیات بعد الوفات میں ہے، لہٰذا مماتیوں کا یہ کہنا کہ اختلاف موت میں ہے صحیح نہیں ہے بلکہ یہ منشاء اختلاف جعلی و نقلی ہے۔

2۔ جعلی منشاء اختلاف:۔

مماتی لوگ تحریروں اور تقریروں میں کہتے ہیں کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات برزخی کے قائل ہیں اور ہمارے مخالف حیات دنیوی کے قائل ہیں، حالانکہ یہ بات بھی خلاف واقع ہے۔ ہمارے تمام اکابر حضور اکرم ﷺ کی حیات بعد الوفات کو حیات برزخی کہتے اور مانتے ہیں۔علماء دیوبند کے کسی بزرگ عالم اور مرشد نے

آپ ﷺ کی حیات برزخی کا انکار نہیں کیا۔ ہمارے اکابر پر یہ جھوٹا الزام ہے کہ وہ حیات برزخی کے منکر ہیں۔ وفات کے بعد حضور اکرم ﷺ اپنے جسدِ عنصری سمیت عالم برزخ میں داخل ہوئے کیونکہ موت کے بعد ہر آدمی خود بخود عالمِ برزخ میں داخل ہو جاتا ہے جیسا کہ تمام علماء کرام تصریح فرما چکے ہیں کہ موت سے لیکر قیامِ قیامت کے زمانہ کو برزخ کہتے ہیں۔

بہترین مثال:۔

تو ہمارے علماء فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ بنفس نفیس عالمِ برزخ میں ہوتے ہوئے اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔قبر شریف آپ ﷺ کی ذات اقدس کیلئے ظرفِ مکاں ہے اور برزخ آپ ﷺ کیلئے ظرفِ زماں ہے۔ زماں و مکان ایکدوسرے کی ضد نہیں ہیں کہ ہر ایک سے دوسرے کی نفی ہو جائے بلکہ یہ دونوں باتیں بیک وقت صادق آتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ قبر شریف میں ہیں اور برزخ میں ہیں جیسا کہ مثلاً زید رات کے وقت مسجد میں بیٹھا ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ زید مسجد میں ہے اور زید رات میں ہے۔ یہ دونوں باتیں بیک وقت اسی لئے سچی ہیں کہ زید کیلئے مسجد ظرفِ مکاں ہے اور رات ظرفِ زمان ہے۔ بعینہ اسی طرح حضور اکرم ﷺ کے متعلق یہ کہنا کہ آپ ﷺ قبر شریف میں ہیں اور آپ برزخ میں ہیں یہ دونوں باتیں سچی اور صحیح ہیں۔

البتہ مماتی علماء نے عوام الناس کے ذہنوں میں یہ بات بٹھا رکھی ہے کہ برزخ سے مراد زمان نہیں بلکہ خاص مکان مراد ہے جس میں ارواح رہتی ہیں، حالانکہ یہ بات کہیں سے بھی ثابت نہیں پیغمبر کی اطلاع کی وجہ سے ہمارا ان پر ایمان بالغیب ہے، اسی لئے تو

صاحب ہدایہؒ نے فرمایا:...... **وھو الیوم کما وضع** یعنی بالفرض اگر آپ ﷺ کی قبر شریف منکشف بھی ہو جاتے تو اس دنیا والوں کو ایسے محسوس ہوں گے جیسے کہ قبر شریف میں رکھے گئے تھے، یعنی اہل دنیا حیات برزخیہ کو محسوس نہ کر سکیں گے کیونکہ برزخ کے امور غیب سے متعلق ہیں جو عام طور پر محسوس ومبصر نہیں ہوتے۔ **الّا ماشاء اللہ**...... لیکن ان پر ایمان لانا ضروری ہے جو چیز ہمیں نظر نہ آئے ضروری نہیں کہ وہ موجود بھی نہ ہو۔ دیکھئے سوتا آدمی عالمِ خواب میں بہت کچھ دیکھتا ہے لیکن پاس بیٹھنے والا کچھ بھی نہیں دیکھتا، لیکن یہ نہ دیکھنے والا دیکھنے والے کو جھٹلا بھی نہیں سکتا کیونکہ اس نے جو کچھ دیکھا وہ سچ ہے۔

اصلی منشاء اختلاف:۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اولاً آپ کے سامنے اکابر علماء دیوبندؒ اور مماتیوں کا مذہب و مشرب پیش کیا جائے تا کہ منشاء اختلاف معلوم کرنے میں آپ کو کسی قسم کی دقت اور دشواری پیش نہ آئے، بلکہ آسانی سہولت پیدا ہو جائے۔

علماء دیوبند کے مؤقف کا خلاصہ:۔

بطور خلاصہ کے جان لیں کہ ہمارا اکابر علماء کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کی حیات برزخیہ کی صورت یہ ہے کہ آپ ﷺ کی روح اقدس کو دنیا والے جسدِ اطہر کے ساتھ تعلق حاصل ہے جس کی وجہ سے آپ ﷺ زائرین کا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں اور جواب مرحمت فرماتے ہیں اور آپ قبر مبارک میں موجود ہوتے ہوئے جنت کی سیر وسیاحت کرتے ہیں اور وہاں کی ہر نعمت اور ہر اکرام سے محظوظ ہوتے ہیں۔

مماتیوں کا عقیدہ:۔

حالانکہ مماتی لوگ آپ ﷺ کیلئے آسمانوں میں ایک نئے جسم کو مانتے ہیں، اور آپ ﷺ کے حقیقی جسم مبارک جو قبر مبارک میں مدفون ہے زندگی سے اور جنت نعمتوں سے محروم سمجھتے ہیں۔

تو ہم نے بھی کوشش کی کہ علماء دیوبند نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر مبارک میں زندہ ہونے اور قبر کے نزدیک صلوٰۃ وسلام سننے کا جہاں کہیں ذکر کیا ہے اس کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا جائے۔ تو بحمد للہ یہ حوالہ جات چار سو (400) سے متجاوز ہو گئے۔ اس کتاب کو ہم نے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ پہلے حصے میں ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ وہ حوالے ذکر کئے ہیں جس میں یہ ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں یا آپ ﷺ کی روح مبارک کا قبر میں مدفون جسم کے ساتھ تعلق ہے۔ اور دوسرے حصے میں وہ حوالے ذکر کئے گئے جائیں جن میں یہ وضاحت ہے کہ نبی ﷺ کی قبر مبارک کے قریب صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے تو آنحضرت ﷺ اس کو خود سنتے ہیں۔

اب اس کے بعد بھی کوئی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبر مبارک میں زندہ نہ مانے اور روضہ اقدس پر صلوٰۃ وسلام سننے کا انکار کرے اور خود کو دیوبندی بھی کہے اور لکھے تو اس کو شرم آنی چاہیے۔

نوٹ: زیر نظر کتاب میں علماء حق علماء دیوبند کی عبارات جمع کرنا مقصود تھا اسی لیے اس کو جمع کر دیا گیا ہے، عقیدہ حیات النبی ﷺ پر آیاتِ قرآنیہ، تفاسیر، احادیث نبویہ، شروح احادیث، اقوال صحابہ کرامؓ، اجماع امت وغیرھا کے ساتھ الگ کتابی شکل میں حوالہ جات جمع کر دیئے گئے ہیں جس کا نام حیات النبی ﷺ کورس ہے۔

من شاء فلیراجعہ (احباب حسب ضرورت وہاں ملاحظہ کر سکتے ہیں)۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

عبدالواحد قریشی کان اللہ لہٗ

19-01-2010

تقدیم (طبع ششم)

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اللہ رب العزت نے اس کتاب کونہایت مقبولیت عطاء فرمائی ہے۔ ملک وبیرون ملک سے احباب، اہل علم نے نہاتی خندہ پیشانی سے اس کو قبول فرمایا ہے بلکہ شُنید ہے کہ اکثر مقامات پر اہل علم حضرات نے اپنی طرف سے اس کوخرید کر تقسیم کرادیا۔

اسی طرح اکثر وہ حضرات جو اس کے مطالعہ کے بعد واپس مسلکِ دیوبند کی طرف پلٹے بتاتے ہیں کہ ہماری طرح کئی لوگوں کے عقائد سدھر گئے ۔علماء حق علماء دیوبند کی ترجمانی اس کتاب میں موجود ہے۔ باطل قوتوں کی مخرب اخلاق کاروائی اور فتنہ انگیزی کے مقابلے میں یہ کتاب سدِ سکندری ثابت ہورہی ہے۔

الحمدللہ اس کتاب کے ٹھوس حوالہ جات ،مدلل مبرھن دلائل سے علماء دیوبند کے نام پر اپنی دکان چمکانے والوں کی حقیت بھی خوب خوب واضح ہوئی ہے۔الحمدللہ علی ذالک دعاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کی عظمت کومزید چار چاند لگائیں اوراس کے نفع کوعام وتام فرمائیں۔

اب حال ہی میں ہندوستان (دارالعلوم دیوبند) کے دوست محترم جناب مولانا ظفر احمد نعمانی سلمہ اللہ تعالیٰ کی خواہش اورکوشش سے ہندوستان میں ان کے مکتبہ سے شائع ہو رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی مساعی جمیلہ کوقبول فرمائے اورمزید دینی اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطاءفرمائے۔ویرحم اللّٰہ عبداًقال اٰمینا۔

عبدالواحد قریشی کان اللہ لہٗ

فروری 2016

{......ایک نظر ادھر بھی......}

اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم ہے کہ اس کتاب کو اہل علم حضرات نے پڑھا اور اس کی تصدیق وتائید فرمائی۔

خصوصاً شیخ الحدیث والتفسیر، تلمیذ رشید حضرت مدنی ؒ، فاضل دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا علاؤالدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ جنہوں نے اپنی پیرانہ سالی کے باوجود ایک ماہ تک اپنے پاس رکھا اور وقفہ وقفہ سے اس کو دیکھتے رہے اور آخر میں اس پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہوئے مؤلف پر اظہار اطمینان فرمایا۔

اور حضرت الاستاذ، سیدی وسندی ومرشدی، متکلم الاسلام، سفیر احناف، ترجمان علماء دیوبند حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو پڑھا، مفید مشوروں سے نوازا اور مناسب احکامات (جو فوراً تعمیل ہوئے) دیکر اور آخر میں واشگاف الفاظ میں تصدیق وتقریظ لکھی۔ جو کہ خالص اللہ رب العزت کا فضل وکرم ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کے قبر اطہر پر کیے جانے والے استشفاع کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل علم کے قلوب کو متوجہ فرمایا اور عوام الناس میں بھی اس کو بے حد مقبولیت فرمائی۔

آخر میں جن احباب نے میرے ساتھ تعاون فرمایا، انکا شکریہ ادا نہ کرنا ناانصافی ہوگی۔

اُن احباب میں مولانا محمد عمر فاروق معارفی سلمہٗ جنہوں نے اس کتاب کے اکثر حصہ کو اپنی بے لاگ کوشش سے چار چاند لگائے اور ساتھ ساتھ عزیزم حافظ انیس الرحمن سلمہ الرحمن، عزیزی محمد فرحان طارق حفظہ الہ تعالیٰ، بھائی محمد زبیر جنہوں نے اس کتاب کو کمپوز کیا اور نہایت محنت شاقہ سے اسے خوب سے خوب تر بنایا اور مزید دامے، درمے، قدرے، سخنے بندہ ناچیز کے ساتھ تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انکی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور اہل حق کا ساتھ عطاء فرمائے۔

عبدالواحد قریشی کان اللہ لہٗ

جون 2012

عقیدہ حیات النبیؐ کے بارے میں علماء دیوبند کی پہلی اجماعی دستاویز

التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ المہند علی المفند کا مختصر تعارف

مؤلفہ حضرت الشیخ مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ

آج سے ایک صدی قبل مولوی احمد رضا خان بریلوی نے حضرت شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ، مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ اور مولانا اشرف علی تھانویؒ جیسے پاکبازانِ اُمت کی عبارت میں قطع و برید کر کے اور اپنے خانہ ساز مفہوم کو حاشیہ دیکر ان پر فتویٰ کفر دیدیا۔ جو 'حسام الحرمین' کے نام سے طبع ہوا۔ جس پر خان صاحب بریلوی نے خفیہ وشاطرانہ طریقہ سے علماء حرمین شریفین کے دستخط بھی لے لئے شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کو اس بھونڈی کاروائی کا علم ہوا، تو انہوں نے علماء حرمین شریفین کو خان صاحب بریلوی کے مکر وفریب سے آگاہ کیا۔ اس پر علماء حرمین شریفین نے علماء دیوبند کے عقائد ونظریات کی اصل حقیقت جاننے کے لیے 26 سوالات ارسال کیے۔ چنانچہ فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے جواب لکھا۔ جس پر اسوقت کے جید علماء دیوبند کے علاوہ حرمین شریفین اور علماء مصر وشام نے تائیدی دستخط تحریر فرمائے۔ یہ جواب "المہند علی المفند" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

المھند علی المفند پر دستخط کرنے والے علماء کرام! (1) شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ (2) حضرت مولانا میر احمد حسن امروہویؒ (3) مفتی اعظم

حضرت مولانا عزیز الرحمن دیوبندیؒ (4) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ (5) حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ (6) حضرت مولانا احمد قاسمیؒ (7) حضرت مولانا غلام رسولؒ (8) فقیہ ہند حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلویؒ (9) حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھیؒ (10) حضرت مولانا محمد یحییٰ سہارنپوریؒ (11) حضرت مولانا محمد سہولؒ سمیت 24 اکابر علماء کرام نے اس پر تائیدی دستخط فرمائے۔ پاکستان میں یہ کتاب قائد اہلسنت حضرت مولانا عبداللطیف جہلمیؒ نے 1382ھ/1962ء میں شائع فرمائی۔

تصدیقات جدیدہ! مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری کی طرف سے "انکار حیات النبیؐ" کی ازسرنو اٹھائی گئی تحریک کے بعد فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذیؒ نے "المہند علی المفند" پر جدید علماء دیوبند کی تصدیقات کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے عقائد علماء دیوبند کا خلاصہ مرتب فرمایا۔ اور اس پر درج ذیل 38، جید علماء دیوبند نے تائیدی دستخط ثبت فرمائے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب 'المہند علی المفند' تمام علماء دیوبند کی ایک اجماعی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

(1) حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ (2) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع کراچی (3) حضرت مولانا علامہ ظفر احمد عثمانیؒ (4) حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ (5) حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ (6) حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانویؒ (7) قائد جمعیت حضرت مولانا مفتی محمودؒ (8) حضرت مولانا مفتی عبداللہؒ ملتان (9) حضرت مولانا مفتی عبدالستار ملتانیؒ (10) حضرت مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک (11) حضرت مولانا محمد احمد تھانویؒ سکھر (12) حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ

(13)حضرت مولانا محمد انور انوریؒ (14)حضرت مولانا علامہ شمس الحقؒ افغانی (15)حضرت مولانا سید حامد میاںؒ لاہور(16)حضرت مولانا مفتی رشید احمد لدھیانویؒ(17)حضرت مولانا مفتی احمد سعیدؒ سرگودھا(18)حضرت مولانا علی محمد صاحبؒ کبیر والا(19)حضرت مولانا محمد شریف کشمیری ملتانیؒ (20)حضرت مولانا سید صادق حسین شہیدؒ جھنگ (21)حضرت مولانا عبدالحیؒ شجاع آبادی (22)حضرت مولانا عبدالستار تونسویؒ(23)حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ (24) حضرت مولانا محمد ایوب جان بنوریؒ(25)حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ(26) حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ (27) حضرت مولانا عبداللطیف جہلمیؒ (28)حضرت مولانا مفتی محمد وجیہ ؒ ٹنڈوالہٰ یار(29)حضرت مولانا عبدالحق نافعؒ (30) حضرت مولانا مفتی محمد فریدؒ زروبوی(31)حضرت مولانا مفتی عبدالقادرؒ کبیر والا(32)حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ(33)حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ (34) حضرت مولانا فضل غنیؒ بنوں (35)حضرت مولانا فیض احمدؒ ملتان (36)حضرت مولانا نذیر احمدؒ فیصل آباد

(1) کیا ان تمام علماء دیوبند نے عبارت پڑھے بغیر اس پر دستخط کر دیے؟(2) کیا تمام علماء دیوبند (العیاذ باللہ) ناواقف تھے کہ انہیں دستخط کرتے وقت اہل سنت والجماعت کے اصل عقیدۃ کا علم بھی نہ ہوسکا؟(3) کیا یہ تمام علماء دیوبند(العیاذ اللہ) روافض کی طرح تقیہ باز تھے کہ وقتی مصلحت کی بنا پر انہوں نے غلط عقیدہ پر دستخط کر دیے؟(4) کیا یہ تمام علماء دیوبند(العیاذ باللہ) بزدل تھے کہ انہوں نے استقامت و عزیمت کا راستہ اختیار کرنے کی بجائے کمزوری وغیر مستقل مزاجی کا مظاہر ہ

کیا؟(5)اور کیا ان علماء دیوبند کی اجماعی فکری کاوشوں سے الگ رہ کر صراط مستقیم پر قائم رہا جاسکتا ہے؟

عقیدہ حیات النبیؐ کے بارے میں علماء دیوبند کی دوسری اجماعی دستاویز ''تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور'' کا تعارف

مؤلفہ امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ

1954ء کے قریب جامعہ خیر المدارس ملتان کے سالانہ جلسہ میں مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری نے "عقیدہ حیات النبیؐ" سے انکار کو اپنی تقریر کا موضوع بنالیا۔ دیوبندی حلقے اس فکر جدید سے قطعاً غیر مانوس تھے۔ لہذا عوام کو اس نئی گمراہی سے بچانے کیلئے حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے حکم پر حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے اپنی تقریر میں شاہ صاحب کو نشانہ بنائے بغیر اس عقیدہ کی وضاحت فرمادی کہ اسلاف دیوبند، انبیاء کرامؑ کو انکی قبور مبارکہ میں روح مع الجسد زندہ مانتے ہیں۔ اور عند القبر سماع صلوٰۃ وسلام کا عقیدہ رکھتے ہیں جس پر شاہ صاحب نے برہمی کا اظہار فرمایا۔ چنانچہ جامعہ کے میزبانوں کی طرف سے اسی موقع پر علماء کرام کی ایک محفل سجالی گئی۔ تا کہ وہ شاہ صاحب کو مسلک دیوبند سمجھایا جاسکے۔ لیکن شاہ صاحب نے مسلک دیوبند قبول کرنے کی بجائے اس مسئلہ کو اپنی عزت نفس کا مسئلہ بنالیا۔ اور پورے ملک میں تقریر کیلئے مستقل یہی عنوان اختیار لیا۔

تصفیہ کی پہلی ناکام کوشش!

مسلک دیوبند کی وحدت پارہ پارہ ہوتے دیکھ کر شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

نے 18، 19، جون 1960ء کو اپنے مرکز شیرانوالہ دروازہ لاہور میں فریقین کے چیدہ چیدہ علماء کا ایک خاص اجلاس طلب فرمالیا۔ تاکہ افہام وتفہیم کے ذریعے اس مسئلہ کا کوئی حل تلاش کیا جاسکے، لیکن شاہ صاحب اور انکے رفقاء اس خالص افہام تفہیم کی مجلس کو مناظرانہ ومجادلانہ رنگ دینے کیلئے مختلف علاقوں سے عام لوگوں کی بسیں بھر کر لے گئے جسکی وجہ سے تصفیہ کی یہ پہلی کوشش ناکام ہوکر رہ گئی۔

تصفیہ کی دوسری ناکام کوشش!

اس کے بعد ملک بھر میں جنگ وجدل کا بازار گرم ہوگیا۔ تو ایک بار پھر چند اکابر نے مصالحت کی کوشش شروع کردیں۔ چنانچہ 5 جنوری 1961ء کو سکھر کے اندر فریقین کا اجتماع ہوا۔ جسمیں فریقین نے متفقہ طور پر حضرت مولانا علامہ ظفر احمد عثمانیؒ اور حضرت مولانا احتشام الحق تھانویؒ کو ثالث تسلیم کیا۔ اور ثالثوں نے اس مقصد کیلئے 17، 18 جنوری 1961ئ کو سکھر میں فریقین کو طلب کرلیا۔ اتفاقا ان تاریخوں میں مولانا محمد علی جالندھریؒ ایک تقریر کے سلسلہ میں گرفتار کرلئے گئے اور سکھر کا اجتماع موخر ہوگیا۔ اس کے بعد ثالثوں نے اپنی سہولت کیلئے فریقین سے تحریری موقف طلب کرلیا۔ تاکہ انکی روشنی میں وجہ اختلاف تک رسائی آسان ہوسکے۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ اور مولانا لال حسین اخترؒ نے اپنا تحریری موقف ارسال کردیا۔ لیکن شاہ صاحب نے اپنا موقف و نظریہ تحریری طور پر دینے سے انکار کردیا۔ جسکی وجہ سے مصالحت کی یہ دوسری کوشش بھی ناکام ہوکر رہ گئی۔

تصفیہ کی تیسری ناکام کوشش!

اس کے بعد 1962ء میں حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دیوبند

سے پاکستان تشریف لائے تو انہوں نے بھی فریقین کے درمیان مصالحت کی کوششیں شروع کردیں۔ چنانچہ 22 جون 1962ء کو راولپنڈی کے اجلاس میں انہوں نے درج ذیل تحریر فریقین کے سامنے رکھی۔

وفات کے بعد نبی کریمؐ کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بہ تعلق روح حیات حاصل ہے۔ اور اس حیات کی وجہ سے روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ صلوٰۃ سلام سنتے ہیں۔ اس تحریر پر حضرت مولانا قاری محمد طیبؒ صاحب، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ، حضرت مولانا قاضی نور محمدؒ صاحب اور حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب نے دستخط ثبت فرئے۔

(نوٹ) اجلاس راولپنڈی کی مذکورہ تمام کروائی حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ نے اپنے مضمون بعنوان مسئلہ حیات النبیؐ سے متعلق چار رسالہ نزاع کا خاتمہ میں تحریر فرمادی ہے، جو ماہنامہ دارالعلوم دیوبند ستمبر 1962ء اور مولانا شیخ غلام اللہ خانؒ کے رسالہ ''ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی''(اگست 1962ئ) میں شائع ہو چکا ہے۔ اب ہم ان کرم فرماؤں سے پوچھتے ہیں کہ جن کا یہ دعویٰ ہے کہ فیصلہ راولپنڈی محض ایک افواہ ہے یا جعلی دستخط ہیں تو بتایا جائے کہ حضرت قاری صاحب نے بھی جھوٹ بولا دارالعلوم دیوبند کے ترجمان رسالہ نے بھی جعل سازی سے کام لیا؟ سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری نہ مذکورہ اجلاس میں شریک ہوئے اور نہ مذکورہ تحریر پر انہوں نے دستخط فرمائے ۔ جسکی وجہ سے حضرت مولانا قاضی نور محمد صاحبؒ (امیر جمعیت اشاعت وتوحیدوالسنۃ) اور حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ (جنرل سیکرٹری جمعیت اشاعت وتوحیدوالسنۃ) نے انکے بارہ میں درج ذیل تحریر علیحدہ لکھ کر

دی۔ہم (مولانا قاضی نور محمد صاحب اور مولانا غلام اللہ خان صاحب) اسکی پوری کوشش کریں گے کہ سید عنایت اللہ شاہ صاحب سے اس تحریر (مندرجہ بالا) پر دستخط کرائیں۔جس پر ہم نے دستخط کئے ہیں۔اگر ممدوح اس پر دستخط نہ کریں گے تو مسئلہ حیات النبیؐ میں اس تحریر کی حد تک ان سے برات کا اعلان کر دیں گے۔ نیز اپنے جلسوں میں ان سے مسئلہ حیات النبیؐ پر تقریر نہ کرائیں گے۔اور اگر اس مسئلہ میں وہ کوئی مناظر وغیرہ کریں گے تو ہم اس بارہ میں انکی مدد نہ کریں گے۔

نور محمد خطیب قلعہ دیدار سنگھ .... لاشئی غلام اللہ خان 22 جون 1962

(بحوالہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، ستمبر 1962ء)

اس فیصلے کے بعد چند ہی روز میں حضرت مولانا قاضی نور محمد صاحب انتقال فرما گئے اور حقیقتاً شیخ القرآن نے یہ وعدہ وفا کر دیکھایا جس طرح شیخ القرآن کے مایہ ناز شاگرد و ترجمان حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب نے تصریح فرمائی ہے۔

1) 1962ء کے تاریخی معاہدے کے ایک عرصہ بعد تک حضرت شیخ القرآن اور حضرت شاہ صاحب کے مابین حالات کشیدہ رہے۔شاہ صاحب کی تعلیم القرآن تشریف آوری کسی بھی موقع پر قطعاً نہیں ہوئی، نہ دورۂ تفسیر القرآن کے دوران، نہ ابتداء یا اختتام بخاری شریف کے موقع پر اور نہ ہی سالانہ کانفرنسوں میں حضرت شاہ صاحب کو مدعو کیا گیا۔

چونکہ حضرت شیخ القرآن اور حضرت شاہ صاحب کے مابین ''مسئلہ توحید'' کی اشاعت و ترویج میں زمانہ قدیم سے راسخ تعلق چلا آ رہا تھا۔اس کا تقاضا یہی تھا کہ یہ بعد اور دوری ختم کر کے پھر سے پرانے تعلقات استوار کر لیے جائیں۔غالباً آٹھ دس سال کے

انقطاع کے بعد حضرت شیخ القرآن نے وسعتِ ظرفی کا مظاہرہ کرتے ہوئے حضرت شاہ صاحب کو مدعو فرمالیا اور دارالعلوم تعلیم القرآن کی سالانہ کانفرنس میں خطاب کا موقع فراہم فرمایا۔

دارالعلوم تعلیم القرآن کی وسیع وعریض جامع مسجد سامعین سے کچھا کھچ بھری ہوئی تھی۔ اسٹیج پر ملک بھر کے نامور اور جلیل القدر علماء کرام رونق افروز تھے‘ رات کا بڑا حصہ بیت چکا تھا۔ حضرت شاہ صاحب کا خطاب پورے شباب پر تھا اور سامعین [illegible]ظ ہو رہے تھے کہ حضرت شاہ صاحب نے موضوع سے ہٹ کر ’’مسئلہ حیات النبی ﷺ‘‘ چھیڑ دیا۔ کچھ دیر تک حضرت شیخ القرآن بے محل اور بے موقع مسئلہ حیات النبی ﷺ پر حضرت شاہ صاحب کی گفتگو طوعاً وکرہاً سماعت فرماتے رہے اور اپنے جذبات ضبط کرتے رہے۔ لیکن جب شاہ صاحب نے فرمایا: ’’آؤ‘ حیات النبی ﷺ پر دلائل پیش کرو‘‘۔

توحضرت شیخ القرآن جلال میں آگئے اور اس وقت اُن کا جلال دیدنی تھا۔ انتہائی غضبناک ہو کر فرمایا:

’’چھوڑو‘ چھوڑو‘ دلائل نہ دلائل‘‘۔

اور شاہ صاحب سے مائیک چھین لیا اور خود تقریر شروع کردی۔

حضرت شاہ صاحب کی بیحد سبکی ہوئی‘ لیکن وہ محوحیرت‘ بالکل ساکت وصامت سوچ کی موج میں گم ہو گئے۔ مگر قطعاً کوئی ردعمل پیش نہیں کیا۔ کچھ دیر اسٹیج پر تشریف فرما رہے اور پھر چلے گئے۔ (عقیدہ شیخ القرآن ص57-56 ط: ناشر ادارۃ التحقیق راولپنڈی)

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے

نہ کھلتے راز سربستہ نہ یوں رسوایاں ہوتیں

2) ایشیاء کا جامع ازہر، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، مادرِ علم دارالعلوم دیوبند کے زعماء اور مشائخ نے 1980ء بمطابق 1400ھ میں جب صد سالہ کانفرنس کا انعقاد فرمایا، جس میں دارالعلوم دیوبند کے اکابرین کی شاندار خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا، اُس تاریخی کانفرنس میں حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ کو مقالہ پیش کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔لیکن حضرت سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری برہم ہو گئے اور انہوں نے ''انتہائی نازیبا کلمات'' استعمال کیے جو اخبارات میں بھی شائع ہو گئے۔ حضرت شیخ القرآن کو شاہ صاحب کے کلمات پر قلبی دکھ ہوا ان کے جذبات کو سخت ٹھیس پہنچی۔حضرت شیخ القرآن رحمۃ اللہ علیہ کو علماء دیوبند سے والہانہ عقیدت اور بے پناہ قلبی انس تھا۔وہ اُن پر جان نچھاور کرتے تھے اور انہیں علماء مشائخ دیوبند کے خلاف کسی کی بات ہرگز گوارا نہ تھی۔حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب کے ساتھ گہرے اور قدیم تعلقات کے باوجود اُن کے بیان پر حضرت شیخ القرآنؒ نے سخت ترین ردعمل کا مظاہرہ کیا۔آپ نے فوراً پریس کانفرنس طلب فرمائی اور اس میں علماء دیوبند کی دینی، سیاسی اور ملکی خدمات کو شاندار خراجِ تحسین پیش فرمایا۔آپ نے فرمایا۔

''علماء دیوبند کے خلاف میں کسی کی بات قطعاً برداشت نہیں کر سکتا۔حتیٰ کہ اگر میرا باپ بھی اُن کے خلاف کچھ کہے تو میں ان کی بات کو بھی مسترد کر دونگا۔میں اُن کی عزت و ناموس پر اپنی جان تو قربان کر سکتا ہوں لیکن ان کے خلاف کچھ سننے کا روادار نہیں ہوں''۔

اتفاق سے اسی سال حضرت شاہ صاحب کو دارالعلوم تعلیم القرآن کے سالانہ جلسہ میں

دعوت دے چکے تھے۔لیکن شاہ صاحب کے ریمارکس سے کبیدہ خاطر ہو گئے اور جلسہ کے اشتہار کے متعلق حضرت شیخ نے اس خادم سے فرمایا:

''ادھر لاؤ وہ اشتہار اور کاٹ دو شاہ صاحب کا نام انہیں دیوبندی کہہ کہہ کر ہمارا گلہ بھی خشک ہو گیا ہے۔لیکن انہوں نے تو دیوبند کا منہ بھی نہیں دیکھا۔ وہ دیوبند کے خلاف بیان دیتے ہیں۔اشتہار سے ان کا نام کاٹ دو۔

چنانچہ حضرت شیخ نے اپنی زندگی کی اس آخری کانفرنس میں حضرت شاہ صاحب کو نہیں بلایا۔ (عقیدہ شیخ القرآن ص58-57 ط: ناشر ادارۃ التحقیق راولپنڈی)

البتہ حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحبؒ چونکہ اپنے ایک مکتوب نے ذریعہ اپنے "عقیدہ حیات النبیؐ" کی وضاحت فرما چکے تھے۔اس لیے مذکورہ تحریر پر ان کے دستخط کرانے کی ضرورت محسوس نہ کی گئی ۔ چنانچہ مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ اس کی وضاحت اس طرح فرماتے ہیں کہ اس مختصر عبارت کی کافی تفصیل چونکہ قاضی شمس الدین (برادر خورد مولانا قاضی نور محمد صاحب) اپنے مکتوب میں لکھ کر مولانا محمد علی صاحب جالندھری کے پاس بھیج چکے تھے۔اس لئے یہ عبارت بالا ان کی مسلمہ ہے۔ بنا بریں اس عبارت پر ان کے دستخط کرانے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔عبارت بالا کو ان کی مسلمہ سمجھا جائے۔۔۔۔۔۔۔(بحوالہ ماہنامہ دارالعلوم دیوبند، ستمبر 1962ء)

اس اعتبار سے گویا جمعیۃ اشاعت التوحید کے تین ذمہ دار حضرات (مولانا قاضی نور محمد صاحب، مولانا غلام اللہ خان صاحب، اور مولانا قاضی شمس الدین صاحب) عقیدہ حیات النبی ﷺ کی مذکورہ تحریر پر متفق تھے۔لیکن سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری اور ان کے بعض شدت پسند رفقاء اس سے اتفاق نہ کر سکے۔ اور اس طرح

مصالحت کی یہ تیسری کوشش بھی ناکام ہوکر رہ گئی۔

جمعیت علماء اسلام کا فیصلہ اور تسکین الصدور کی تالیف!

افہام تفہیم کے ذریعہ جب مصالحت کی تمام کوششیں ناکام ہوچکیں۔اور سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری، اپنی جماعت کے مرکزی امیر (حضرت مولانا قاضی نور محمد صاحب) اور ناظم اعلیٰ (حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب) کی تائیدی تحریر بھی مسترد کر چکے تو اکابر دیوبند نے مصالحت کی جملہ کوششیں ترک کر کے ''مسلک دیوبند'' کو شاہ صاحب کے پیدا کردہ شکوک وشبہات سے بچانے اور قرآن وسنت واجماع امت کی روشنی میں اسے واضح وآشکارا کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں 4 اگست 1962ء کو جمعیت علماء اسلام کی مرکزی مجلس شوری کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں محدث کبیر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی تحریک اور دیگر علماء کی تائید سے امام اہلسنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ، کو منتخب کیا گیا کہ وہ قرآن وسنت، اور اجماع امت کی روشنی میں دلائل وبراہین کے ساتھ مسلک دیوبند کی ترجمانی کرتے ہوئے ''عقیدہ حیات النبی ﷺ'' کو واضح کریں۔ چنانچہ جمعیت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے فیصلے کے مطابق حضرت امام اہلسنت نے ''تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور'' تالیف فرمائی جسے اکابرین جمعیت کی موجودگی میں پڑھ کر سنایا گیا۔اور پھر درج ذیل اکابر علماء نے اس پر تصدیقات ثبت فرمائیں۔

(1) حضرت مولانا فخر الدین احمدؒ (سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند) (2) حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسنؒ (سابق صدر مفتی دارالعلوم دیوبند) (3) حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ (سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند) (4) امام فن اسماء الرجال

حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمیؒ (انڈیا)(5) حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ (جامعہ خیر المدارس ملتان)(6) حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانیؒ (7) حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ(8) حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانویؒ (9)حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ (10) حضرت مولانا علامہ ظفر احمد عثمانیؒ (11) حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ اکوڑہ خٹک (12) حضرت مولانا عبدالخالق صاحبؒ مظفر گڑھ(13) حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ (سراجیہ کندیاں شریف)(14) مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ (کراچی) (15)فخر سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہؒ (16) حضرت مولانا علامہ دوست محمد قریشیؒ(17) حضرت مولانا مفتی احمد سعیدؒ سرگودھا(18) حضرت مولانا نذیر اللہ خانؒ گجرات (19) مفکر اسلام قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمودؒ (20)ضیغم اسلام حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ (21) مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ (22) حضرت مولانا عبدالقدیر صاحبؒ (سابق شیخ الحدیث دارالعلوم تعلیم القرآن راولپنڈی)(23) قائد اہل السنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ (24) حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب ملتان(25) حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحبؒ ساہیوال

اس اعتبار سے عقیدہ حیات النبی ﷺ کے بارے میں یہ کتاب اکابرین علماء دیوبند کی دوسری اجماعی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ کیونکہ اس پر اس وقت کے تقریباً تمام قابل ذکر اکابر علماء کی تصدیقات آ چکی ہیں۔ کیا کوئی شخص دیوبندیت کا دعوی رکھتے ہوئے ان تمام اکابر کو جھٹلانے کا حوصلہ کر سکے گا؟ اور ان اکابر کو جھٹلا کر خود دیوبندی

مسلک میں شامل رہ سکے گا؟ اور کیا وہ اپنے مسلک کی کوئی ایسی کتاب پیش کر سکے گا جس پر ایسے جید علماء دیوبند کی تصدیقات موجود ہوں؟ ھاتو ابرھانکم ان کنتم صادقین

بسم اللّٰہ الرّحمٰنِ الرَّحِیم

پہلا باب

نبی علیہ الصلوٰۃ کی قبر مبارک میں زندگی

الحمدلله الذی انزل الایات وارسل البینات وذاق الانسان الممات بعدالحیات والصلوٰۃ والسلام علی من بعثهم بالبراهین والمعجزات وهم احیاء فی قبورهم بعدالوفات خصوصاًعلی سیدالانبیاء وافضل الکائنات سیدناومولانامحمدالرسول الذی هوحی فی روضة من ریاض الجنات ویسمع فی قبره السلام والصلوٰۃ ویجیب سلام الزائرین والزائرات وعلی اله واصحابه الذین یتبعونه فی الحیوۃ وبعدالوفات امابعد۔

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں تقریباً 63 برس زندہ رہے۔ پھر ایک مقرر وقت پر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو وفات دی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اماں عائشہؓ کے حجرہ مبارکہ میں آپ علیہ السلام کو دفن کیا۔

اب دُنیا کے تمام مسلمانوں (احناف، شوافع، مالکیہ، حنابلہ) کا عقیدہ ہے کہ آپ علیہ السلام قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ اگر تمام مذاہب کے علماء کرام کے حوالے پیش کریں تو ایک دفتر درکار ہوگا۔ اس لئے صرف علماء دیوبند رحمہم اللہ کے حوالہ جات پیش کرنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح عقیدہ پر تادم زیست قائم رکھے۔

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

آیۃ من آیات اللہ، رئیس المتکلمین، استاذ الاساتذہ، منبع الحکمۃ، معدن العلوم، بانی دارالعلوم دیوبند، قاسم العلوم والخیرات، سیدنا الامام الکبیر، حجۃ الاسلام والمسلمین،

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صاحبؒ (المتوفی 1297ھ/1880ئ)

1) رسول اللہ ﷺ بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام بالیقین قبر میں زندہ ہیں..... پر شیعہ (اور جدید معتزلہ.....مؤلف) نہ سمجھیں تو کیا کیجیے؟

(ھدیۃ الشیعۃ ص359 ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

2) نبی علیہ السلام روضۂ مبارک میں زندہ ہیں۔

(ھدیۃ الشیعہ ص320 ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

3) آپ علیہ السلام قبر میں زندہ ہیں۔

(اجوبہ اربعین ص106 ط: ادارہ نشر و اشاعت نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)

4) رسول اللہ ﷺ ہنوز قبر میں زندہ ہیں۔

(آب حیات ص7 ط: تالیفات اشرفیہ۔ ملتان)

5) سو تسکین جب ہی متصور ہے کہ آپ ﷺ زندہ ہوں۔

(آب حیات ص52 ط: تالیفات اشرفیہ۔ ملتان)

6) قرآن مجید کی سورۃ نساء آیت 64 (**ولو انھم اذظلموا . . . الخ**) کیونکہ اس میں کسی کی تخصیص نہیں آپ کے ہم عصر ہوں یا بعد کے امتی ہوں اور تخصیص ہو تو کیونکر ہو آپ کا وجود تربیت تمام امت کے لئے یکساں رحمت ہے کہ پچھلے امتیوں کا آپ کی خدمت میں آنا اور استغفار کرنا اور کرانا جب ہی متصور ہے کہ

آپ ﷺ قبر میں زندہ ہوں اور اگر اہل عصر ہی کے ساتھ یہ فضیلت مخصوص تھی تو آیت **النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم و ازواجه امھاتھم**۔ کے دونوں جملے جدا جدا آپ ﷺ کی حیات پر اسی طرح دلالت کرتے ہیں کہ ان شاء اللہ قرآن کے ماننے والوں کو تو گنجائش انکار ہی نہیں اور جو شخص قرآن کے انکار سے، موافق حدیث ثقلین لاریب داخل زمرہ گمراہان ہو چکا اس کی راہ پر لانے کی کوئی تدبیر نہیں۔ غرض جو لوگ کلام اللہ کو بیاض عثمانی کہہ کر خدا کی آیات سے اپنے خیالات واہیات کو متقدم سمجھتے ہیں وہ لوگ تو اپنے عقیدہ کے موافق بھی بشہادت حدیث مذکور گمراہ ہوں گے وہ نہ مانیں تو وہ جانیں۔ پر مؤمنانِ با اخلاص کو بعد استماع تفسیر آیت مذکوران شاء اللہ تسلیم دعوی معلوم لازم ہوگا۔ (آب حیات ص 52-53 ط: تالیفات اشرفیہ۔ ملتان)

7) ہمارا دعویٰ تو یہ ہے کہ انبیاء کرامؑ زندہ ہیں یہ نہیں کہ اور کوئی مثل انبیاء کرامؑ زندہ ہی نہیں ہاں چونکہ انبیاء کرامؑ کی زندگی بوجہ علم نبوت معلوم ہے تو وہ دونوں حکم باقی **اعنی حرمت ازواج اور عدم توریث اموال قابل تکلیف اور بالیقین** واجب العمل ہوں گے۔ (آب حیات ص 43-42 ط: تالیفات اشرفیہ۔ ملتان)

8) ارواح انبیاء علیہم السلام کو بدن کے ساتھ علاقہ (تعلق) بدستور رہتا ہے۔ اور ان کا سماع بعد وفات بھی بدستور باقی ہے۔ (جمال قاسمی ص 13 ط: کتب خانہ اعزازیہ دیوبند)

9) انبیاء علیہم السلام کی ارواح طیبہ کو بعد مرگ بھی وہی تعلق اپنے اجسام سے رہتا ہے جو قبل مرگ تھا۔ (جمال قاسمی ص 12 ط: کتب خانہ اعزازیہ دیوبند)

10) انبیاء کرام علیہم السلام کو انہیں اجسام دنیاوی کے تعلق کے اعتبار سے زندہ

سمجھتا ہوں۔ (لطائف قاسمیہ ص3 ط: مطبع مجتبائی دہلی)

11) انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے ابدان سے تعلق اس قسم کا تعلق اب بھی ہوگا جس قسم کا پہلے تھا۔ (لطائف قاسمیہ ص4 ط: مطبع مجتبائی دہلی)

12) انبیاء کرام علیہم السلام کو ابدان دنیا کے حساب سے زندہ سمجھیں گے۔

(لطائف قاسمیہ ص4 ط: مطبع مجتبائی دہلی)

فقیہ النفس، ابوحنیفہ وقت، محدث العصر، استاذ حضرت مولانا حسین علی الوانیؒ،

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ (المتوفی 1323ھ/1905ء)

13) آپ ﷺ قبر میں زندہ ہیں و نبی اللّٰہ حی یرزق۔ اس مضمون حیات کو مولوی محمد قاسم صاحب سلمہ نے اپنے رسالہ آب حیات میں بمالامزید علیہ ثابت کیا ہے۔ (ھدایۃ الشیعہ ص18 در تالیفات رشیدیہ ص561، ادارہ اسلامیات لاہور)

نوٹ:۔ معلوم ہوا کہ حضرت نانوتویؒ اس مسئلہ میں متفرد نہیں بلکہ حضرت گنگوہیؒ بھی ان کے ساتھ ہیں۔

14) و لان النبیین صلوات اللّٰہ علیهم اجمعین لما کانوا احیاء فلامعنی لتوریث الاحیاء منهم۔

(الکوکب الدری علی جامع الترمذی ج1 ص423 ط: ایچ ایم سعید۔ کراچی)

ترجمہ:۔ اور چونکہ انبیاء کرامؑ زندہ ہیں تو ان سے زندوں کے وارث ہونے کا کوئی معنی نہیں ہے۔

الشیخ المحدث، محشی بخاری شریف، استاذ حضرت نانوتویؒ،

حضرت مولانا احمد علی السہارنپوری صاحبؒ (المتوفی 1297ھ)

15) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات پر حضرت ابوبکرصدیق ؓ نے ایک مفصل تقریر میں فرمایا کہ **لایذیقک اللّٰہ الموتتین ابدا** کہ اللہ تعالیٰ آپ علیہ السلام کو دو موتیں کبھی نہیں چکھائے گا۔ اس کی تشریح میں حضرت موصوف فرماتے ہیں۔

والاحسن ان یقال ان حیاتہ لا یتعقبھا موت بل یستمر حیا والانبیاء احیاء فی قبورھم۔ (بخاری شریف ج1 ص517 حاشیہ ط: قدیمی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ:۔ میرے نزدیک بہترین جواب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی ایسی ہے کہ اس کے بعد موت وارد نہیں ہوتی بلکہ دوامی حیات آپ ﷺ کو حاصل ہے اور حضرات انبیاء کرامؑ بھی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

شیخ العالم المعروف بشیخ الہند، استاذ الاساتذہ، سابق صدر المدرسین دار العلوم دیوبند، سید المجاہدین، حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی صاحبؒ

(المتوفی 1339ھ/1920ء)

16) **قولہ: ان اللّٰہ حرم علی الارض ای منعھا وفیہ مبالغۃ لطیفۃ اجساد الانبیاء ای من ان تاکلھا فالانبیاء فی قبورھم احیاء قال الطیبی فان قلت ما وجہ الجواب بقولہ ان اللّٰہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء فان المانع من العرض والسماع ھو الموت وھو قائم لا شک ان حفظ اجسادھم من ان ترم خلاف العادۃ المستمرہ فکان اللّٰہ یحفظھا منہ فکذلک یمکن من العرض علیھم ومن الاسماع صلوۃ الامۃ ویؤیدہ ما ورد من حدیث ابی الدرداء فنبی اللّٰہ حی یرزق انتھی۔ قال السید جمال الدین: لا حاجۃ فی وجہ تطابق الجواب الی ھذا التطویل فان قولہ ان اللّٰہ حرم الخ مقابل قولہ**

وقدارمت وایضاًمحصل الجواب ان الانبیاء احیاء فی قبورهم فیمکن لهم سماع صلوۃ من صلی علیهم فتامل۔ فماذکرمن محصل الجواب هوخلاصة ماذکره الطیبی من السوال والجواب غایته انه علی الوجه التوضیح بیانه ان الصحابة سألوا بیان کیفیة العرض بعداعتقادهم بانه کائن لامحالة لقول الصادق دفعالاشتباه ان العرض هل هوعلی الروح المجرداوعلی المتصل بالجسدحسبوا ان جسدالنبی ﷺ کجسدکل احدفکفی فی الجواب ماقاله علی وجه الصواب۔ وکلام الطیبی یفیدحصر العرض والسماع بعدالموت بالانبیاء ولیس کذلک فان سائر الاموات ایضاًیسمعون السلام والکلام ویعرض علیهم اعمال اقاربهم فی بعض الایام نعم الانبیاء یکون حیاتهم علی الوجه الاکمل ویجعل لبعض وراثهم من الشهداء والاولیاء والعلماء حفظ ابدانهم فی قبورهم۔

(حاشیہ سنن ابی داؤد ج1 ص158 باب نمبر208 ،حدیث نمبر1047 حاشیہ نمبر6 ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ترجمہ:۔ اللہ نے زمین پر حرام کردیا ہے یعنی منع کردیا (اوراس میں عمدہ مبالغہ ہے) کہ وہ انبیاء کرامؑ کے اجسام کو کھاسکے پس انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔طیبیؒ کہتے ہیں۔ اگرتو یہ کہے ''ان اللّٰہ حرم علی الارض اجسادالانبیاءعلیہم السلام'' کے ساتھ جواب دینے کی کیاوجہ ہے؟ کیونکہ عرض اورسماع سے رکاوٹ توموت ہے۔تومیں یہ کہوں گا کہ اس میں توشک نہیں کہ ان کے اجسام کی بوسیدہ ہونے سے حفاظت جاری عادت کے خلاف ہے پس اللہ تعالیٰ اس سے ان کی حفاظت فرماتا ہے اسی طرح ان پراعمال پیش ہونا اورامت کا سلام سنوانا ممکن ہے اوراسکی تائیدحضرت ابودرداءؓ کی

واردشدہ حدیث سے ہوتی ہے کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے(طیبیؒ کی بات ختم ہوئی)۔سید جمال الدین کہتے ہیں۔جواب کی مطابقت کے لئے اتنی طوالت کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ ﷺ کا قول ان اللہ حرم الخ وقد ارمت کے جواب میں ہے۔اوراسی طرح جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ یقینا انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں پس ان کے لئے درود پڑھنے والا کا درود سننا ممکن ہے۔ پس غورفرمایئے (جمال الدین)نے جوجواب کا خلاصہ ذکر کیا ہے وہ طیبیؒ کے ذکرکردہ سوال جواب کا بھی خلاصہ ہے زیادہ سے زیادہ یہ کہا جائے گا کہ وہ وضاحت کے طور پر ہے۔اس کا بیان یہ ہے کہ صحابہؓ نے پیش ہونے کی کیفیت پوچھی اس اعتقاد کے بعد کہ یہ پیش ضرور ہوگا کیونکہ سچے (رسول ﷺ) کی بات ہے۔اس اشتباہ کودورکرنے کے لئے کہ یہ صرف روح پرہوگا یاجسم سے متصل روح پرہوگا۔انہوں نے گمان کیا کہ نبیؐ کا جسم کسی ایک (عام)شخص کے جسم کی طرح ہے پس اس کے جواب میں وہ بات کافی ہوئی جوآپ ﷺ نے بہترین طریقے پرفرمائی اورطیبیؒ کا کلام یہ فائدہ دیتا ہے کہ درود پیش ہونا اورسننا' وفات کے بعد صرف انبیاء کرامؑ کے ساتھ خاص ہے۔حالانکہ بات ایسی نہیں کیونکہ باقی مردے بھی سلام وکلام سنتے ہیں اوراس پرکچھ دنوں میں ان کے رشتہ داروں کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔ہاں انبیاء کرامؑ کی حیات کامل ترین طریقے پرہے اوران کے کچھ ورثاء جیسے شہیدوں' ولیوں اورعلماء کوبھی قبرمیں جسم کی حفاظت حاصل ہوتی ہے۔

17) **تقدیرالکلام مامن احدیسلم علی الاارد علیه السلام لانی حی اقدرعلی ردالسلام۔** (حاشیہ سنن ابی داؤد' ج1ص295' زیارۃ القبور' حدیث نمبر2041ط: مکتبہ

رحمانیہ لاہور)

ترجمہ:۔ جو بھی مجھے سلام کرتا ہے تو میں خود جواب دیتا ہوں کیونکہ میں زندہ ہوں' سلام کا جواب دینے کی طاقت رکھتا ہوں۔

18) **انهم اتفقوا على حياته صلى الله عليه وسلم بل حياة الانبياء عليهم السلام متفق عليها لا خلاف لا حد فيه۔** (انوارمحمود' شرح ابوداؤد شریف ج1 ص610)

ترجمہ:۔ بے شک وہ اس بات پر متفق ہیں کہ آنحضرت ﷺ زندہ ہیں بلکہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ کی حیات اتفاقی مسئلہ ہے اس بارے میں کسی ایک محدث کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

علماء دیوبند کی پہلی اجتماعی دستاویز التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ "**المهند على المفند**" پر تصدیقی دستخط کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

19) **وهو معتقدنا و معتقد مشائخنا جميعا لا ريب فيه۔**

(المهند على المفند ص74 ط: المیزان لاہور)

ترجمہ:۔ اور یہی ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ کرامؒ کا عقیدہ ہے۔

نوٹ:۔ المہند شریف کا حوالہ اسی باب کے نمبر 23 پر ملاحظہ فرمائیں۔

فخر المحدثین' جامع علوم عقلیہ ونقلیہ' اُستاذ العلمائ' محشی سنن ابی داؤد' تلمیذ رشید حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ ومولانا رشید احمد گنگوہیؒ، محدث وقت

حضرت مولانا فخر الحسن گنگوہی صاحبؒ (المتوفی 1317ھ)

20) **فكذا ههنا تقدير الكلام ما من احد يسلم على الا ارد عليه السلام لانى حى اقدر على رده۔**

(التعلیق المحمود علی سنن ابی داؤد ج 1 ص 279 باب زیارۃ القبور حاشیہ نمبر 2 ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

ترجمہ:۔ اسی طرح یہاں بھی کلام مقدر ہے کہ جو بھی مجھ پر سلام پڑھتا ہے تو میں اس کا جواب دیتا ہوں کیونکہ میں زندہ ہوں جواب دینے کی طاقت رکھتا ہوں۔

شارح ابی داؤد، صدر المدرسین مظاہر العلوم سہارنپور، مرشد مرشد العلماء حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ، و اُستاذ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ، مناظر اسلام

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری صاحبؒ

(المتوفی 1346ھ)

21) **ان نبی اللّٰہ حی فی قبرہ کما ان الانبیاء علیہم السلام احیاء فی قبورھم۔**

(بذل المجہود شرح ابی داؤد، باب مایقول فی التشھد، ج 2 ص 117 ط: مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)

ترجمہ:۔ یقیناً اللہ کے نبی ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں جس طرح کہ باقی انبیاء کرامؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

22) **فان الانبیاء فی قبورھم احیاء**

(بذل المجہود شرح ابی داؤد، باب تفریع ابواب الجمعۃ، ج 2 ص 160 ط: مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)

ترجمہ:۔ یقیناً انبیاء کرامؑ اپنی قبور مطہرہ میں زندہ ہوتے ہیں۔

علماء دیوبند کی پہلی اجتماعی دستاویز التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ **"المھند علی المفند"** میں سوال نمبر 5 کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں۔

23) **عندنا و عند مشائخنا حضرۃ الرسالۃ صلی اللہ علیہ وسلم حیی فی قبرہ الشریف۔** (المہند علی المفند ص 30 ط: المیزان لاہور)

ترجمہ:۔ ہمارے اور ہمارے مشائخ کرامؒ کے نزدیک حضور علیہ السلام اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔

24) اس بات کو خوب یاد کر لینا ضروری ہے کہ عقیدہ سب کا یہی ہے کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ (براہین قاطعہ ص203 ط: مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی)

25) بے شک نبی کریم ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں۔

(تذکرۃ الخلیل ملخصاً ص370 ط: مکتبہ الشیخ بہادر آباد کراچی)

رئیس المفسرین، حامیٔ سنت، ماحیٔ شرک وبدعت، تلمیذ رشید حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ

پیرومرشد امام اہل السنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ،

حضرت مولانا حسین علی الوانی واں بھچروی صاحبؒ

(المتوفی 1363ھ/1944ئ)

26) **عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثرو الصلوۃ علی یوم الجمعۃ فانه مشهودتشهده الملائکة ان واحدالن یصلی علی الاعرضت علی صلا ته حین یفرغ منهاقال قلت وبعدالموت قال: وبعد الموت: ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق وقدصنف السیوطی رسالۃانباءالاذکیاءفی حیات الانبیائ۔**

(تحریرات حدیث علی اصول التحقیق ص331، رسالہ درود شریف، حدیث نمبر 8 ط: اشاعت اکیڈمی پشاور)

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے۔ فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اسکا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے جب وہ فارغ ہوتا ہے۔

(راوی فرماتے ہیں) میں نے پوچھا کہ موت کے بعد بھی فرمایا کہ موت کے بعد بھی اللہ نے زمین پر انبیاءؑ کے اجساد کھانا حرام کردیا ہے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔ اور علامہ سیوطیؒ اس بارے میں ایک رسالہ تحریر فرما چکے ہیں (بنام) انباء الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء یعنی عقل مندوں کی خبر انبیاء کرامؑ کی زندگی کے بارے میں۔

جامع شریعت وطریقت، سند الاولیاء والصلحاء، حامی سنت وماحی بدعت، مفسر قرآن، مجدد وقت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ

(المتوفی 1362ھ/1943ئ)

27) حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ انبیاء کرامؑ کے جسموں کو کھا سکے پس خدا کے پیغمبر زندہ ہوتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔ کذا فی المشکوٰۃ

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ نبی علیہ السلام قبر میں زندہ ہیں۔

(نشر الطیب ص267 ط: زمزم پبلشرز کراچی، ص248 ط: تاج کمپنی لمیٹڈ)

28) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انبیاء کرامؑ اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

(نشر الطیب ص267 زمزم پبلشرز کراچی، ص248 ط: تاج کمپنی لمیٹڈ)

29) یہ بات باتفاق امت ثابت ہے کہ انبیاءؑ قبر میں زندہ رہتے ہیں۔

(اشرف الجواب ص261 حصہ دوئم ط: المیزان لاہور)

30) حضور پاک ﷺ کی قبر مبارک کے لئے بہت کچھ شرف حاصل ہے کیونکہ جسد اطہر اسکے اندر موجود ہے۔ بلکہ خود حضور ﷺ یعنی **جسد مع تلبس الروح** اس

کے اندر تشریف رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپ ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔ قریب قریب اہل حق اس پر متفق ہیں۔ صحابہؓ کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ حدیث بھی ہے کہ **ان نبی اللّٰہ حی فی قبرہ یرزق** کہ آپؐ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔ آپؐ کو رزق پہنچتا ہے۔

(اشرف الجواب ص259 حصہ دوئم ط: المیز ان لاہور خطبات میلاد النبیؐ 278)

31) نبی کریم ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں۔

(اشرف الجواب ص183 حصہ دوئم ط: المیز ان لاہور)

32) آپ ﷺ بنص حدیث قبر میں زندہ ہیں۔ (التکشف ص446 ط: تالیف اشرفیہ ملتان)

33) اور یہ تو حضور ﷺ کی قبر مبارک میں گفتگو تھی جس میں آپ نہایت قوی حیات برزخیہ کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں حیات حضرات انبیاء کرامؑ خود اہل حق کا عقیدہ ہے اور موت انکی صرف ظاہری ضعیف درجہ کی ہے۔ (حفظ الایمان ص5 ط: کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

خاتم المحدثین، امام العصر، اذھن العلماء، نمونہ اسلاف، سابق صدر المدرسین دار العلوم دیوبند

حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیری صاحبؒ (المتوفی 1352ھ/1934ئ)

34) **واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا اجعلنا من دونِ الرحمن اٰلھۃ یعبدون۔** (سورۃ زخرف آیت 45)

ترجمہ:۔ اور آپ ﷺ سے پہلے ہم نے جو پیغمبر بھیجے اُن سے پوچھ لیں! کہ ہم نے خدائے رحمٰن کے علاوہ کوئی اور معبود مقرر کئے تھے کہ اُن کی عبادت کی جائے......؟

اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ **یستدل بہ علی حیوۃ الانبیائ۔**

(مشکلات القرآن 234 ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

ترجمہ:۔اس آیت مبارکہ سے انبیاء کرامؑ کے زندہ ہونے کا استدلال کیا گیا ہے۔

35) وفی البیهقی عن انس رضی الله عنه وصححه ووافقه الحافظ (ابن حجر علیه الرحمة) فی المجلد السادس ان الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون۔

(فیض الباری علی صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ باب رفع الصوت، ج2 ص64 ط: مکتبہ اشرفیہ کانسی روڈ کوئٹہ)

ترجمہ:۔بیہقی میں حضرت انسؓ سے روایت موجود ہے کہ انبیاء کرامؑ اپنی قبور مطہرہ میں زندہ ہوتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے بیہقی کی موافقت کرتے ہوئے فتح الباری شرح البخاری جلد نمبر 6 میں اس حدیث پاک کو صحیح فرمایا ہے۔

36) ومن ههنا انحل حدیث اخر رواه ابو داؤد فی رد روحه صلی الله علیه وآله وسلم حین یسلم علیه صلی اللہ علیه وسلم لیس معناه انه یرد روحه ای انه یحیی فی قبره بل توجهه من ذلک الجانب الی هذا الجانب فهو صلی الله علیه وآله وسلم حی فی کلتا الحالتین لمعنی انه لم یطرأ علیه التعطل قط۔

(فیض الباری علی صحیح البخاری، کتاب الصلوٰۃ باب رفع الصوت، ج2 ص65 ط: مکتبہ اشرفیہ کانسی روڈ کوئٹہ)

ترجمہ:۔اور یہیں سے ابوداؤد والی حدیث بھی حل ہوگئی کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کیا جاتا ہے تو روح لوٹائی جاتی ہے۔اسکا مطلب یہ نہیں کہ روح لوٹادی جاتی ہے بایں معنی کہ قبر میں زندہ کیا جاتا ہے بلکہ (یہ معنی ہے کہ) اُس طرف سے اِس طرف توجہ کردی جاتی ہے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں حالتوں میں (سلام کے وقت اور اس سے پہلے بھی) زندہ ہیں اس پر تعطل بالکل طاری نہیں ہوتا۔

37) اللہ کے نبی قبر میں زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ (تحیۃ الاسلام ص36)

38) چنانکہ الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون آمدہ۔

(خاتم النبیین ص36 ط: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ملتان)

ترجمہ:۔جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ انبیاء کرامؑ اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

39) وازیں طرف الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون ثابت شدہ۔

(خاتم النبیین ص74 ط:عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ملتان)

ترجمہ:۔اور اسی وجہ سے یہ ثابت شدہ ہے کہ انبیاء کرامؑ اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔

صاحب الفہم والبصیرت' مفسر القرآن' صاحب کشف الرحمن فی ترجمۃ القرآن'

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دھلوی صاحبؒ (المتوفی)

40) وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ۔ (سورۃ آل عمران 169)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل کر دیے جائیں انہیں مردہ گمان نہ کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیے جاتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

انبیاء کی زندگی اتنی قوی ہے کہ اسکا اثر اس عالم میں بھی پایا جاتا ہے مثلاً ان کی بیویوں سے نکاح نہ کرنا۔ان کے ورثہ کا تقسیم نہ ہونا ان کے جسم کا قبر میں محفوظ رہنا انکی ارواح کا جسم کے ساتھ قائم رہنا۔قبر پر جا کر سلام کرنے والے کے سلام کو سننا اور اسکا جواب دینا۔ (تفسیر کشف الرحمن' سورۃ ال عمران آیت 169' پارہ نمبر 4 ضمیمہ 114 ط: مکتبہ رشیدیہ کراچی)

نوٹ:۔ یہ وہ تفسیر ہے جو کہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ۔حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ ۔ دارالعلوم دیوبند کے 40 سال تک فائز رہنے

والے مہتمم حضرت قاری محمد طیبؒ۔ مفتی اعظم دار العلوم دیوبند مفتی مہدی حسن شاہ جہان پوریؒ۔ شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علیؒ کے تصدیقی دستخطوں اور مفتی اعظم ہند حضرت مفتی کفایت اللہؒ کی زیر نگرانی شائع ہوئی۔

شیخ العرب والعجم، شیخ الاسلام، مدرس مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام، جانشین شیخ الہند، صدر جمعیت علماء ہند، شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ

(المتوفی 1377ھ/ 1957ء)

41) سنن ابی داوٗد کی عظیم شرح بذل المجہود (مؤلفہ مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ) کی ابتداء میں حضرت سہارنپوریؒ کا تعارف کراتے ہوئے ان میں حضرت کی تصنیفات کا ذکر کرتے ہوئے اور علماء دیوبند کی پہلی اجتماعی دستاویز التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ **"المہند علی المفند"** کو مقام استدلال میں پیش فرماتے ہوئے واشگاف الفاظ میں تحریر فرماتے ہیں۔

فمنها المهند على المفند ذكر فيها معتقداته ومعتقدات مشائخه الكرام اتباع الاسلاف العظام واهل السنة الفخام رداً على ماافترى عليهم الخبثاء اللئام مما تقشعر منه الجلود وتفتت عنه العظام۔

(بذل المجهود شرح سنن ابی داؤد ج1 ص3 ترجمة المؤلف ط: مكتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)

انہی تصنیفات میں سے ایک تصنیف ''المہند علی المفند'' ہے جس میں حضرت سہارنپوریؒ نے اپنے عقائد اور اپنے مشائخ کرام کے عقائد کو اسلاف اور اہل السنت کی اتباع کرتے ہوئے ذکر کئے ہیں۔ اور ان باتوں پر رد کیا ہے جو خبیث کمینوں نے ان بزرگان پر جھوٹ گھڑا ہے جس سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور ہڈیاں چورہ چورہ ہوجاتی ہیں۔

نوٹ:۔ المہند شریف کا حوالہ اسی باب کے نمبر 23 پر ملاحظہ فرمائیں۔

42) اکابر علماء دیوبند وفات ظاہری کے بعد انبیاء علیہم السلام کی حیات جسمانی کے صرف قائل ہی نہیں بلکہ مثبت بھی ہیں اور بڑے زور وشور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہیں۔ متعدد رسائل اس بارہ میں تصنیف فرما چکے ہیں۔ رسالہ آب حیات نہایت ہی مسبوط رسالہ خاص اس مسئلہ کے لئے لکھا گیا ہے (معلوم ہوا کہ آب حیات لکھنے کی غرض صرف ردروافض ہی نہیں بلکہ اثبات عقیدہ حیات النبیؐ بھی تھا) نیز ھدیۃ الشیعہ' اجوبہ اربعین حصہ دوئم اور دیگر رسائل مطبوعہ مصنفہ حضرت نانوتوی قدس سرہٗ العزیز اس مضمون سے بھرے ہوئے ہیں۔ (نقش حیات ج1 ص122 ط: دارالاشاعت کراچی)

نوٹ:۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے مندرجہ بالا کتب کے حوالہ جات حوالہ نمبر 1 سے نمبر 12 تک گزر چکے ہیں وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

43) نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے بعدازاں وہ اور دیگر مؤمنین موت میں برابر ہیں اگر بعد وفات انکو حیات ہے تو وہی حیات ان کو برزخ میں ہے جو

احادامت کوثابت ہےبعض ان کے حفظ جسم نبیؑ کے قائل ہیں مگر بلا علاقہ روح اور متعدد لوگوں کی زبان سے بالفاظ کریہہ کہ جنکا زبان پر لانا جائزنہیں دربارۂ حیات نبوی علیہ السلام سنا جاتا ہےاورانہوں نے اپنے رسائل وتصانیف میں لکھا ہےاب غورفرمائیے کہ ان اکابر کے رسائل اوراعتقادت بالکل اسکے مخالف ہیں' حضرت مولانا نانوتویؒ نے ایک بہت بڑی ضخیم کتاب تحریرفرمائی جوکہ مشہور بین العالم ہے اس میں کس زوروشور سے حیاتِ نبویؐ کا اثبات گیاہےاورمذہب اہل السنت والجماعت اورفضائل نبوت میں کس درجہ اورقوت کے دلائل درج فرماتے ہیں مولانا گنگوہیؒ ہدایۃ الشیعہ اوررسالہ حج وغیرہ میں بھی اس کی تصریح وتائیدفرمارہے ہیں چونکہ اس مسئلہ میں خصوصاًان حضرات کی عبارتیں بہت طول طویل واقع ہورہی ہیں اورمتعدد رسالے اس مضمون میں تفصیلاً واجمالاً چھپے ہوئے مشہورہیں اس لئے بخوف طول میں نقل نہیں کرتا ہوں جس کا جی چاہے آبِ حیات' ہدیۃ الشیعہ واجوبہ اربعین ولطائف قاسمیہ وزبدۃ المناسک وغیرھا رسائل میں دیکھ لیوے یہ ایک خاص مسئلہ ہےجس میں وہابیہ نے علماء حرمین کی مخالفت کی اور بارہاجدالِ ونزاع کی نوبت آئی اس مسئلہ میں اورمسئلہ آئندہ کی وجہ سے وہاں وہابی سنی سے متمیز ہوتا ہے۔

زیارت رسول ﷺ وحضوری آستانہ شریفہ وملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے اس طرف اس نیت سے سفرکرنا محظورو ممنوع جانتا ہے **لاتشدالرحال الاالی ثلثۃ مساجد** ان کا مستدل ہےبعض ان میں کے سفر زیارت کومعاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ پہنچاتے ہیں اگرمسجد نبوی میں جاتے ہیں توصلوٰۃ وسلام ذات اقدس نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کونہیں پڑھتے اورنہ اس طرف متوجہ ہوکر دعاوغیرہ مانگتے ہیں صاحبو

ہمارے اکابر اس مسئلہ میں بھی ہر طرح سے مخالف اس خائفہ بانیہ کے ہیں وہ ہمیشہ سفر برائے زیارت حضور اکرم ﷺ کرتے رہتے ہیں **من حج ولم یزرنی** سے خائف اور من رانی کے ہمیشہ حامل ہیں ان جملہ اکابر کو بارہا حضوری حرمین کی نوبت آئی ہے اور کبھی آستانہ نبویؐ پر حاضر ہونے سے نہ چوکے اور کیونکر چوکیں کہ محبت وعقیدت مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے رگ وپے میں سرایت کیے ہوئے ہیں اور شراب اخلاص وعقیدت محمدی ﷺ سے سرشار ہیں کیونکر صبر اس بارگاہ عالی سے کر سکتے ہیں اگرچہ دولت سے مالا مال ہیں مگر بقاء جسمی اور قرب ظاہری کے شب وروز متمنی ہیں اور کیونکر نہ ہوں ان کا عقیدہ ہے کہ سفر زیارت قبر حضور اکرم ﷺ افضل مستحبات میں سے ہے بلکہ قریب واجب کے ہیں حضرت مولانا گنگوہیؒ زبدۃ المناسک ص 57 میں تحریر فرماتے ہیں اب جان لے کہ زیارت روضہ مطہرہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ کی افضل المستحبات سے ہے بلکہ بعض نے قریب واجب لکھا ہے اور فخر عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی میری قبر کی زیارت کو آوے اور اس آنے میں اس کو محض زیارت ہی مقصود ہو اور زکوئی حاجت نہ ہو تو مجھ پر حق ہو گیا کہ میں اس کا قیامت کا شفیع ہوں اور فرمایا ہے کہ جو کوئی بعد انتقال میرے کے زیارت قبر کی کرے تو مثل اس کے ہے جس نے حال حیات میں میری زیارت کی ہو پس جس شخص پر حج فرض ہو تو اول اس کو حج کر لینا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے کہ چاہے حج پہلے کرے یا مدینہ منورہ پہلے ہو آوے شفاعت اس کی مجھ پر حق ہو گئی انتہیٰ کلامہ الشریف اس عبارت شریفہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

اول:۔ یہ کہ سفر برائے زیارت حضور اکرم ﷺ کو جائز ہے بخلاف وہابیہ کے کہ وہ

اس کوحرام جانتے ہیں۔

دوئم:۔ یہ کہ امر عبادت میں سے ہوگا اور آخرت میں خاص اجر اس کا ملیگا۔

سوئم:۔ یہ کہ یہ عبادت یا تو مستحبات میں اعلیٰ درجہ کی مستحب ہے تب تو سنن مؤکدہ کے طبقہ علیا میں سے ہوئی یا قریب واجب ہے۔

چہارم:۔ یہ کہ جو جو حدیثیں اس باتب میں وارد ہوئی ہیں وہ سب قابل اعتبار عمل ہیں ان سب باتوں میں وہابیہ مخالف صریح ہیں اور وہ جملہ احادیث کو اس بارہ میں موضوع اعلیٰ درجہ کی ضعیف جانتے ہیں۔

پنجم:۔ یہ کہ جب سفر مدینہ منورہ کا کرے تو مثل قول وہابیہ مسجد ہی کی نیت کرے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کو سفر کرنا جائز نہیں مگر بہ نیت مسجد شریف اور حضرت مولانا قدس اللہ سرہ العزیزی صریح مخالف ہو کر فرماتے ہیں کہ فقط زیارت قبر مطہرہ کی نیت ہونی چاہیے اب دیکھیئے دونوں نیتوں میں کس قدر فرق ہو گیا۔

(رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین المشھور بہ الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب ص 47-45
ط: مکتبہ دار العلوم فیض محمدی خالد آباد فیصل آباد)

44) ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغۂ خطاب ونداء کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں اور اس تفصیل کو مختلف تصانیف وفتاویٰ میں ذکر فرمایا ہے چنانچہ براہین قاطعہ میں بھی مفصلاً مذکور ہے۔ وہابیہ نجدیہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ یارسول اللہؐ میں استعانت بغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے اور یہ وجہ بھی ان کے نزدیک سبب مخالفت کی ہو حالانکہ یہ اکابر مقدسان دین متین اس کو ان اقسام استعانت

میں سے شمار نہیں کرتے جو کہ مستوجب شرک یا باعث ممانعت ہو البتہ اگر وہ چیزیں سوال کیجا ویں کہ جن کا اعطاء مخصوص بجناب باری عز اسمہ ہے تو البتہ ممنوع اسی وجہ سے نداء بلفظ یارسول اللہ اور خطاب حاضرین مسجد نبوی و بارگاہ مصطفویٰ کے واسطے جائز ومستحب فرماتے ہیں اور وہابیہ وہاں پر بھی منع کرتے ہیں، دووجہ سے اولاً یہ کہ استعانت بغیر اللہ تعالیٰ ہے اور دوئم یہ کہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے واسطے حیات فی القبور ثابت نہیں بلکہ وہ بھی مثل دیگر مسلمین کے متصف بالحیوۃ البرزخیہ اسی مرتبہ سے ہیں پس جو حال دیگر مؤمنین کا ہے وہی انکا ہوگا۔ یہ جملہ عقائد ان کے ان لوگوں پر بخوبی ظاہر و باہر ہیں جنہوں نے دیار نجد عرب کا سفر کیا ہو یا حرمین شریفین میں رہ کر ان لوگوں سے ملاقات کی ہو یا کسی طرح سے ان کے عقائد پر مطلع ہوا ہو یہ لوگ جب مسجد شریف نبوی میں آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جائے ہیں اور روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام ودعا وغیرہ پڑھنا مکروہ بدعت شمار کرتے ہیں انہی افعال خبیثہ واقوال واہیہ کیوجہ سی اہل عرب کو ان سے نفرت بیشمار ہے۔ مجدد بریلوی اور ان کے اتباع نے جب ان بزرگواران دین کو وہابیت کی طرف منسوب کیا تو ان لوگوں نے یہ خیال کیا کہ یہ حضرات بھی وہابیہ کے پورے موافق ہیں مگر حقیقت الحال سے انکو اطلاع ہی نہیں ورنہ وہ لوگ بھی پوری طرح عقائد میں ان بزرگواروں کے موافق ہیں۔

وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ وسلام ودرود بر خیر الانام علیہ السلام اور قرآت دلائل الخیرات و قصیدۃ بردہ وقصیدہ ہمزیہ وغیرہ اور اس کے پڑھنے اور اس کے استعمال کرنے وورد بنانے کو سخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں، اور بعض اشعار کو قصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً

یااشرف الخلق مالی من الوذبه
سواک عندحلول الحادث العمم
اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ پکڑوں
بجز تیرے بروقت نزول حوادث

حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اپنے متعلقین کو دلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے رہے ہیں اوران کو کثرت درود وسلام وتحزیب وقرات دلائل وغیرہ کا امر فرماتے رہے ہیں ہزاروں کو مولانا گنگوہیؒ ومولانا قاسم نانوتویؒ نے اجازت عطا فرمائی اور مدتوں خود بھی پڑھتے رہے ہیں اور مولانا نانوتویؒ مثل شعر بردہ فرماتے ہیں۔

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیری سوا نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار
جو تو ہی ہم کو نہ پوچھے تو کون پوچھے گا بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غم خوار

حضرت مولانا ذوالفقار علی صاحب مرحوم ومغفور دیوبندی نے فہم عوام کے واسطے قصیدۂ بردہ کی اردو میں شرح فرمائی اوراسکو باعث سعادت خیال فرمایا' غرض ہمیشہ یہ جملہ اکابران سب کی قرات وغیرہ کی اجازت دیتے رہے۔

وہابیہ امر شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلہ عدم کے پہنچا دیتے ہیں حالانکہ یہ اکابر ظاہراً وباہراً تحقیق اور ثبوت شفاعت کے حضرت رسالت مآب ﷺ واصحابہؓ کیلئے قائل ہیں اوراقسام خمسہ مذکورہ کتب کلامیہ سب آپ کے واسطے خصوصاً اور عموماً ثابت مانتے ہیں اور زائر کو حکم کرتے ہیں کہ بوقت حضوری بارگاہِ مصطفوی اسکا سوال کرے زبدہ المناسک باب الزیارت ملاحظہ ہو۔

(رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین المشہو ربہ الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب ص 67-65

ط: مکتبہ دار العلوم فیض محمدی خالد آباد فیصل آباد)

45) تفسیر کشف الرحمن کے بارے میں حضرت فرماتے ہیں۔کسی کتاب کی مقبولیت اور افادیت کے لئے سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعیدؒ کا نام سند اور ضمانت ہے اور موصوف کا نام کسی تصنیف پر آجانے کے بعد کسی تقریظ یا اظہار رائے کی ضرورت نہیں رہتی۔جیسا کہ انکی بیشمار تصانیف سے ظاہر ہے۔............ یقینا موصوف کی یہ تفسیر شستہ زبان، عام فہم طرز ادا اور اور اپنی خصوصیات کے اعتبار سے نہایت قابل قدر ہے اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے اس لئے مسلمانوں کو اس سے استفادہ کرنا اور اس پر اعتماد کرنا ازبس ضروری ہے۔ (کشف الرحمن ج 1 ص 1 ط: مکتبہ رشیدیہ کراچی)

نوٹ:۔ یہ وہ تفسیر ہے جو کہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ۔حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ ۔ دار العلوم دیوبند کے 40 سال تک فائز رہنے والے مہتمم حضرت قاری محمد طیبؒ۔مفتی اعظم دار العلوم دیوبند مفتی مہدی حسن شاہ جہان پوریؒ۔شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علیؒ کے تصدیقی دستخطوں اور مفتی اعظم ہند حضرت مفتی کفایت اللہؒ کی زیر نگرانی شائع ہوئی۔

اسی تفسیر کشف الرحمن کا حوالہ نمبر 40 پر گذر چکا ہے۔وہاں ملاحظہ کر لیا جائے۔

46) مسجد نبویؐ میں درس حدیث کے دوران آپؒ کے ایک شاگرد کو حیات النبی ﷺ کے متعلق اشکال وشکوک تھے۔(ایک دفعہ) دوران درس اس طالب علم نے نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے نہ قبہ خضراء اور نہ روضۂ پاک کی جالیاں بلکہ حضور پاکؐ خود تشریف فرما تھے۔ اس طالب علم نے بولنا چاہا اور دوسرے

ساتھیوں کو بتانا چاہا تو حضرت مدنیؒ نے منع کر دیا اشارے سے۔ سبحان اللہ اس طالب علم کو مشاہدہ کرا کے مسئلہ حیات النبی ﷺ کے تمام شکوک کو حل کرا دیا۔
(مناقب شیخ الاسلام ص119-118 مولف مولانا افضال الٰہی دیو بندی ط: مجلس یادگار اسلام کراچی)

بقیۃ السلف، قدوۃ الخلف، ابن قاسم العلوم والخیرات، والد گرامی حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمیؒ، مہتمم دار العلوم دیو بند

حضرت مولانا محمد احمد صاحبؒ (المتوفی 1347ھ)

47) علماء دیو بند کی پہلی اجتماعی دستاویز التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ "المہند علی المفند" پر تصدیقی دستخط کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ما کتبه العلامة و حيد العصر هو الحق و الصواب (المہند ص80 ط: المیزان لاہور)

ترجمہ: جو کچھ یکتائے زمانہ (علامہ خلیل احمد سہارنپوریؒ) نے لکھا ہے وہ حق اور صحیح ہے۔

نوٹ:۔ المہند شریف کا حوالہ اسی باب کے نمبر 23 پر ملاحظہ فرمائیں۔

شیخ الاتقیاء و سند الابرار، امیر تبلیغی جماعت حاجی عبد الوہاب حفظہ اللہ کے شیخ الشیخ

حضرت مولانا الشاہ عبد الرحیم رائے پوری صاحبؒ (المتوفی 1337ھ)

48) علماء دیو بند کی پہلی اجتماعی دستاویز التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ "**المہند علی المفند**" پر تصدیقی دستخط کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

الذی كتب فی هذه الرسالة حق صحيح وثابت فی الكتب بنص صريح وهو معتقدی و معتقد مشائخی رضوان الله تعالٰی عليهم اجمعين و احيانا الله بها و اماتنا عليها۔ (المہند علی المفند ص78 ط المیزان لاہور)

ترجمہ:۔ جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے اور حق اور صحیح ہے، کتب میں نص صریح سے ثابت

شدہ ہے۔اور یہی میرااور میرے بزرگوں کاعقیدہ ہے اللہ تعالیٰ اسی عقیدہ پر زندہ رکھےاوراسی ہی عقیدے پرموت عطاءفرمائے۔

نوٹ:۔ المہند شریف کا حوالہ اسی باب کے نمبر 23 پر ملاحظہ فرمائیں۔

مفتی اعظم متحدہ ہندوستان، ابوحنیفہ وقت، شیخ الحدیث وصدرالمدرسین جامعہ امینیہ دہلی

حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی صاحبؒ

(المتوفی 1372ھ/1953ئ)

49) اس خیال اوراعتقاد سے ندا کرنا کہ آنحضرت ﷺ کی روح مبارک مجلس مولود میں آتی ہے اسکا شریعت مقدسہ میں کوئی ثبوت نہیں اور کئی وجہ سے یہ خیال باطل ہے اول یہ کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے تو پھر آپ ﷺ کی روح مبارک کا مجالس میلاد میں آنا بدن سے مفارقت کرکے ہوتا ہے؟ یا کسی اور طریقے سے؟ اگر مفارقت کرکے مانا جائے تو آپ ﷺ کا قبر مطہر میں زندہ ہونا باطل یا کم ازکم زندگی میں فرق آنا ثابت ہوتا ہے تو یہ صورت علاوہ اس کے کہ بے ثبوت ہے باعث توہین ہے نہ کہ موجب تعظیم۔

(کفایت المفتی ج1 ص160 ط مکتبہ امدادیہ ملتان، ج1 ص169، 177 ط: دارالاشاعت کراچی)

50) علماء دیوبند کی پہلی اجتماعی دستاویز التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ "**المہند علی المفند**" پر تصدیقی دستخط کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

رایت الاجوبة کلھافوجدتھاحقة صریحة لایحوم حول سرادقاتھاشک ولاریب وھومعتقدی ومعتقدمشائخی۔

(المہند علی المفند ص84 ط المیزان لاہور)

ترجمہ:۔ میں نے خود ان تمام جوابوں کو دیکھا ہے سب کو حق اور صریح پایا ہے اس کے اردگرد شک وشبہ نہیں گھوم سکتا' یہی میرا اور میرے مشائخ کرام کا عقیدہ ہے۔

نوٹ:۔ المہند شریف کا حوالہ اسی باب کے نمبر 23 پر ملاحظہ فرمائیں۔

51) تفسیر کشف الرحمن حضرت مفتیؒ صاحب کی زیر نگرانی وسرپرستی میں شائع ہوئی۔جس کا حوالہ اسی باب کے نمبر 40 پر گذر چکا ہے وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

مفسر قرآن' شارح مسلم شریف' شیخ الاسلام' رئیس المتکلمین' تحریک پاکستان کے عظیم سپوت' شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند'

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ (المتوفی 1369ھ/ 1949ئ)

52) ویوم نبعث فی کل اُمة شهیداً علیهم من انفسهم وجئنابک شهیداً علی هٰؤلآئِ ط و نزلنا علیک الکتب تبیاناً لکلّ شیء وهدیً ورحمةً وبشری للمسلمین۔ (سورۃ نحل آیت 89)

ترجمہ:۔اور وہ دن بھی یاد رکھو جب ہر امت میں ایک گواہ انہی میں سے کھڑا کریں گے اور (اے پیغمبر ﷺ) ہم تمہیں ان لوگوں کے خلاف گواہی دینے کیلئے لائیں گے اور ہم نے تم پر یہ کتاب نازل کی ہے تا کہ وہ ہر بات کھول کھول کر بیان کردے' اور مسلمانوں کے لئے ہدایت' رحمت اور خوشخبری کا سامان ہو۔

اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

حدیث میں آیا ہے کہ امت کے اعمال ہر روز حضور ﷺ کے روبرو پیش کئے جاتے ہیں آپ اعمال خیر کو دیکھ کر خدا کا شکر ادا کرتے ہیں اور بداعمالیوں پر مطلع ہوا کرنا لائقوں کے لئے استغفار فرماتے ہیں۔

(تفسیر عثمانی ص366)

53) وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ (سورۃ احزاب 53)

ترجمہ:۔ اور تمہارے لئے مناسب نہیں کہ نبی کریم ﷺ کو تکلیف دو اور (یہ بھی مناسب نہیں کہ) ان کے بعد انکی بیویوں سے نکاح کرو۔

اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس مسئلہ کی نہایت محققانہ بحث حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی آب حیات میں ہے۔ (تفسیر عثمانی ص567ط: سعودیہ)

نوٹ:۔ آب حیات کے حوالے 5'46 کے تحت آچکے ہیں وہاں ملاحظہ فرمالیے جائیں۔

54) ودلت النصوص الصحيحة على حيات الانبياء عليهم الصلوٰة والسلام۔

(فتح الملہم شرح صحیح مسلم ج1 ص325 كتاب الايمان باب الاسراء برسول اللهﷺ الى السموات وفرض الصلوٰات ط: اسلامی کتب خانہ کراچی ج2 ص373 ط: (جدید) دارالعلوم کراچی)

ترجمہ:۔ اور نصوص صحیحہ انبیاء کرامؑ کی زندگی پر دلالت کرتی ہیں۔

55) وقدجميع البيهقى كتاب لطيفاً فى حياة الانبياء فى قبورهم اوردفيه حديث انس الانبياء احياء فى قبورهم يصلون اخرجه من طريق يحيى بن ابى كثيروهومن رجال الصحيح عن المستلم بن سعيدوقدوثقه

احمدوابن حبان عن الحجاج الاسود وهوابن ابی زيادالبصری وقدوثقه احمدوابن معين عن ثابت عنه واخرجه ايضاًابويعلى فی مسنده من هذاالوجه وشاهدهذاالحديث ماثبت فی صحيح مسلم من رواية حمادبن سلمة عن ثابت عن انس رفعه مررت بموسى ليلة اسرى بی عندالكثيب الاحمر وهو قائم يصلی فی قبره واخرجه ايضاًمن وجه اخرعن انس رضی اللہ عنہ۔

(فتح الملہم شرح صحیح مسلم کتاب الایمان باب الاسراء برسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی السموات وفرض الصلوٰات ج1ص329ط اسلامی کتب خانہ کراچی ج2ص388ط:(جدید)دارالعلوم کراچی)

ترجمہ:۔امام بیہقیؒ نے انبیاء کرامؑ کی قبروں میں زندگی پر ایک بہترین کتاب لکھی ہے۔ اس میں حضرت انسؓ کی حدیث لے آئے ہیں کہ انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں اس کو یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے روایت کیا ہے جو کہ صحیح کے رجال میں سے ہے وہ مستلم بن سعید سے روایت کرتے ہیں اوراس کواحمداورابن حبان نے ثقہ کہا ہے وہ ثابت سے اوروہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔اس طرح ابویعلیؒ نے اپنی مسند میں اس کوذکرکیا اوراس حدیث کی شاہدمسلم شریف کی روایت ہے جو کہ حماد بن سلمہ نے ثابت عن انسؓ سے مرفوعاروایت کی ہے کہ میں (نبی علیہ السلام)معراج کی رات حضرت موسیٰؑ پرگذراتووہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبرمیں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔اس طرح دوسرے طریق سے حضرت انسؓ کی روایت لائے ہیں۔

56) قال علماؤنا:والدليل على عدم شرعية الصلوٰة على القبرترك الناس عن اخرهم الصلاة على قبرالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وهوحی فی قبره الشريف ولحوم الانبياءحرام على الارض۔

(فتح الملہم شرح صحیح مسلم ج2 ص498 ط: اسلامی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ:۔ ہمارے علماء کرام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قبر پر جنازہ کے جائز نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ تمام لوگوں نے قبر نبی ﷺ پر جنازہ چھوڑ دیا ہے اور آپؐ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور انبیاء علیھم السلام کے اجسام مبارکہ زمین پر حرام ہیں۔

57) ان النبی ﷺ حی کما تقرر و انہ یصلی فی قبرہ باذان و اقامۃ۔

(فتح الملہم شرح صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل مکۃ والمدینہ وایھما افضل من الأخر اقوال العلماء فی افضلیۃ القبر الشریف ج3 ص419 ط مکتبہ رشیدیہ پاکستان چوک کراچی)

ترجمہ:۔ یقینا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں جیسا کہ ثابت ہے اور آپ ﷺ قبر میں اذان واقامت کیساتھ نماز پڑھتے ہیں۔

58) امابعدوفاتہ فروحہ المقدسۃ قداستقرت فی الرفیق الاعلیٰ مع ارواح الانبیاء علیہم السلام ولایتوھم عن ھذا انکار حیاتہ فی قبرہ الشریف فان لروحہ ﷺ اشراقاً علی البدن المبارک المطیب واشراقاً وتعلقا بہ وبدنہ فی ضریحہ غیر مفقود۔

(فتح الملہم شرح صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل مکۃ والمدینہ وایھما افضل من الأخر اقوال العلماء فی افضلیۃ القبر الشریف ج3 ص421 مکتبہ رشیدیہ پاکستان چوک کراچی)

ترجمہ:۔ آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی روح مقدس رفیق اعلیٰ میں انبیاء کرامؑ کی ارواح کے ساتھ ہے۔ اور اس سے یہ وہم نہ ہونا چاہیے کہ آپ ﷺ کی قبر شریف میں زندہ نہیں ہیں۔ بلکہ آپ علیہ السلام کی روح کا پاک بدن مبارک کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ اور آپ علیہ السلام کا بدن مبارک قبر مبارک میں موجود رہتا ہے۔

مفتی اعظم دار العلوم دیوبند، فتاوی دار العلوم دیوبند

حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحبؒ (المتوفی 1347ھ/1924ئ)

59) انبیاء علیھم السلام کی حیات قوی تر ہے۔......انبیاء کے بارے میں نصوص وارد ہیں۔حدیث شریف میں ہے ان اللّٰہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حیی یرزق۔الحدیث۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مکمل و مدلل، مسائل شہید، سوال نمبر 2329، ج5 ص410 ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

علماء دیوبند کی پہلی اجتماعی دستاویز التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ **"المھند علی المفند"** پر تصدیقی دستخط کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

60) **ھو الحق عندی و معتقدی و مشائخی۔** (المھند علی المفند ص77 ط: المیزان لاہور)

ترجمہ:۔ میرے نزدیک یہ حق ہے اور میرے اور میرے مشائخ کرام کا یہی عقیدہ ہے۔

نوٹ:۔ المھند شریف کا حوالہ اسی باب کے نمبر 23 پر ملاحظہ فرمائیں۔

من لقب او لا فی العالم الاسلامی بشیخ الحدیث، صدر المدرسین مظاہر العلوم سہارنپور، خلیفہ راشد حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ، محبوب العلماء

حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی صاحبؒ
(المتوفی 1402ھ، 1982ئ)

61) انه یحییٰ فی قبره ثم لایموت......انھم (الانبیاء علیھم السلام) لایموتون فی قبورھم بل ھم احیائ۔

(حاشیہ لامع الدراری علی الجامع البخاری ج3 ص80 ط: ایچ ایم سعید کراچی)

ترجمہ:۔ نبیؑ قبر میں زندہ ہیں پھر وفات نہیں پائیں گے۔............ یقیناً انبیاءؑ اپنی

قبروں میں مردہ نہیں۔ بلکہ وہ زندہ ہوتے ہیں۔

62) انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

(خصائل نبوی ﷺ شرح شمائل ترمذی ص252 باب ماجاء فی میراث رسول اللہ ط: مکتبۃ الشیخ بہادر آباد کراچی)

63) انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبور میں زندہ ہیں .... ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔ اور آپ کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی اور اس پر (امت مسلمہ کا) اجماع ہے۔ امام بیہقیؒ نے انبیاء کی حیات پر ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور حضرت انسؓ کی حدیث ہے **الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون** کہ انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ علامہ سخاویؒ نے اس کی مختلف طرق سے تخریج کی ہے۔

(فضائل درود شریف ص19 ط: فیضی کتب خانہ لاہور)

64) اللہ جل شانہ نے انبیاءؑ کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔ حضور پاک ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ اللہ کا نبی زندہ ہے اور رزق دیا جاتا ہے۔ اس سے مراد حضور اقدس ﷺ کی پاک ذات ہو سکتی ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ اس سے ہر نبی مراد ہے۔ اس لئے حضور اقدس ﷺ نے حضرت موسیٰؑ کو اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا اور اسی طرح حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی دیکھا جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے اور یہ حدیث ہے کہ انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں۔ صحیح ہے اور رزق سے مراد رزق معنوی بھی ہو سکتا اور اس میں بھی کوئی مانع نہیں کہ رزق حسی مراد ہے اور وہی ظاہر ہے

اور مبتا در۔ (فضائل درود شریف ص 37 ط: فیضی کتب خانہ لاہور)

65) اپنے اکابر کا عقیدہ جو ہمیشہ سے سنتے چلے آئے ہیں اور اس میں کوئی تردد (شک وشبہ) نہیں۔ وہ یہ ہے کہ حضرات انبیاء کرامؑ اپنے جسد مبارک کے ساتھ قبروں میں زندہ ہیں۔ (مکاتیب شیخ الحدیث، ص 486 ط: مکتبۃ الحرمین لاہور)

66) ایک چیز یہ بھی قابل غور ہے کہ باجماع امت قبر اطہر کا وہ حصہ جو جسد اطہر سے متصل ہے کعبہ شریف بلکہ عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے کیا یہ فضیلت صرف اس جسد اطہر کی ہے جس کی ساتھ کبھی روح تھی اب نہیں ہے اگر ایسا ہوتا تو موئے مبارک جو بدن اطہر کی سے جدا ہو چکے ہیں، ان کا بھی یہی حال ہوتا بلکہ لباس مبارک جو کبھی جسد اطہر پر پڑ چکا ہے اس کا بھی یہی حکم ہوتا وغیرہ وغیرہ بہر حال یہ نا کارہ تو اکابر دیوبند کا ہمہ تن متبع ہے اور ان سب حضرات کا متفقہ فیصلہ المہند میں بلا کسی اجمال کے تحریر ہے۔

نمبر 1) اجساد انبیاء میں ایک خاص نوع کی حیات ہے۔ نمبر 2) ظاہر ہے کہ حیات تو روح ہی کے تعلق سے ہوتی ہے بغیر تعلق روح کے حیات کا کیا مطلب؟

نمبر 3) اگر ایسی حیات ہوتی جو ہر ذرہ کائنات میں ہوتی ہے تو پھر انبیاء کی تخصیص کیا رہی۔ علامہ سخاویؒ فرماتے ہیں: **نحن نؤمن و نصدق بانہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حیّ یرزق فی قبرہ۔** (مکاتیب شیخ الحدیث، ص 505-504 ط: مکتبہ الحرمین کراچی)

ترجمہ:۔ ہمارا ایمان ہے اور ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ کہ حضور ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور کھاتے پیتے ہیں۔

67) تفسیر کشف الرحمن کی تقریظ میں حضرت لکھتے ہیں کہ میں حضرت مدنیؒ کی تقریظ سے لفظ بہ لفظ متفق ہوں۔ اللہ اس کو قبول فرمائے اور لوگوں کو متمتع فرمائے۔

حضرت مدنیؒ کا یہ حوالہ اسی باب کے نمبر 45 پر گذرا نیز تفسیر کشف الرحمن کا حوالہ اسی باب کے نمبر 40 پر گذرا ٔوہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

68) واستدلوا علی انها مندوبة لقوله تعالٰی...ولو انهم اذ ظلموا ۔ الایة۔ والنبی حی فی قبره بعد موته کما فی حدیث الانبیاء احیاء فی قبورهم وقد صححه البیهقی والف فی ذلک جزءاً۔ قال ابو منصور البغدادی: قال المتکلمون المحققون: ان نبینا علیہ السلام حی بعد وفاته واذا ثبت انه حی بعد وفاته فالمجئی الیه بعد وفاته کالمجئی الیه قبله وقال تعالٰی: ومن یخرج من بیته مهاجرا......الخ فکما ان الهجرة الیه فی حیاته الوصول الی حضرته کذلک الوصول بعد موته۔

(اوجز المسالک شرح موطا امام مالکؒ باب ماجاء فی الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ ج2 ص262 ط تالیفات اشرفیہ ملتان)

ترجمہ:۔ اوراس کے پسندیدہ ہونے پر قرآنی آیت **ولو انهم اذ ظلموا**............ سے دلیل پکڑی ہے۔ اور نبی علیہ السلام وفات کے بعد اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔ اس حدیث پاک کو امام بیہقیؒ نے صحیح بتلایا ہے اوراس بارے میں ایک رسالہ بھی لکھا ہے۔ حضرت امام ابومنصور البغدادی نے فرمایا کہ محقق متکلمین فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ اپنی وفات کے بعد زندہ ہیں۔ اور جب یہ ثابت ہو چکا کہ آپ وفات کے بعد زندہ ہیں۔ تو آپ ﷺ کے پاس وفات کے بعد آنا یعنی قبر مبارک پر اس طرح ہے جیسے وفات سے پہلے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: جو اللہ ورسول کی طرف اپنے گھر سے ہجرت کرتے ہوئے نکلے تو اسکا اجر اللہ پر ثابت ہے۔(سورۃ نساء آیت

100) تو جیسے آپ علیہ السلام کی طرف زندگی میں ہجرت کرنا آپ کی جناب میں پہنچنا تھا تو اسی طرح موت کے بعد بھی پہنچنا آپ ﷺ کے جناب میں ہوگا۔

69) **ومابعدالموت قال ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حی یرزق رواہ ابن ماجہ باسناد جید ولہ طرق کثیرۃ بالفاظ مختلفہ۔**

(اوجز المسالک شرح موطا امام مالک باب جامع الجنائز ج4 ص294 ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

ترجمہ:۔اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرامؑ کے لئے موت کے بعد انکے اجسام مبارکہ کو زمین پر حرام کر دیا ہے کہ زمین انکو کھا سکے۔پس اللہ کے نبی زندہ ہیں رزق دے جاتے ہیں۔ ابن ماجہؒ نے اسکو عمدہ سند سے روایت کیا ہے یہ مختلف الفاظ میں بہت سی اسناد سے ثابت ہے۔

70) **وقدرای النبی ﷺ فی لیلۃ الاسراء موسیٰ قائمایصلی فی قبرہ ویردعلی من یسلم علیہ وھوفی الرفیق الاعلی ولاتنافی بین الامرین فان شان الروح غیرشان الابدان فثبت انہ لامنافاۃ بین کون الروح فی اعلی علیین اوالجنۃ اوالسماء وانہابالبدن اتصالاًبحیث تدرک وتسمع وتصلی وتقریٔ۔** (اوجز المسالک ج6 ص292-291 ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

ترجمہ:۔ نبی علیہ السلام نے اسراء کی رات موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں کھڑے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور وہ سلام کرنے والے کو جواب دیتے ہیں۔ اور رفیق اعلیٰ میں ہیں اور ان دونوں باتوں میں کوئی منافات نہیں ہے۔کیونکہ روح کی حالت جسم کی حالت سے مختلف ہوتی ہے۔تو ثابت ہو گیا کہ اس میں کوئی منافات نہیں ہے کہ روح اگرچہ اعلیٰ علیین، جنت یا آسمان میں ہو اور اس کا بدن سے ایسا تعلق ہو کہ وہ ادراک کرے، سنے

نماز پڑھے اور قرات کرے۔

71) **قلت لانهم (ای الانبیاء علیہ السلام) احیاء فی قبورهم فالاموال باق علی ملكهم۔**

(اوجز المسالک شرح موطا امام مالکؒ باب ماجاء فی ترکۃ النبیؐ ج15 ص324-323 ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

ترجمہ:۔ میں کہتا ہوں انبیاء کرامؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں تو اسی لئے انکے اموال انکی مِلک میں باقی ہیں۔

شیخ الحدیث والتفسیر، استاذ العلماء، تلمیذ شیخ الہندؒ، مدرس اعلیٰ دار العلوم دیوبند و جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا رسول خان ہزاروی صاحبؒ

(المتوفی 1391ھ)

72) حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔ صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جو درود پڑھا جاوے بلا واسطہ سنتے ہیں۔ اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اھل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔ اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء کرامؑ پر ''آب حیات'' کے نام سے موجود ہے۔
حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ ''المہند علی المفند'' بھی اہل انصاف اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔
(تسکین الصدور ص 37' قبر کی زندگی 496-495' مقام حیات ص 272 ط: ادارہ المعارف لاہور)
نوٹ:۔ آب حیات کے حوالہ نمبر 64'5 میں اور المہند شریف کا 23 نمبر میں موجود ہے۔وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

رئیس المناظرین' استاذ الاساتذہ' منبع العلم والحکمۃ' امام اہلسنت' جرنیل ناموس صحابہؓ واہل بیتؓ

حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی صاحبؒ

(المتوفی 1381ھ/1962ئ)

73 الف) احادیث کے علاوہ قرآن مجید میں بھی ایسے اشارات صریحہ موجود ہیں جو زیارت قبر اقدس واطہر کی ترغیب دیتے ہیں منجملہ ان کے ایک آیت یہ ہے۔**ولو انھم اذا ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفر اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدو اللہ توابا رحیما۔**
ترجمہ:۔اور اگر وہ لوگ جبکہ اپنی جانوں پر ظلم کر چکے تھے (اے نبیؐ) تمہارے پاس آتے پھر وہ اللہ سے استغفار کرتے اور رسول (یعنی تم بھی ان کے لئے استغفار کرتے تو بے شک وہ اللہ کو بخشنے والا مہربان پاتے' اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ رسول کے

پاس جانا اور ان سے استغفار کرنا باعث مغفرت ہے اور انبیاء علیہ السلام کے لئے حیات ابدی کا ثبوت تمام اہل اسلام کو مسلم اور قرآن واحادیث سے واضح طور پر ظاہر ہے لہذا یہ شبہ بھی نہیں ہوسکتا کہ یہ فضیلت صرف اسی زمانہ کے لوگوں کو نصیب ہوسکتی تھی اب اس کا وقت جاتا رہا۔ (علم الفقہ ص624ط: دارالاشاعت کراچی)

73ب) انبیاء علیہم السلام کی حیات میں تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے سب اس امر کے قائل ہیں کہ انبیاء علیہم السلام بعد وفات کے زندہ ہوجاتے ہیں اور وہ زندگی اس دنیاوی زندگی سے بدرجہا کامل اور فائق ہوتی ہے احادیث صحیحہ بھی اس مضمون پر دلالت کرتی ہیں ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں: الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون۔

ترجمہ:۔ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں اس کے علاوہ اور بہت سی احادیث اور واقعات ہیں مثلاً حضرت موسیٰ کا اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دکھائی دینا اور حضرت سعید بن مسیب کا ہمارے نبی ﷺ کی قبر اقدس سے آواز نماز کی سننا جبکہ یزید کے زمانہ میں تین روز تک مسجد نبوی میں نماز اور اذان نہیں ہوئی۔

(علم الفقہ ص624ط: دارالاشاعت کراچی)

عمدۃ المحدثین، زبدۃ الکاملین، ابوذر زمانہ، تلمیذ رشید شیخ الہند وقاضی قمر الدینؒ پنجابی، شاہ ولی اللہؒ سرحد، محدث سرحد، حضرت خواجہ سراج الدینؒ صاحب کے فیض سے مستفیض، خلیفہ اجل حضرت مولانا حسین علی الوانیؒ،

شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتوی صاحبؒ

(المتوفی 1388ھ/1969ئ)

74) صح خبر الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون

(حاشیہ مشکوٰۃ ج1 ص132 ط: حاجی محمد عبدالخالق، فضل مالک تاجران وناشران کتب، بازار قصہ خوانی، پشاور)

ترجمہ:۔اور یہ حدیث صحیح ہے کہ انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں۔

نوٹ:۔ حاشیہ مشکوٰۃ خود حضرت شیخ الحدیث صاحب کی زندگی میں میاں حاجی عبدالرحمن تاجر کتب پشاور کے اہتمام سے چھپا۔کتابت کے بعد ناشر نے اس کی تصحیح خود حضرت شیخ الحدیث سے کروائی۔حاشیہ مشکوٰۃ طبع اول (حصہ اول) کے آخر میں ناشر کی طرف سے باقاعدہ یہ اعلان چھپا ہوا ہے۔

اعلان:۔ مشکوٰۃ شریف اگرچہ مختلف مطابع دہلی کان پور وغیرہ سے طبع ہوتی رہی ہے لیکن یہ مشکوٰۃ شریف جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔اس پر حضرت مولانا نصیر حسین صاحب نے نہایت ہی جانفشانی سے حاشیہ بطرز جدید واسطہ آسانی طلبہ کے چڑھایا۔ نیز کتابت کے بعد مولانا نے اسکی تصحیح بھی خود فرمائی۔تاجران کتب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حاجی عبدالرحمن سے پتہ ذیل سے طلب فرمائے۔ ملنے کا پتہ خادم العلماء والطلباء حاجی عبدالرحمن کتب فروش پشاور شہر، ہوتی مردان بتاریخ 15 رمضان شریف 1368ھ بروز جمعرات

نوٹ:۔ حضرت شیخ الحدیث 1388ھ میں فوت ہوئے۔گویا حضرت شیخ الحدیث کی حیات مبارکہ میں یہ مطبوعہ حاشیہ مشکوٰۃ 20 سال تک علماء وطلباء کے لئے قابل استفادہ رہا۔ اگر جدید تحقیق کا کوئی مدعی حضرت شیخ الحدیثؒ کے ان حواشی پر اعتماد نہیں کرتا تو اسے اپنی تحقیق مبارک ۔ ہمیں الحمدللہ حضرت شیخ الحدیث صاحبؒ کی تحقیق پر اعتماد ہے۔اور اگر کوئی کتابت کی اغلاط کے بہانے سے ان حواشی پر انگلی اٹھاتا ہے تو ناشر کا تفصیلی اعلان جو حضرت شیخ الحدیثؒ کی زندگی میں چھپا تھا۔آپ کے پیش

خدمت کر دیا گیا ہے اس لئے یہ تنقید کتابت پرنہ گی بلکہ خود حضرت شیخ الحدیث ؒ پر ہوگی۔ یہاں یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ جس طرح حاشیہ مشکوٰۃ حضرت شیخ الحدیثؒ کے افادات ہیں۔اسی طرح بین السطور نکات بھی خود حضرت شیخ الحدیثؒ کے ہیں۔مطبوعہ حاشیہ مشکوٰۃ کے سرورق پر حواشی کے ساتھ بین السطور کی نسبت بھی حضرت کی طرف ہے۔

75) حضرت شیخ الحدیثؒ صاحب نے نبی علیہ السلام کی حیات جسمانی پر اپنا ایک مستقل اعلان طبع فرمایا تھا اسکا اقتباس عرض خدمت ہے۔

''شہداء کے حق میں قرآن کا اعلان ''احیائ'' حیات میت کی دلیل ہے اسی حقیقت کے ساتھ سردار انبیاء خاتم النبیینؐ قبر شریف میں زندہ ہیں۔اور جو حیات ان کی شان کے مناسب ہے اللہ تعالیٰ نے وہ حیات قبر میں ان کو دے دی ہے۔جسد اطہر قبر شریف میں محفوظ ہے۔مٹی کوئی اثر جسد اطہر پرنہیں کرسکتی۔اگر قبر کے پاس کوئی مسلمان درود شریف'(جہراً سلام) ڈالے تو حضور اکرم ﷺ خود سنتے ہیں۔اور سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔اور اگر کوئی دور سے درود شریف پڑھے تو فرشتے رسول اللہ تک پہنچاتے ہیں میں اس مسئلہ کو حق اور صحیح سمجھتا ہوں احادیث شریف' فقہاء عظام' سلف صالحین سے بھی اس مسئلہ کی حقانیت اور صحت ثابت ہے۔میں نے مولانا حسین علیؒ سے اس مسئلہ کا کبھی اختلاف سنا اور نہ ہی میں نے کبھی ان سے پوچھا تھا' یہ تو ایک اہلسنت والجماعت کا متفقہ حق مسئلہ ہے۔مسکین نصیر الدین غور غشتویؒ 5 جون 1966ء

(مقام حیات' ص697' ط: ادارۃ المعارف لاہور' حضرت شیخ الحدیث مولانا غور غشتویؒ کا عقیدہ ص83-82 ط: خانقاہ امدادیہ مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام محلہ زاہد آباد حضرو اٹک)

76) میں (نصیرالدین غورغشتویؒ) اور مولانا غلام اللہ خان صاحب عقائد میں متفق ہیں۔ میں بھی نبیؐ کی وفات کے بعد برزخی حیات کا قائل ہوں اور وہ بھی برزخی حیات کے قائل ہیں۔ میں بھی یہ کہتا ہوں کہ روضۂ مبارک کے قریب میں جب درود شریف جہراً پڑھا جائے تو نبی علیہ السلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اور جناب غلام اللہ خان صاحب نے بھی اس (رسالہ) ماہنامہ تعلیم القرآن میں لکھا ہے اور نبیؐ وسب اموات میں حیات برزخی ہے اور نبیؐ میں سب سے اکمل اور احسن ہے۔ اسی واسطے وہ قبر کے پاس درود وسلام سنتے ہیں۔ (ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی ص25 ستمبر 1960)

77) ارشاد فرمایا: کہ حافظ ابن حجر عسلانی رحمۃ اللہ علیہ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک میں زندگی ایسی ہے جس پر پھر موت وارد نہیں ہوگی بلکہ آپ ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ کیونکہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ (مجالس غورغشتوی ص68 ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور)

78) ارشاد فرمایا: کہ حافظ ابن حجرؒ نے اس عبارت میں نبی کریم ﷺ اور دیگر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی قبروں میں زندگی صریح الفاظ میں بیان فرمائی ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرمادیا ہے کہ قبر میں آپ کی زندگی مستمر اور دائمی ہے جس پر پھر موت طاری اور وارد نہیں ہوتی۔ (مجالس غورغشتوی ص68 ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور)

79) ارشاد فرمایا: کہ حضرت ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قابل اعتماد عقیدہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ جس طرح دیگر انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبور مبارکہ میں اپنے رب کے ہاں زندہ ہیں اور ان کی ارواح کا عالم علوی اور سفلی دونوں سے تعلق ہوتا ہے جیسا کہ دنیا میں تھا سو وہ قلب کے لحاظ سے

عرشی اور جسم کے اعتبار سے فرشی ہیں۔ (مجالس غور غشتوی ص 68 ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور)

80) ارشاد فرمایا: کہ میرے عزیز! تمام اہل السنت والجماعت اس بات پر متفق ہیں کہ حضرات انبیاء کرامؑ قبر اور برزخ میں زندہ ہیں اور ان کی زندگی حضرات شہداء کی زندگی سے بھی اعلیٰ اور ارفع ہے۔ (مجالس غور غشتوی ص 156 ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور)
(ماہنامہ بینات کراچی فروری 2012 ربیع الاول 1433ھ ص 19)

81) (حضرت سلیمانؑ کے لئے ''سورۃ سباء آیت نمبر 14 '') ارشاد فرمایا: کہ اس آیت سے بھی بطریقِ دلالۃ النص حیات الانبیاءؑ کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے کہ جب کیڑوں نے مضبوط اور سخت ترین عصائے سلیمانی کو کھالیا تو جسم عنصری کا کھانا تو اس سے کہیں زیادہ آسان اور سہل تھا مگر اس کے باوجود جسم کا ٹکا رہنا بلکہ [illegible] ط ہونا حیات کی صریح دلیل ہے۔ (مجالس غور غشتوی ص 158 ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور)
(ماہنامہ بینات کراچی فروری 2012 ربیع الاول 1433ھ ص 21)

82) ارشاد فرمایا میرے عزیزو! اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات کے مطابق جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس عالمِ دنیا کی حیات ظاہری ختم ہونے کے بعد بھی حاضری دینے والے امتی کو سلام علیکم کلے جواب سے نوازتی ہے۔ اور آپ اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت کا پیغام پہنچانے اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ یہ بھی آپ کی حیات جاودانی اور اسی مدینہ منورہ والی قبر میں حیات پر قرآنی دلیل اور واضح ثبوت ہے۔ (مجالس غور غشتوی ص 160 ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور)

(ماہنامہ بینات کراچی فروری 2012 ربیع الاول 1433ھ ص 22)

83) ارشادفرمایا:الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلّون۔ کہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء کرامؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اورنماز ادافرماتے ہیں۔ارشادفرمایا: کہ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں لکھاہے کہ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔ (مجالس غورغشتوی ص161 ط:مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور)
(ماہنامہ بینات کراچی فروری2012 ربیع الاول1433ھ ص22)

84) ارشادفرمایا: کہ عزیزو! قرآن وسنت اوراکابرعلماء امت کی تصریحات کی روشنی میں یہ عقیدہ اہل السنت والجماعت کا بنیادی عقیدہ ہے اور یہی اہل حق کا عقیدہ ہے۔پس جولوگ اس مسئلے کاانکارکرتے ہیں۔میں ان کواہل حق میں سے نہیں سمجھتا اور وہ تمام اکابرین کے نزدیک گمراہ ہیں۔ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائزنہیں اوران کے ساتھ کسی قسم کاتعلق روانہیں۔ (مجالس غورغشتوی ص163 ط:مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور)
(ماہنامہ بینات کراچی فروری2012 ربیع الاول1433ھ ص23)

شمس فلک الشریعۃ البیضاء وبدرسماء الطریقۃ الغرائ‘ جامع الفضائل‘ فخرالاماثل‘ رازی وقت‘ غزالی دوران‘ دارالعلوم دیوبند کے 40 سالہ مہتمم‘ نبیرہ حضرت نانوتویؒ

حضرت مولانا الحاج الحافظ القاری محمد طیب قاسمی صاحبؒ

(المتوفی1403ھ/1983ئ)

85) برزخ میں انبیاءؑ کی حیات کا مسئلہ معروف ومشہوراورجمہورعلماء کااجماعی مسئلہ ہے۔علماء دیوبندحسب عقیدہ اہلسنت والجماعت برزخ میں انبیاء کرامؑ کی حیات کے اس تفصیل سے قائل ہیں۔کہ نبی کریم ﷺ اورتمام انبیاء کرامؑ وفات کے بعداپنی اپنی پاک قبروں میں زندہ ہیں۔اوران کے اجسام کے ساتھ انکی ارواح مبارکہ

کا ویسا ہی تعلق قائم ہے جیسا کہ دینوی زندگی میں قائم تھا۔ وہ عبادت میں مشغول ہیں نمازیں پڑھتے ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے اور وہ قبور مبارکہ پر حاضر ہونے والوں کا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔ علماء دیوبند نے یہ عقیدہ قرآن وسنت سے پایا ہے۔ اور اس بارے میں ان کے سوچنے کا طرز بھی متوارث رہا ہے۔

(کلمات طیبہ المعروف بہ خطبات حکیم الاسلام ج7 ص181 ط مکتبہ امدادیہ ملتان)

86) وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بتعلق روح حیات حاصل ہے اور اس حیات کیوجہ سے روضۂ اقدس پر حاضر ہونے والے کا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔

(کلمات طیبہ المعروف بہ خطبات حکیم الاسلام ج7 ص187 ط مکتبہ امدادیہ ملتان' ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی زیر اشرافِ مولانا غلام اللہ خان راولپنڈی اگست 1962 ص28-27)

87) نیز حضرت قاری صاحبؒ نے تفسیر کشف الرحمن پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے تقریظ تحریر فرمائی ہے۔ جس کا حوالہ نمبر 40 پر گذر چکا۔ وہاں ملاحظہ فرما لیا جائے۔ نیز اسی تفسیر قرآن کا مقدمہ بھی تحریر فرمایا ہے۔

88) احقر اور احقر کے مشائخ کا مسلک وہی ہے جو المہند میں بالتفصیل مرقوم ہے۔ یعنی برزخ میں جناب رسول اللہ ﷺ اور تمام انبیاءؑ بجسد عنصری زندہ ہیں۔ جو حضرات اس کے خلاف ہیں وہ اس مسئلہ میں دیوبند سے ہٹے ہوئے ہیں۔

(رحمت کائنات ص32 ط: دار الاشاعت اٹک)

89) علماء دیوبند کی دوسری اجتماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور پر تصدیقی دستخط کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

رسالہ نافعہ تسکین الصدور سے استفادہ نصیب ہوا۔ اس کی وقعت وعظمت کے لئے یہ

کافی ہے کہ وہ مولانا سرفراز خانؒ صاحب کی تالیف ہے جو اپنی محققانہ ومعتدلانہ طرز تالیف میں معروف ہیں۔تسکین الصدور، حقیقت یہ ہے کہ اس موضوع کے مسائل میں تسکین الصدور ہی ہے جس سے روحی اور قلبی تسکین ہوجاتی ہے۔جس جس مسائل پر کلام کیا گیا ہے وہ اپنی جگہ نہ صرف یہ کہ اھل السنت والجماعت کے مسلک اور مذہب منصور کے مطابق ہی نہیں بلکہ فی نفسہٖ اپنے تحقیقی رنگ کیوجہ سے پوری جامعیت کے ساتھ منضبط ہوگئے ہیں اوران سے دلوں میں سروراور آنکھوں میں نور پیدا ہوتا ہے۔ حق تعالیٰ مؤلف ممدوح کوتمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطاء فرمائے اوران کے علم وعرفان اورعمل وایمان میں روزافزوں ترقیات عطاء فرمائے آمین۔

(تسکین الصدور ص20 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرنوالہ)

نوٹ:۔ تسکین الصدور کا حوالہ اسی باب کے 179 پر ملاحظہ فرمائیں۔

شیخ الادب والفقہ،محشی نورالایضاح وشرح النقایہ ودیوان متنبی ودیوان حماسہ ومصنف نفحۃ العرب،استاذ دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانااعزازعلی امروہوی صاحبؒ (المتوفی1374ھ)

90) **قوله حجب فمثلهﷺ بعدوفاته كمثل شمع فى حجرة اغلق بابهافهومستورعمن هوخارج الحجرة ولكن نوره كما كان بل ازيدولهذاحرم نكاح ازواجه بعدهﷺ ولم يجراحكام الميراث فيما تركه لانهمامن احكام الاموات۔**

(حاشیہ نورالایضاح ص187 حاشیہ نمبر6 فصل فی زیارۃ النبی ﷺ ط: مکتبۃ القرآن والحدیث مینگورہ پاکستان)

ترجمہ:۔آپ ﷺ کی وفات کے بعد مثال ایسے ہے جیسے کسی حجرہ کے اندر شمع رکھ

کردروازہ بند کرلیا گیا ہوتو یہ حجرہ کے باہر والوں سے تو چھپے ہوئے ہیں۔لیکن اس کا نوراسی طرح ہے بلکہ زیادہ ہے اسی وجہ سے آپ ﷺ کے بعد آپ کی بیویوں سے نکاح کرنا حرام ہے اور آپ ﷺ کے ترکہ میں میراث جاری نہیں ہوئی کیونکہ یہ مُردوں کے احکام ہیں۔

91) نیز حضرت مولانا موصوفؒ نے تفسیر کشف الرحمن پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے تقریظ تحریر فرمائی ہے جسکا حوالہ اسی باب کے 40 پر گذر املاحظہ فرمایا جائے۔

قاطع رافضیت وفاتح بریلویت، تلمیذ رشید حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ و مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ فاضل دارالعلوم دیوبند مدیر ''الفرقان'' لکھنؤ

حضرت مولانا محمد منظور نعمانی صاحبؒ (المتوفی)

92) سب کے نزدیک مسلم اور دلائل شرعیہ سے ثابت ہے کہ انبیاء علیھم السلام اور خاص کر سید الانبیاء ﷺ کو اپنی قبور میں زندگی حاصل ہے۔

(معارف الحدیث ج5 ص378 کتاب الاذکار ط: دارالاشاعت کراچی)

93الف) انبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام کا اپنی قبور میں زندہ ہونا ایک مسلم حقیقت ہے۔ (معارف الحدیث، ج5 ص378 کتاب الاذکار ط: دارالاشاعت کراچی)

93ب) احادیث سے جو یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نیز دیگر انبیاء علیھم

السلام کو اپنے مدفنوں میں ایک خاص قسم کی حیات حاصل ہے (جو اس عالم کے مناسب ہے اور بعض حیثیت سے دنیاوالی ناسوتی حیات سے بھی اعلیٰ واقوی ہے۔

(ماہنامہ تعلیم القرآن ص34 نومبر و دسمبر 1958 ج1 شمارہ نمبر 12)

عمدۃ المصنفین، تلمیذ رشید شیخ الہندؒ وانور شاہ کشمیریؒ، فاضل دار العلوم دیوبند، صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

حضرت مولانا مناظر احسن گیلانیؒ (المتوفی 1375ھ/1956ئ)

94) وجود مبارک محمدمصطفی ﷺ بصفت حیات درمدینه موجود است۔ (دربارِ نبوت کی حاضری ص 35 ط: نشریات اسلام کراچی)

ترجمہ:۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے وجود مبارک کے ساتھ مدینہ شریف (قبر) میں زندہ تشریف فرماہیں۔

95) **انه حی فی قبرہ**' (یعنی آنحضرت ﷺ) اپنے روضۂ پاک میں زندہ ہیں) **وانه لایبلی جسدہ** (اورآپ کا جسد مبارک تغیر سے [illegible] ہے) یہ مسلمانوں کے مسلمہ عقائد ہیں جو قرآن وحدیث اور عمل صحابہؓ پر مبنی ہیں) تفصیل کے لئے بڑی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے اور سچ تو یہ ہے کہ علاوہ روایتوں کے مسلسل مشاہدات سے بھی اس کی تصدیق ہمیشہ ہوتی رہی ہے۔سعید بن المسیب ہی کا واقعہ کہ ایام حرہ میں جب چند دنوں کے لئے مسجد نبوی ﷺ میں کوئی نماز پڑھنے والا باقی نہ رہا تھا' صرف سعید مسجد کے کسی گوشے میں چھپ گئے تھے' دارمی وغیرہ جیسی معتبر کتابوں میں سعید کا یہ بیان منقول ہے کہ تین دن تک وہ پانچوں وقتوں کی نماز اس **همهمه** (گونج کی سی

آواز) کے سہارے سے ادا کرتے رہے جو روضہ پاک سے آتی تھی دوسری کتابوں مثلاً ابونعیم وغیرہ کی روایت ہے کہ روضہ پاک سے اذان کی آواز ان کے کان میں آتی تھی ابن سعد نے بھی طبقات میں اذان والی روایت نقل کی ہے اسی سلسلے میں نورالدین زنگی غازی کا مشہور تاریخی واقعہ بھی ہے کہ یورپ کے کسی خبیث النفس حکمراں نے اپنے دونمائندوں کو مدینہ منورہ اس ناپاک غرض کی تکمیل کے لئے بھیجا تھا کہ جسد مبارک کو کسی طرح نکال کر لے آئیں ایک کمرہ لے کر اندر سرنگ لگائے ہوئے وہ کام کر رہے تھے کہ اسی عرصہ میں دمشق میں نورالدین زنگی رحمۃ اللہ علیہ کو رؤیا (خواب) میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے ایماہواوہ مدینہ پہنچے اور مجرموں کو پکڑ لیا انہوں نے اقرار کر لیا۔ مختلف کتابوں میں یہ واقعہ آپ کو مل سکتا ہے اور اس سلسلہ میں تجربات کی کیا کمی ہے۔

(دربار نبوت ﷺ کی حاضری ص55-56)

سید العلمائ، صفوۃ الصلحاء حضرت مولانا الحاج میر احمد حسن صاحب
امروہی، چشتی، الصابری، نقشبندی، مجددی، حنفی ماتریدی (المتوفی)

96) علماء دیوبند کی پہلی اجتماعی دستاویز التصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ "**المهند علی المفند**" پر تصدیقی دستخط کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

فالحق انه ادامه اللّٰہ تعالیٰ وابقاه اصاب فی ماافادوفی کل مااجاب اجادلایاتیه الباطل من بین یدیه ولامن خلفه وهوحق صریح لاریب فیه فهذاهوالحق وماذابعدالحق الاالضلال وکل ذلک هومعتقدناومعتقد

مشائخناوسادتنااماتنااللّٰہ علیہ وحشرنامع عبادہ المخلصین المتقین وبوانافی جوارالمقربین من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین امین فامین۔ (المہند علی المفند ص75 ط:المیزان لاہور)

ترجمہ:۔ پس حق یہ ہے کہ خداان کودائم وباقی رکھے کہ جوکچھ لکھاصواب لکھااور جو جواب دیاایساعمدہ دیاکہ باطل نہ اس کےآگے سےآسکتاہے نہ اس کے پیچھے سےاور یہی حق صریح ہےجس میں شک نہیں پس یہی حق ہےاورحق کے بعدبجزگمراہی کےکیارہا اور یہ سب ہمارااورہمارے مشائخ اورپیشوایان کاعقیدہ ہے، حق تعالیٰ ہم کواسی پر موت دےاوراپنےمخلص پرہیزگاربندوں کےساتھ محشورفرمادےاورانبیاءوصدیقین وشہداءوصالحین مقرب بندوں کےہمسایہ میں جگہ عطاءفرمائےآمین،آمین۔

نوٹ:۔ المہندشریف کاحوالہ اسی باب کے 23 پرملاحظہ فرمائیں۔

ذوالفضل والفضائل عمدۃ الاقران والاماثل جناب الحاج
مولاناعاشق الٰہی صاحب میرٹھیؒ (المتوفی)

97) علماء دیوبندکی پہلی اجتماعی دستاویزالتصدیقات لدفع التلبیسات المعروف بہ"المہندعلی المفند" پرتصدیقی دستخط کرتے ہوئے ارشادفرماتے ہیں۔

ھوالصدق والصواب والحق عندی بلاارتیاب ھذاھومعتقدی ومعتقد مشائخی نقربہ لسانناونعتقدہ جنانافللّٰہ درالمجیب الاریب البحر القمقام والحبرالفھام ثم للہ درہ قداصاب فیمااجاب واجادفیماافادمتعنااللّٰہ بطول

حیاته وبقائه وجزاه اللّٰہ عنی وعن سائر اهل الحق خیر اجزاء عنائه فی ابطال وساوس المفتری فی افترائه۔

(المہند علی المفند ص86 ط: المیزان لاہور)

ترجمہ:۔ یہ جوابات صادق اور صحیح ہیں اور میرے نزدیک بلا ریب حق ہیں یہی میرا اور میرے مشائخ کرام کا عقیدہ ہے ہم بزبان اس کے مقر اور بدل اس کے معتقد ہیں۔ پس اللہ کے لئے ہے خوبی مجیب عاقل دریائے مواج اور عاقل فہیم کی پھر اللہ کے لئے ہے ان کی خوبی جو کچھ جواب دیا صائب دیا اور عمدہ نفع پہنچایا۔ اللہ ہم کو ان کی حیات وبقا کے طول سے بہرہ یاب بنائے اور ان کو جزاء دے میری اور تمام اہل حق کی طرف سے بہتر جزاء اہل باطل کی بہتان بندی کے وسوسوں کے باطل کرنے کی محنت کے صلہ میں۔

نوٹ:۔ المہند شریف کا حوالہ اسی باب کے نمبر 23 پر ملاحظہ فرمائیں۔

تلمیذ رشید حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ، سلسلہ قادریہ کے عظیم روحانی راہنما، فناء فی القرآن، صاحب تفسیر قرآن ''قرآن عزیز'' وصاحب خلاصۃ المشکوٰۃ، پیرومرشد امام الزاہدین قاضی زاہد الحسینیؒ وحجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑویؒ مدیر ہفت روزہ ''خدام الدین'' شیخ التفسیر، امام الاولیاء

حضرت مولانا احمد علی لاہوری صاحبؒ (المتوفی 1383ھ/1962ئ)

98) میرا تو وہی عقیدہ ہے جو حضرات اکابر دیوبند کا ہے کہ انبیاء کرامؑ اپنی قبروں میں اسی جسد عنصری سے زندہ ہیں جو اس دنیا میں تھا... یہ اہلسنت والجماعت کا اجماعی

اور متفقہ عقیدہ ہے... جہاں تک مجھے علم ہے یہ مسئلہ اکابر دیو بند میں کبھی مختلف نہیں تھا۔ میرے خیال میں کوئی صاحب بصیرت اس عقیدہ حیات النبی ﷺ کا منکر نہیں ہوسکتا۔ جن کی باطن کی آنکھیں کھلی ہیں ان کے نزدیک حضور نبی اکرم ﷺ کی روضۂ اقدس کی زندگی بدیہیات میں سے ہے۔ (خدام الدین ص3 ج6 شمارہ نمبر 31' 9 دسمبر 1960ئ)

99) حوالہ نمبر 72 پر حضرت کے تصدیقی دستخط ہیں وہاں ملاحظہ کر لیے جائیں۔

100) کئی برس ہوئے حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ صاحب سے مولانا غلام اللہ خان صاحب نے اپنے ہاں تقریر کی غرض سے تاریخ لی۔ جب تاریخ نزدیک آ گئی تو حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ نے ان کو فرمایا۔ کہ تم مسئلہ حیات میں اکابر دیو بند اور سلف کا مسلک کا ترک کر چکے ہو۔ اسی لئے اگر میں آؤنگا تو مسئلہ حیات بیان کرونگا اور فرمایا کہ یہ مسئلہ وہ سمجھ سکتا ہے جس کو عقیدت ہو یا بصیرت حاصل ہو، بصیرت تم کو حاصل نہیں اور عقیدت تم کو رہی نہیں۔ چنانچہ حضرت لاہوریؒ پھر راولپنڈی تشریف نہ لے گئے۔ (حیات انبیاء کرامؑ از مولانا مفتی عبد الشکور ترمذیؒ ص:20 ط: المکتبۃ الاشرفیہ لاہور)

رئیس المفسرین، عمدۃ المتکلمین، شیخ التفسیر دار العلوم دیو بند، و شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحبؒ

(المتوفی 1394ھ/ 1974ئ)

101) تمام اہلسنت والجماعت (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کا اجماعی عقیدہ ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

(سیرت المصطفیٰ ج3 ص169 ط: مکتبۃ الحسن لاہور)

102) نبیؐ ودیگر انبیاء کرامؑ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

(سیرت المصطفیٰ ج3ص176ط:مکتبۃ الحسن لاہور)

103) احادیث متواترہ سے انبیاءؑ کی جو حیات ثابت ہے۔وہ حیات فی القبور ہے۔ نہ کہ حیات فی السمٰوات۔(سیرت المصطفیٰ ج3ص176ط:مکتبۃ الحسن لاہور)

104) انبیاء کی حیات جسمانی ہے ۔ اورروح کا اصل تعلق اجسام سے قبروں میں ہے۔ (سیرت المصطفیٰ ج3ص176ط:مکتبۃ الحسن لاہور)

105) حضرات انبیاء کرامؑ بلاشبہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

(سیرت المصطفیٰ ج3ص177ط:مکتبۃ الحسن لاہور)

106) روح مبارک کا اسی جسد اطہر سے تعلق قائم ہے جو کہ روضۂ اقدس میں ودیعت رکھا گیا ہے۔ (سیرت المصطفیٰ ج3ص179ط:مکتبۃ الحسن لاہور)

107) حوالہ نمبر 72 پر حضرت موصوف کے بھی تصدیقی دستخط ہیں۔وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

مفتی اعظم پاکستان، خلیفۂ راشد حکیم الامت حضرت تھانویؒ سابق مفتی دارالعلوم دیوبند، مہتمم دارالعلوم کراچی، صاحب تفسیر معارف القرآن ودیگر کتب کثیرہ

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحبؒ (المتوفی 1396ھ)

108) وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ط (سورۃ احزاب 53)

ترجمہ:۔ اور تمہارے لئے مناسب نہیں کہ نبی کریم ﷺ کو تکلیف دو اور (یہ بھی

مناسب نہیں کہ)ان کے بعد انکی بیویوں سے نکاح کرو۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔آپ ﷺ کی وفات کا درجہ ایسا ہے جیسے کوئی زندہ شوہر گھر سے غائب ہو۔اس بناء پر آپ ﷺ کی ازواج کا وہ حال نہیں جو عام شوہروں کی وفات پر ان کی ازواج کا ہوتا ہے۔

(تفسیر معارف القرآن ج7ص203ط:ادارۃ المعارف کراچی)

109) یَا ایّھَا النبیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَ مُبَشِّرًا وَ نَذِیْرًا۔(سورۃ احزاب45)

ترجمہ: اے نبی ﷺ ہم نے آپ کو بتانے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

تمام انبیاء کرامؑ خصوصاً رسول کریم ﷺ اس دنیا سے گذرنے کے بعد بھی اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ (تفسیر معارف القرآن ج7ص177ط:ادارۃ المعارف کراچی)

110) ولوانھم اذظلموا انفسھم جاؤک فاستغفرواللّٰہ واستغفرلھم الرسول لوجدوااللّٰہ توابارحیما۔ (سورۃ النساء64)

ترجمہ:۔ اور جب ان لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا' اگر یہ اُس وقت تمہارے پاس آ کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتے اور رسول بھی اُن کیلئے مغفرت کی دعا کرتے تو یہ اللہ تعالیٰ کو بہت معاف کرنے والا' بڑا مہربان پاتے۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ اگرچہ یہ آیت خاص واقعہ منافقین کے

بارے میں نازل ہوئی ہے۔لیکن اس کے الفاظ سے ایک عام ضابطہ نکل آیا کہ جوشخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوجائے اور آپ ﷺ اس کے لئے دعائے مغفرت کردیں اس کی مغفرت ضرور ہوجائے گی اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضری جیسے آپ ﷺ کی دنیوی حیات کے زمانے میں ہوسکتی تھی اسی طرح آج بھی روضۂ اقدس پر حاضری اسی حکم میں ہے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کو دفن کرکے فارغ ہوئے تو اس کے تین روز کے بعد ایک گاؤں والا آیا اور قبر شریف کے پاس آکر گر گیا۔ اور زار زار روتے ہوئے آیت مذکورہ کا حوالہ دے کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ فرمایاہے کہ اگر گناہگار رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوجائے اور آپ ﷺ اس کیلئے دعائے مغفرت کردیں تو اس کی مغفرت ضرور ہوجائے گی اسی لئے میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کریں اس وقت جو لوگ حاضر تھے ان کا بیان ہے کہ اس کے جواب میں روضۂ اقدس کے اندر سے آواز آئی قدغفرلک یعنی مغفرت کردی گئی۔

(تفسیر معارف القرآن ج2 ص460 ط: ادارۃ المعارف کراچی)

111) حوالہ نمبر 72 پر حضرت کے بھی دستخط ہیں۔

(تسکین الصدور ص37 مقام حیات ص272 قبر کی زندگی ص496)

112) علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور۔جس میں دیوبند مسلک کو اصولی طور پر ⁂ کردیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

کس قدر تفصیلاً دیکھنے کی نوبت آئی جوں جوں دیکھتا جاتا تھا دل سے دعائیں نکلتی تھیں کہ ماشاءاللہ تحقیق کا حق بھی پورا ادا کر دیا۔ (تسکین الصدور ص32 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

113) انبیاءؑ در قبور خود زندہ اند وایں قدر از حدیث معتبر ثابت است

(القول التقی ص11، ومعارف بہلوی ج1 ص323)

ترجمہ:۔ انبیاء کرامؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور یہ معتبر حدیث سے ثابت ہے۔

قدوۃ العارفین، فخر المحدثین، زبدۃ المفسرین، عمدۃ الفقہاء، اسوۃ العلماء شیخ الحدیث دار العلوم الاسلامیہ ٹنڈو اللہ یار سندھ، خلیفہ حضرت تھانویؒ، صاحب اعلاء السنن،

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحبؒ

(المتوفی 1394/1974ئ)

114) ولاتقولوالمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات بل احیاء ولکن لاتشعرون۔ (البقرہ آیت نمبر 154)

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ مت کہو دراصل وہ زندہ ہیں اور تمہیں (انکی زندگی کا) احساس نہیں ہوتا۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

فلیس الشھید باولٰی من النبی وان نبی اللّٰہ حی یرزق فی قبرہٖ کما ورد فی الحدیث۔

(تفسیر احکام القرآن لتھانویؒ ج1 ص92 ط: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

ترجمہ:۔ شہید نبیؑ سے بہتر نہیں ہو سکتا یقینا اللہ کے نبیؑ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور کھاتے

پیتے ہیں، جیسا کہ حدیث شریف سے واضح ہے۔

115) ان رسول اللّٰہ حی فی قبرہ...انماینکر ذلک من ینکر حیاتہ ﷺ فی قبرہ...کان فؤادہ فارغامن حبہ وعقلہ خالیامن لبہ۔

(اعلاء السنن ج10 ص508 ط: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

ترجمہ:۔ یقینارسول اللہ قبر شریف میں زندہ ہیں...بے شک اسکا انکار وہ کرتا ہے۔ جس کا دل، محبت رسول ﷺ سے خالی اور دماغ، عقل سے خالی ہے۔

116) لاشک فی حیوتہ بعدوفاتہ وکذاسائر الانبیاء علیہم السلام احیاء فی قبورھم حیاتھم اکمل من حیاۃ الشھدائ۔

(اعلاء السنن ج10 ص501 ط: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

ترجمہ:۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی شک نہیں ہے۔اسی طرح باقی انبیاء کرامؑ بھی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔اوران کی حیات شہداء کی حیات سے زیادہ کامل ہے۔

117) انہ ﷺ حی فی قبرہ بعدموتہ کمافی حدیث: الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون وقدصححہ البیھقی والف فی ذلک جزأ۔ قال الاستادابو منصور البغدادی:قال المتکلمون المحققون من اصحابنا:ان نبینا ﷺ حی بعدو فاتہ انتھی۔ (اعلاء السنن ج1 ص494 ط:ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

ترجمہ:۔ یقیناوہ نبی ﷺ وفات کے بعد اپنی قبر میں زندہ ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ انبیاء کرامؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نماز پڑھتے ہیں امام بیہقیؒ نے اس کو صحیح فرمایاہے اوراس بارے میں ایک رسالہ بھی تالیف کیاہے۔ استاد

ابومنصور بغدادیؒ کہتے ہیں کہ ہمارے محقق متکلم اصحاب فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ وفات کے بعد زندہ ہیں۔

118) حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اوران کے ابدان مقدسہ بعینھا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کوحیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جو درود پڑھا جاوے بلاواسطہ سنتے ہیں۔اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اھل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔ اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء کرامؑ پر ''آب حیات'' کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ ''المھند علی المفند'' بھی اہل انصاف اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔

(تسکین الصدور ص37، قبر کی زندگی 496-495، مقام حیات ص272 ط: ادارہ المعارف لاہور)

عروۃ الحبل المتین، رئیس الشیوخ الکرام، قطب فلک العلوم والفنون، رئیس المناظرین، صدر المفتین، مفتی اعظم دار العلوم دیوبند

حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن شاہجہان پوری صاحبؒ

(المتوفی 1396ھ)

119) آپ ﷺ اپنے اپنی قبر مبارک میں اپنے جسد مبارک کے ساتھ زندہ ہیں۔مزار مبارک کے ساتھ آپ ﷺ کا خصوصی تعلق بجسدہ وروحہ ہے۔جو اس کے خلاف کہتا ہے وہ غلط کہتا ہے بدعتی ہے۔اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔اس باب میں بکثرت احادیث وارد ہیں۔جنکا انکار نہیں کیا جاسکتا ہے جو انکار کرتا ہے وہ بدعتی ہے‘ خارج از اھلسنت والجماعت ہے۔ (تسکین الصدور ص 50 قبر کی زندگی ص495-96)

120) نیز حضرت مولانا موصوفؒ نے تفسیر کشف الرحمن پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے تقریظ تحریر فرمائی ہے۔جس کا حوالہ نمبر 40 پر گذر چکا وہاں ملاحظہ کر لیا جائے۔

121) علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبند مسلک کو اصولی طور پر ضبط کر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

کتاب تسکین الصدور موصول ہوئی۔شکر گذار ہوں۔وصول ہوتے ہی پڑھنا شروع کر دیا۔جناب والا نے کتاب کے ہر مبحث کو تشنہ نہیں چھوڑا۔مسائل کو دلائل صحیحہ سے اورنقول معتبرہ سے باحسن وجوہ ثابت کر دیا۔اوراھلسنت والجماعت کے عقیدہ کوبطریق صحیح ثابت کرنے میں کسی قسم کا فتور واقع نہیں ہوا۔ اثبات عذاب قبراوراثبات حیاۃ الانبیاء فی القبور کوجن دلائل حقہ سے ثابت کیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔طالب حق وہدایت کوکسی قسم کے چون و چرا کی گنجائش نہیں ہے۔متعنت اورمعاند (ضدی اورہٹ دھرم) سے امید نہیں کہ وہ ہدایت (تسکین الصدور کے دلائل) قبول کریں۔ان مسائل میں معاندین کے شکوک رکیکہ اوراعتراضات واھیہ میں ان کے

جوابات دندان شکن دے دیے ہیں۔ اوران شبہات کوزائل کردیا ہے الحاصل کتاب تحقیقات سے مملواوردلائل سے مشحون ہے عوام وخواص دونوں طبقوں کے لئے بہت مفید ہے۔حق تعالیٰ مؤلف ممدوح کوتمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیرعطاء فرمائے اوران کے علم وعرفان اورعمل وایمان میں روزافزوں ترقیات عطاءفرمائے آمین۔

(تسکین الصدورص20ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

منبع العلوم ومخزن الفهوم محی السنۃ الغراء محی البدعۃ الظلماء سند العلماء والصلحاء رأس الاتقیاء نمونہ سلف فخرالاسلام امینِ شیخ الہندوارثِ انورشاہؒ،جانشین شیخ الاسلامؒ،صدر المدرسین وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند استاذحضرت مولانامفتی محمودصاحبؒ

حضرت مولانافخرالدین احمدصاحبؒ (المتوفی 1392ھ/1972ئ)

رومی کی غزل رازی کی نظر غزالی کی تلقین یہاں
روشن ہے جمالِ انورسے پیمانۂ فخرالدین یہاں

122) باب رفع الصَّوْتِ فِی المسجد حدثناعلیّ بن عبداللّٰہِ بن جعفر بن نجیح المدینی قال نایحیی بن سعیدنِ القطان قال ناالجعیدبن عبدالرّحمٰن قال حدَّثنی یزیدبن خصیفة عن السّائب بن یزیدقال کنت قائمافی المسجدفحصبنی رجل فنظرت الیه فاذاعمربن الخطّاب فقال اذهب فأتنی بهٰذین فجئته بهمافقال ممّن انتما او من این انتماقالامن اهل الطّائف قال لو کنتمامن اهل البلدلاوجعتکماترفعانِ اصواتکمافی مسجدرسول اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیه وسلّم۔

ترجمہ:۔ باب، مسجد میں آواز بلند کرنے کا بیان حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی ﷺ میں کھڑا ہوا تھا کہ کسی نے میرے ایک کنکری ماری، میں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ حضرت عمرؓ بن الخطاب تھے، پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں آدمیوں کو بلا کر لاؤ، چنانچہ میں ان دونوں کو بلا کر لایا، حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ تم کس قبیلہ کے ہو، یا کس جگہ کے رہنے والے ہو، ان دونوں نے بتلایا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں، حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگر تم شہر مدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا، تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اپنی آوازوں کو اتنا بلند کر رہے ہو (کہ شور وغل ہو گیا)۔

اس حدیث مبارک کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت فرماتے ہیں۔

مزار اقدس کے احترام میں صحابہؓ کا عمل:۔

حضرت عمرؓ کا ارشاد **ترفعان اصواتکما** الخ احترام مسجد کے ساتھ قرآن کریم کی آیت **لاترفعوااصواتکم فوق صوت النبی ولاتجھروالہ بالقول کجھر بعضکم لبعض** (الحجرات 2) سے بھی ماخوذ ہے کہ اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو پیغمبر علیہ السلام کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ ان کے سامنے اس طرح زور سے بولو جیسے آپس میں بولتے ہو، پیغمبر علیہ السلام کی زندگی میں بھی یہی حکم تھا اور وفات کے بعد بھی یہی حکم ہے کیونکہ آپ قبر شریف میں بھی حیات سے متصف ہیں، حضرت عمرؓ کی رائے تو روایاتِ باب سے معلوم ہو گئی کہ وہ وفات کے بعد بھی قبر شریف کے قریب بلند آواز سے بولنے پر تنبیہ فرما رہے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں بھی یہی منقول ہے کہ وہ مسجد نبوی ﷺ میں بلند آواز سے بولنے پر نکیر

فرماتے اور کہتے کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کو قبر مبارک میں تکلیف نہ ہو، حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ اگر حجرہ اطہر کے قریب کسی دیوار میں کیل ٹھوکنے کی آواز آتی تو فوراً کسی قاصد کو بھیج کر منع کرا دیتی تھیں لاتوذوا رسول اللّٰہ (ﷺ) کہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف مت پہنچاؤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے یہ تمام اقوال وافعال تقی الدین سبکی کی شفاء السقام میں موجود ہیں۔ حیات انبیاء کے مسئلہ پر تفصیلی گفتگو کسی اور موقع پر کی جائے گی۔ انشاء اللہ (ایضاح البخاری، شرح بخاری، جلد 3، ص 269، ط: مکتبہ مجلس قاسم المعارف دیوبند انڈیا)

123) علماء دیوبند کی دوسری اجتماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور پر تصدیقی دستخط کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

تسکین الصدور کو دو مرتبہ مطالعہ کیا............اپنے موضوع کے لحاظ سے بے مثل ہے اور واقعی اسم با مسمی تسکین الصدور ہی ہے ہر مسئلہ نہایت واضح طریق پر دلائل سے آراستہ پیراستہ اور مخالفین کے دلائل کا صحیح رد جس سے دیکھنے والے کو حق معلوم کرنے میں زبردست امداد حاصل ہو سکے اور بشرط انصاف انکار کی گنجائش باقی نہ رہے۔

(تسکین الصدور ص 18 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرنوالہ)

124) نیز حضرت مولانا موصوفؒ نے تفسیر کشف الرحمن پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے تقریظ تحریر فرمائی ہے۔ جس کا حوالہ نمبر 40 پر گذر چکا وہاں ملاحظہ کر لیا جائے۔

استاد الحدیث جامعہ اسلامیہ ڈھابھیل، مرتب فیض الباری شرح البخاری

شاگرد رشید حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ ،

حضرت مولانا سید بدر عالم مہاجر مدنی صاحبؒ

(المتوفی 1385ھ/1965ئ)

125) سنن ابی داؤد شریف کی ردّ اللّٰہ علی روحی والی حدیث کی شرح میں علامہ سیوطیؒ کا قول نقل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ غرض آپ ﷺ کی اور جملہ انبیاء کرامؑ کی قبر میں حیات کا دلائل کے ساتھ ہم کو قطعی علم ہے اور اس بارے میں تواتر کے درجے کو حدیثیں پہنچ چکی ہیں۔ (ترجمان السنۃ ج3 ص302 حدیث نمبر1073 ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی)

126) ان الانبیاء احیاء فی قبورھم۔

(البدر الساری الی فیض الباری (حاشیہ) کتاب الاستقراض باب مایذکر فی الاشخاص ج3 ص318 ط: مکتبہ اشرفیہ کانسی روڈ کوئٹہ)

ترجمہ:۔ حضرات انبیاء کرامؑ بے شک اپنی قبور مطہرہ میں زندہ ہیں۔

صاحب الفھم الباھر و الرشد الزاھر فقیہ النفس ذو البصیرۃ التامہ و الملکۃ الراسخۃ **حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی صاحبؒ**

مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور (المتوفی 1415ھ/1994ئ)

127) آٹھ، دس سال سے حضرات انبیاء کرامؑ کی حیات کا انکار بعض ایسے عالموں کی طرف سے شائع ہونے لگا جو کہ ہمارے اپنے شمار ہوتے تھے۔ بہت ہی جی چاہتا تھا کہ کوئی اللہ کا بندہ اس مسئلہ کی پوری پوری تحقیق لکھ دے .... خود تو کم صحت کم فرصت کم استعداد اس سے قاصر تھا۔ بس دل میں یہ تمنا موجزن تھی۔ حضرت مولانا سرفراز خانؒ صاحب نے بڑی محنت اور جانفشانی اور عرق ریزی سے یہ تحقیق مکمل کردی

ہے۔اللہ تعالیٰ نے میری وہ دلی تمنا مولانا کے ہاتھوں پوری فرمادی اس لئے حرف حرف مزے لے لے کر پڑھتا چلا گیا ہر بحث پر دل باغ باغ ہوتا گیا اور دعاؤں میں سرشار ہوتا رہا۔الحمدللہ جیسا دل چاہتا تھا یہ کام انجام پا گیا۔احادیث کے اسناد کی صحت اور مفہومات کی تحقیقات‘ شبہات کے جوابات ماشاء اللہ نور علی نور ہے۔اللہ تعالیٰ حضرت مصنف کو بہترین جزاؤں سے دونوں جہانوں میں سرفراز فرمائیں اور مشتبہ آنکھوں کے لئے کتاب کو سرمۂ بصیرت بنائیں۔ (تسکین الصدور ص 26 - 27 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

128) حوالہ نمبر 119 پر حضرت موصوف نے تصدیقی دستخط فرمائے ہیں۔وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ (تسکین الصدور ص50‘ قبر کی زندگی ص502)

یادگار سلف‘ استاد العلماء‘ العالم النحریر‘ امام الفضلاء‘ سابق استاد دارالعلوم دیوبند‘ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمہ اللہ مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (المتوفی 1409ھ/1988ء)

علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبندی مسلک کو اصولی طور [illegible] کر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

129) بحمداللہ کتاب میں جتنے مسائل کی تنقیح اور تشریح کی گئی ہے سب کو اہل السنت والجماعت خصوصاً اکابر دیوبند کے مسلک کے موافق پایا۔

130) حوالہ نمبر 72 پر حضرت کے بھی دستخط ہیں۔

(تسکین الصدور ص37‘ مقام حیات ص272‘ قبر کی زندگی ص495-496)

اُستاذ العلماء والمفتین شیخ الحدیث والتفسیر، شارح بخاری، مسلم وترمذی، سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم پیر طریقت، تلمیذ رشید حضرت شیخ نصیر الدین غورغشتویؒ، شیخ الحدیث وصدر مفتی دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ

حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحبؒ زروبوی

(المتوفی 1432ھ/2011ء)

131) له صلی اللّٰہ علیه وسلم حیاۃ فی القبر۔

(باب فی الاضحیہ بکبشین منہاج السنن شرح جامع السنن ج5 ص140 ابواب الاضاحی)

ترجمہ:۔ آپ ﷺ کو قبر مبارک میں زندگی حاصل ہے۔

132) وجه عدم الارث منهم (ای الانبیاء علیہم السلام) لانهم احیاء فی قبورهم

(منہاج السنن شرح جامع السنن للترمذی ج5 ص178 باب ماجاء فی ترکتہ ﷺ، ابواب السیر ط: مکتبہ حقانیہ پشاور)

ترجمہ:۔ حضرات انبیاء کرامؑ کی میراث تقسیم نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی قبروں میں زندہ تشریف فرما ہیں۔

133) بہرحال نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ہماری وفات میں بہت فرق ہے۔ ہم جب مرجاتے ہیں تو چند دنوں کے اندر مٹی بن جاتے ہیں اور پیغمبر موت کی حالت میں بھی حیات ہوتے ہیں۔ جس طرح نیند ہے کہ ہماری نیند سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ پیغمبر کی نیند سے نہیں، ان کا دل بیدار رہتا ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسد مبارک آسمان، زمین، عرش، جنت سب سے بہتر ہے۔ اس لئے آپ کی روح جنت نہیں بلکہ دوبارہ جسد کو واپس ہوئی ہے۔ (تجلیات فریدی ص177 ط: الفرید اکیڈمی صوابی)

اُستاذ العلماء، فاضل دارالعلوم دیوبند، خلیفہ راشد حضرت مولانا لاہوریؒ،
امام الزاہدین والعارفین، امام المفسرین
حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحبؒ (المتوفی 1997ئ)

134) **ولوانھم اذظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللّٰہ واستغفرلھم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابارحیما۔** (سورۃ النساء 64)

ترجمہ:۔ اورجب ان لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، اگر یہ اُس وقت تمہارے پاس آ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتے اور رسول بھی ان کیلئے مغفرت کی دعا کرتے تو یہ اللہ تعالیٰ کو بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان پاتے۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ

منافق کی ایک نشانی قرآن عزیز نے یہ بھی بتائی ہے کہ وہ سید دوعالم ﷺ کی خدمت میں طلب شفاعت کے لئے آنے سے انکار کرتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ المنافقون آیت نمبر 5 میں فرمایا۔

وَاِذَاقِیْلَ لَھُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَکُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَوَّوْا رُءُ وْسَھُمْ وَرَاَیْتَھُمْ یَصُدُّوْنَ وَھُمْ مُّسْتَکْبِرُوْنَ۔

ترجمہ:۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ تمہارے حق میں مغفرت کی دعا کریں تو یہ اپنے سروں کو مٹکاتے ہیں اور تم انہیں دیکھو گے کہ وہ بڑے گھمنڈ کے عالم میں بے رخی سے کام کرتے ہیں۔

جیسا کہ ایک واقعہ میں مسلمانوں نے عبداللہ بن ابی منافق سے کہا کہ سید دوعالم ﷺ

کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے جرم کا اعتراف کرے تو حضور ﷺ تیرے لئے مغفرت کی دعاء کرینگے اس پر اس نے اپنے سر کو مٹکاتے ہوئے کہا کہ تم نے مجھے ایمان لانے کو کہا جو میں نے مان لیا پھر تم نے زکوٰۃ کا کہا جو میں نے مان لیا اب تم مجھے محمد ﷺ کو سجدہ کرنے کو کہتے ہو یہ نہ مانوں گا۔ (تفسیر روح المعانی)

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش اور شفاعت کے بعد خداوند قدوس ضرور معاف فرما دینگے اس لئے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول اور محبوب بنا کر بھیجا ہے اس لئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔ امت اسلامیہ کا یہی عقیدہ آپؐ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی ہے۔

ابو صادق ازدی کوفی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ روایت کی ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے تین دن بعد ایک اعرابی (دیہاتی مسلمان) سید دو عالم ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہوا اور اپنے سر پر روضۂ اطہر کی مٹی ڈال کر یوں کہنے لگا اے اللہ کے نبی ﷺ آپ نے فرمایا اور ہم نے سنا اور آپ نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو یاد رکھا اور ہم نے بھی جناب سے سن کر یاد رکھا آپ کے ارشادات قرآنیہ میں سے یہ بھی ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ الآیۃ۔ اور میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اور اب حاضر خدمت ہوا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے گناہ بخشوا دیجیے اسے قبر سے آواز آئی کہ تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ (تفسیر قرطبی)

مفسر عظیم ابن کثیرؒ نے فرمایا ہے کہ علماء کی ایک جماعت نے جن میں سے شیخ ابو منصور صباغ بھی ہیں انہوں نے اپنی کتاب الشامل میں علامہ عتبیؒ سے نقل کیا ہے کہ علامہ عتبیؒ سید دو عالم ﷺ کی مزار کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک دیہاتی مسلمان آیا اور اس

نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول آپ پر صلوٰۃ وسلام ہو میں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وَلَو اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ الاٰیۃ کو سنا ہے اس لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو وسیلہ شفاعت بنا کر درخواست کرتا ہوں اور ساتھ ہی چند نعتیہ اشعار پڑھے پھر وہ چلا گیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے دیکھا کہ سید دو عالم ﷺ نے فرمایا علامہ عتبیؒ فوراً جا اور اس اعرابی کو یہ کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا ہے (تفسیر ابن کثیرؒ) امت کا اجماع ہے کہ اگر سید دو عالم ﷺ کے روضۂ اطہر پر شفاعت طلب کی جائے تو دعاء قبول ہوتی ہے۔

(آسان تفسیر سورۃ النسائ' پارہ نمبر 5 ص 106-104 'ط: دار الارشاد کیمبل پور اٹک)

135) تمام انبیاء کرامؑ کے ابدان مبارکہ اسی طرح سلامت ہیں اور ان کی ارواح کا ان کے ابدان سے بہت زیادہ تعلق ہے......امام الانبیاءؑ روضۂ اقدس میں آج بھی زندہ ہیں......جو سعادت مند روضۂ اقدس کے پاس سلام پڑھتا ہے حضور انور ﷺ خود سنتے ہیں اور اسکا جواب بھی دیتے ہیں۔ (رحمت کائنات ص 28-27 ط: دار الارشاد اٹک)

ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ' فاضل مظاہر علوم سہارنپور انڈیا' تلمیذ رشید مولانا ذکریاؒ، بانی ومہتمم دار التدریس ڈاگئی' مردان' شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا حمد اللہ جان الداجوی مدظلہم

136) النکتة الرابعة فی تفصیل تفاوت الحیٰوة البرزخیة فنقول الحیٰوة البرزخیة القویة حیوة الانبیاء حتی لایجوز نکاح ازواجه المطهرات باحاد الامة وهذااثرالحیٰوة القویة وکونهاامهات المؤمنین وجه أخر لحرمة نکاحِهن ولاتنافی بین الوجهین فان الحکم الواحدیثبت بدلائل شتیٰ صرح

بالوجه الاول فی المظهری۔وورد فی حدیث الاسراء مررت بموسی فاذاهو یصلی فی قبره والصلوٰة انماتکون بالجسد کما ذکره ایضاً خلیل احمد رحمۃ اللہ علیہ فی عقائد علماء دیوبند۔

(البصائر لمنکری التوسل باهل المقابر ص7ط:مکتبة الیشیق بشارع دار الشفعة بفاتح 72استنبول ترکی سن طباعت 1395ھ/1975ئ)

ترجمہ:۔ چوتھا نکتہ حیات برزخیہ کے فرق کی تفصیل میں پس ہم کہتے ہیں کہ قوی حیات برزخی انبیاء کرامؑ کی حیات ہے یہاں تک کہ امتی کا آپ کی ازواج مطہرات سے نکاح کرنا جائز نہیں اور یہ قوی حیات کا اثر ہے اور انکا امہات المومنین ہونا نکاح حرام ہونے کی دوسری وجہ ہے اور دونوں وجہوں میں کوئی منافات نہیں کیونکہ ایک حکم مختلف دلائل سے ثابت ہوسکتا ہے۔ پہلی وجہ کی تصریح تفسیر مظہری میں ہے اور معراج والی حدیث میں آیا ہے کہ میں (محمد ﷺ) حضرت موسیٰؑ پر گذرا پس وہ قبر میں نماز پڑھ رہے تھے اور نماز جسم کے ساتھ ہوتی ہے جیسا کہ مولانا خلیل احمدؒ نے عقائد علماء دیوبند میں فرمایا۔

نوٹ:۔ عقائد علمائے دیوبند سے مراد المہند شریف ہے جسکا حوالہ نمبر 23 پر گذرا۔

☆ حضرت قاضی صاحب نے تفسیر مظہری میں سورہ احزاب آیت نمبر 53 کے تحت یہ تصریح فرمائی ہے۔

قُلتُ وَجَازَاَنْ یَکُونَ ذَالِکَ لِاَجْلِ اَنَ النَبیَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَیٌ فِی قَبْرِهٖ وَلِذَالِکَ لَمْ یُورَثْ وَلَمْ یَتْئَمْ اَزْوَاجُهٗ ، عَن اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِی اللّٰهُ عَنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ مَنْ صَلی عَلیَّ عِنْدَقَبْرِی سَمِعْتُه وَمَنْ صَلی علیَّ نَائِیاًاُبْلِغْتُه۔ رواه البیهقی فی

شعب الایمان۔

ترجمہ: میں کہتا ہوں تحریم ازواج کی یہ وجہ بھی ہوسکتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اس لیے آپ کے مال کا کوئی وارث نہیں قرار پایا اور نہ آپ کی بیویاں بیوہ ہوئیں، حضرت ابوھریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھے گا تو میں اس کو خود سن لوں گا اور جو شخص دور سے مجھ پر درود پڑھے گا تو وہ مجھے پہنچا دیا جائے گا۔ (تفسیر مظہریؒ (عربی)ج7ص408(اردو)ج9ص416)

137) وقدورد فی شان الانبیاء ان اللّٰہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء ان تاکلھا وورد فنبی اللّٰہ حی یرزق۔

(البصائر لمنکری التوسل باھل المقابر ص7ط: مکتبۃ الیشیق بشارع دار الشفعۃ بفاتح 72استنبول ترکی سن طباعت1395ھ/1975ئ)

ترجمہ:۔اور انبیاء کرامؑ کی شان میں آیا ہے کہ اللہ نے زمین پر انبیاء کرامؑ کے اجسام کھانا حرام کردیا ہے۔اور یہ بھی آیا ہے کہ اللہ کا نبی زندہ ہے رزق دیا جاتا ہے۔

138) اشاعت التوحید والسنۃ کے امیر مولوی محمد طاہر پنج پیری کی کتاب **البصائر للمتوسلین بالمقابر** کے جواب میں حضرات نے جو کتاب لکھی اس میں ایک جگہ فرماتے ہیں۔

ان الاحادیث الصحیحۃ دالۃ علی حیوۃ الانبیاء علیھم الصلوٰہ والسلام والشھداء والصدیقین والصالحین کماوردفی الحدیث ”فنبی اللّٰہ حی یرزق“ وکذاوردفی الحدیث ”من صلی علی نائیاابلغتہ ومن صلی علی عندقبری سمعتہ“ مشکوٰۃ ص 9 7والسمع لایکون بدون الحیوۃ

کمالایخفی و کذاروی الدارمی عن سعیدبن عبدالعزیز قال لماکان ایام الحرۃ ولم یؤذن فی مسجدرسول اللہ ﷺ ثلاثا ولم یقم ولم یبرح سعیدبن المسیب المسجدوکان لایعرف وقت الصلوٰۃ الابھمھمۃ یسمعھامن قبرالنبی ﷺ رواہ الدارمی مشکوٰۃ ص537

(البصائر لمنکری التوسل باھل المقابر ص162ط: مکتبۃ الیشیق بشارع دار الشفعۃ بفاتح 72استنبول ترکی سن طباعت1395ھ/1975ئ)

ترجمہ:۔صحیح احادیث انبیائ، شہدائ، صدیقوں اورصالحین کی زندگی پردلالت کرتی ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اللہ کا نبی زندہ ہے۔اسی طرح حدیث شریف میں ہے جودور سے مجھ پردرود پڑھتا ہے تو مجھے پہنچایا جاتا ہے اور جو میری قبر کے نزدیک مجھ پردرود پڑھتا ہے تو میں خودسنتا ہوں۔ (مشکوٰۃ ص79)

اورسننا زندگی کے بغیر نہیں ہوتا۔جیسا کہ پوشیدہ نہیں۔اسی طرح امام دارمیؒ نے سعید بن عبدالعزیز سے روایت کی ہے کہ جب حرہ کے دن تھے اور تین دن مسجد نبوی ﷺ میں اذان نہ ہوئی اورسعید بن المسیب مسجد میں رہے۔تو وہ نماز کا وقت روضۂ رسول ﷺ سے آنے والی آواز سن کرمعلوم کرتے تھے۔اس کو امام دارمیؒ نے روایت کیا ہے۔

(مشکوٰۃ ص537)

139) ان الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام لھم حیوٰۃ جسدانیہ مثل حیوۃ الدنیا کما صرح بہ مولانا خلیل احمد ؒ فی عقائد علماء دیوبند۔

(البصائر لمنکری التوسل باھل المقابر ص67ط: مکتبۃ الیشیق بشارع دار الشفعۃ بفاتح 72استنبول ترکی سن طباعت1395ھ/1975ئ)

انبیاء کرامؑ کی زندگی جسمانی ہے۔ دنیا کی سی زندگی جیسا کہ مولانا خلیل احمدؒ نے عقائد علماء دیوبند میں تصریح کی ہے۔

نوٹ:۔ عقائد علمائے دیوبند سے مراد المہند شریف ہے جسکا حوالہ نمبر 23 پر گذرا۔

عالم بے بدل، شیخ المفتین، عمدۃ المحققین، خطیب بڑی جامع مسجد ضلع صورت انڈیا،

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری صاحبؒ (المتوفی)

140) انبیاء کرامؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اورانکو رزق دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ، کتاب العقائد ج8 ص32 ط مکتبہ رحمانیہ لاہور)

141) آنحضرت ﷺ کے روضۂ اطہر کو بڑی عظمت وشرف حاصل ہے اس لئے کہ آنحضورؐ جسم اطہر اس میں موجود ہے۔ یہی نہیں بلکہ آنحضرتؐ بنفس نفیس باحیات اس میں تشریف فرما ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر شریف میں باحیات ہیں۔ آپؐ کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔ (دیکھیے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب الحبور ص 6) (فتاویٰ رحیمیہ ج 3 ص 9 3 باب مایتعلق بالانبیاء والاولیاء، ط: دارالاشاعت کراچی)

شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند وشیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ڈھابھیل وصدر شعبہ تفسیر اسلامی یونیورسٹی بہاولپور وزیر معارف شرعیہ ریاستہائے متحدہ بلوچستان

حضرت مولانا شمس الحق افغانی صاحبؒ (المتوفی 1403ھ/1983ء)

142) علماء دیوبند کی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور کی تقریظ میں حضرت حیات النبیؐ فی القبر اور سماع عندالقبر کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ اھلسنت

والجماعت کا متفقہ مسلک ہے اور میں ان سے متفق ہوں۔

(ملحضاً تسکین الصدور ص22 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

143) ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک آنحضرت ﷺ قبر شریف میں زندہ ہیں۔۔۔حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے صرف یہ کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلاواسطہ سنتے ہیں۔ اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے اب جو اس مسلک کے خلاف کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ (تسکین ص 38 - 39 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

144) حوالہ نمبر 72 پر حضرت کے بھی دستخط ہیں وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

بحر العلوم، المحدث الکامل، الفقیہ الجلیل، المحقق النبیل، تلمیذ رشید و جانشین حضرت سید انور شاہ کشمیریؒ سابق امیر مرکزیہ تحفظ ختم نبوۃ پاکستان، استاذ العلماء والصلحاءؒ

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحبؒ، شیخ الحدیث جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی (المتوفی 1397ھ/ 1977ئ)

145) حضرات انبیاء کرامؑ کی حیات بعد الممات (وفات کے بعد زندگی) کا مسئلہ صاف و متفقہ مسئلہ تھا۔ شہداء کی حیات بنص قرآن ثابت تھی۔ اور دلالۃ النص سے انبیاء

کرامؑ کی حیات قرآن سے ثابت تھی اور احادیث نبویہ سے عبارت النص کے ذریعہ ثابت تھی۔لیکن برا ہوا اختلافات اور فتنوں کا کہ ایک مسلمہ حقیقت زیر بحث آ کر مشتبہ ہو گئی کتنے تاریخی بدیہیات کو کج بحثیوں نے نظری بنا دیا اور کتنے حقائق شرعیہ کو کج فہمی نے مسخ کر کے رکھ دیا یہ دنیا ہے اور دنیا کے مزاج میں داخل ہے کہ ہر دور میں کج فہم اور کج رو اور کج بحث موجود ہوتے ہیں زبان بند کرنا تو اللہ تعالیٰ ہی کی قدرت میں ہے۔ ملاحدہ وزنادقہ کی زبان کب بند ہوسکی۔شہداء کے لئے بنص قرآن ''حیات'' حاصل ہے......جب انبیاءؑ کا درجہ عام شہداء سے اعلیٰ وارفع ہے۔تو بدلالۃ النص یا بالاولیٰ خود قرآن کریم سے انکی حیات ثابت ہوتی (علیہم الصلوت والتسلیمات) اور جب مرتبہ اعلیٰ وارفع ہے تو حیات بھی اقوی واکمل ہوگی اسی حیات کی اکملیت کے بارے میں دو حدیثیں آئی ہیں **ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء** اور حدیث **الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون** اور ان ہی احادیث کے شواہد کے طور پر دیگر احادیث صحیحہ موجود ہیں مثلاً موسیٰ علیہ السلام کا تلبیہ حج اور اس کے علاوہ روایات۔ (تسکین الصدور ص23-24 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

146) حوالہ نمبر 143 پر حضرت کے بھی تصدیقی دستخط ہیں وہاں ملاحظہ کر لیا جائے۔ (تسکین الصدور ص40 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

147) حوالہ نمبر 72 پر حضرت کے بھی تصدیقی دستخط ہیں۔وہاں ملاحظہ کر لیا جائے۔ (تسکین الصدور ص37 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

مرشد العلماء والصلحاء، قطب الارشاد، عالم ربانی، فاضل دار العلوم دیوبند، حضرت اقدس مولانا عبد اللہ بہلوی صاحبؒ

(المتوفی1398ھ/1978ءؒ)

148) ہمارے اکابر واسلاف علماء دیوبند رحمہم اللہ تعالیٰ ہمارے مرشدین نقشبندیہ قادریہ چشتیہ سہروردیہ رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی اعتقاد ہے کہ آپ ﷺ وفات کے بعد قبر مبارک میں جسمانی وروحانی حیات (یعنی جسم مبارک بتعلق روح زندہ ہے) سے زندہ ہیں۔ (القول النقی ص13-45 ، معارف بہلوی ج1 ص360 ط کراچی)

149) اسی طرح حضرت اپنی مایہ ناز کتاب مستدلات الفقہ الحنفی من الاحادیث النبویہؐ میں ص 177 ، 282 پر بڑے ذوق شوق سے باب زیارۃ النبی ﷺ قائم فرماتے ہیں اور حجاج کرام کیلئے زیارت قبر نبی کو واجب تک فرماتے ہیں۔

(مستدلات الفقہ الحنفی ص177 ، 282 ناشر مولوی غلام مصطفی خادم حضرت بہلویؒ مدرسہ دارالعلوم حبیب آباد شجاع آباد ملتان)

محمود الملۃ والدین، مفکر اسلام، فقیہ الامت، سابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد، ممبر قومی اسمبلی، ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام پاکستان، شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان،

حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ (المتوفی1980ء)

150) نبی کریم ﷺ اور تمام انبیاء کرامؑ اپنی قبور مطہرہ میں زندہ ہیں۔

(فتاویٰ مفتی محمود ج1 ص251 ط جمعیت پبلیکیشنز وحدت روڈ لاہور)

151) تمام انبیاء کرامؑ اپنی قبور میں احیاء ہیں۔

(فتاویٰ مفتی محمود کتاب العقائد ج1 ص354 ط: جمعیت پبلیکیشنز وحدت روڈ لاہور)

152) علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبند مسلک کو اصولی طور پر ✿ کر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

مولانا صفدرؒ نے جمعیت علماء اسلام کے فیصلہ کے مطابق یہ کتاب تالیف فرمائی......
فجزاهم اللّٰہ احسن الجزاء۔ حضرت مولانا بالکل مثبت علمی انداز میں اهلسنت والجماعت کے متفقہ عقائد کو بڑی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ کتاب وسنت اور اقوال فقہاء متکلمین امت کے جامع استدلالات سے مسلمانوں کے سامنے پیش فرمایا۔ جس کے پڑھنے سے مطالب خود بخود ذہن میں ڈھلتے چلے جاتے ہیں۔ میں اس عظیم دینی خدمت پر مولانا موصوف کی خدمت میں هدیہ تبریک پیش کر کے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تو حضرت کی اس تالیف کو قبول فرما کر مسلمان عوام کے لئے فائدہ مند بنائے اور زائغین (ٹیڑھوں) کی هدایت کا ذریعہ بنا کر حضرت مولانا موصوف کی فلاح دینوی ونجات اخروی کا سبب بنا دے۔ **وماذلک علی اللّٰہ بعزیز**

ضیغم اسلام، بطل حریت، تلمیذ رشید حضرت کشمیریؒ، ناظم جمعیت علماء اسلام پاکستان

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحبؒ (المتوفی)

153) انبیاء اکرامؑ کے بارے میں انحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ وہ قبروں میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں، قریب سے درود وسلام سنتے اور اسکا جواب دیا کرتے ہیں۔ یہاں سے بعض حضرات کی کم علمی واضح ہو جاتی ہے۔ جو مسئلہ حیات الانبیاءؑ کو شرک قرار دیتے ہیں شرک تو تب ہوتا کہ کسی کو ایسا زندہ مان لیا جاتا جس کی حیات خدا تعالیٰ کی عطا نہ ہو اور اسکے گھر کی ہو اس پر کبھی موت طاری نہ ہو مگر یہ تو کسی مسلمان کا عقیدہ نہیں ہے۔ کیا جو پیغمبر دنیا میں زندہ تھے وہ شرک تھا؟ کیا قیامت میں ہم سب زندہ ہوں گے اور زندہ بھی ایسے کہ پھر نہ مریں گے تو کیا وہ شرک ہو جائے گا؟ پھر اللہ تعالیٰ کسی کو قبر میں زندگی عطا فرما دیں تو وہ کیسے شرک ہو گیا؟ جبکہ علماء دیوبند نہ تو آنحضرت

ﷺ کی وفات ہوجانے کا انکار کرتے ہیں نہ پیغمبروں کی حیات کواللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ ہونے سے انکار کرتے ہیں۔صرف آپؐ کے ارشاد کے مطابق قبروں میں انبیاء کرامؑ کی حیات اور نماز پڑھنے اور درود سلام سننے کا اقرار کرتے ہیں تو کیا آنحضرت ﷺ کے ارشاد کو ماننا شرک ہے؟ اللہ تعالیٰ ایسی جہالت اور ضد سے بچائے (آمین)

(تسکین الصدور ص214-215 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

امیر شریعت، صدر مجلس احرار اسلام متحدہ ہندوستان، سرپرست اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان، خلیفہ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ،

حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ الحسنی البخاری صاحبؒ

(المتوفی 1381ھ/1961ء)

154) تحصیل لیاقت پور کے قصبے اسلام پور میں شیعہ سنی کے درمیان مناظرہ ہونے والا تھا۔ اسی تاریخ کو امیر شریعت کی اس علاقہ میں تقریر کا اعلان ہوا۔ جس میں شیعہ اور سنی شریک ہوگئے۔ حضرت امیر شریعت نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا ''میں جنگ لڑنے نہیں آیا اور نہ ہی مناظرہ اور مباحثہ کا قائل ہوں۔ نہ میں براہان اور دلائل کے زور سے کسی کو بات منوانے کے لئے تیار ہوں شیعہ حضرات سے صرف اتنا کہوں گا کہ دو چار آدمی اپنی طرف سے ایسے تیار کریں۔ جو صالح فطرت ہوں میں ان کے ساتھ مدینہ منورہ جانے کو تیار ہوں۔ وہاں سرکار دوعالم ﷺ کے آستانۂ مقدس پر عرض کیا جائے گا کہ حضور ﷺ اصحاب ثلاثہؓ کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار فرمائیں۔ اگر حضور ﷺ نے جواباً فرمایا کہ یہ میرے ہیں تو پھر تمہیں بھی ان پر ایمان لانا پڑے گا اگر حضور ﷺ نے کوئی جواب مرحمت نہیں فرمایا تو پھر میں تمہارا ہی مسلک

اختیار کر جاؤں گا''۔

حضرت امیر شریعتؒ کا یہ فرمانا تھا کہ جلسہ گاہ کی فضاء اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی اور اس کا یہ اثر مرتب ہوا کہ پھر کبھی مناظرانہ انداز میں وہاں جلسے جلوس منعقد نہ ہوئے اور تمام سامعین پر یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت امیر شریعتؒ بلکہ تمام اکابر علماء دیوبند حیات انبیاء کرامؑ کے نہ صرف قائل ہیں بلکہ یہ عقیدہ ان کے نزدیک اصول کی حیثیت رکھتا ہے۔ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند سے لے کر (سابق) مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری محمد طیبؒ کی ذات تک سب اس بات کے قائل ہیں کہ حضور پرنور ؐسرورِ کائنات روضۂ اقدس میں حیات حسی کے ساتھ جلوہ افروز ہیں۔

(ماہنامہ نقیب ختم نبوت' امیر شریعت نمبر حصہ دوئم ص202 ' رحمت کائنات ص32 ط: ادارۃ تحفظ حقوق نبوت اٹک)

فقیہ الامت' خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ' صدر مفتی دارالعلوم دیوبند

ومظاہر العلوم سہارن پور

حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی صاحبؒ

(المتوفی 1417ھ/1996ئ)

155) (رسول اللہ ﷺ کی) قبر اطہر میں زندہ ہونے کی بحث مستقل ہے۔ علماء حق کی تحقیق یہ ہے کہ زندہ تشریف فرما ہیں۔

(فتاویٰ محمودیہ باب ما یتعلق بحیات الانبیاءؑ ج1 ص533-532 ط: مکتبہ فاروقیہ کراچی)

156) نیز حضرت مفتی صاحب نے آب حیات' المہند کی تائید کی ہے جس کے حوالے نمبر 75'6 وغیرہ پر گذر چکے ہیں وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

(فتاویٰ محمودیہ ج1 ص527 ط: مکتبہ فاروقیہ کراچی)

فخر الاماثل، عمدۃ المحققین، رئیس المحدثین، مرتب انوار الباری شرح البخاری، تلمیذ رشید وداماد حضرت راس الاتقیاء حضرت کشمیریؒ، منبع العلوم والفیوض،

حضرت مولانا احمد رضا بجنوری صاحبؒ (المتوفی)

157) بیہقیؒ میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انبیاء کرامؑ زندہ ہیں اپنی قبور میں وہ نماز بھی پڑھتے ہیں۔امام بیہقیؒ نے اس کو صحیح بتلایا ہے۔ اور ابن حجرؒ نے بھی فتح الباری ج6 میں اس کی تائید فرمائی ہے۔

(انوار الباری شرح البخاری ج17 کتاب الجنائز باب ماجاء فی الجنائز 'من کان آخر کلامہ لا الٰہ الا اللہ ص377 ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

158) انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں۔

(ملفوظات محدث کشمیری ص122 ط تالیفات اشرفیہ ملتان)

159) بیہقیؒ کی حدیث **الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون** صحیح ہے۔حافظ ابن حجرؒ نے بھی تصریح کی ہے کہ یہ روایت حضرت انسؓ سے ہے اور صحیح ہے......قبر ثمرہ ہے حیات دنیا کا۔پس جو یہاں ذکر اللہ میں مشغول رہا ہوگا وہاں بھی ذکر اللہ میں مشغول ہوگا۔ روح جو بدن مثالی ہے وہ تو خود بھی نماز پڑھ سکتی ہے۔ پھر احیاء الخ سے کیا مراد ہے؟ تو میں کہتا ہوں کہ شریعت عرف عام پر چلتی ہے لہذا روح مع جسد مبارک مراد ہے۔ (ملفوظات محدث کشمیری ص123 ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

شیخ المفسرین، ذروۃ سنام الدین، مجاہد جلیل، مہتمم جامعہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خان پور، اسوۃ الاصفیاء، حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحبؒ،

امیر جمیعۃ علماء اسلام پاکستان (المتوفی 1415ھ/1994ئ)

160) تسکین الصدور کی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ اپنے موضوع میں مسلک اھل السنت والجماعت (حیات النبیؐ وسماع النبیؐ عندالقبر الشریف) کے بیان میں کافی وشافی ہے۔ (تسکین الصدور ص27 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

شیخ الاتقیاء، وحید العصر، بقیۃ السلف، قدوۃ الخلف، سید العلمائ، صفوۃ الصلحائ، سند الابرار، جامع الکمال، صادق الاحوال، صوفی باصفائ، خواجہ خواجگان، سلسلہ نقشبندیہ کے

عظیم سرخیل، حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

(المتوفی 1431ھ/2010ئ)

علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبندی مسلک کو اصولی طور پر [illegible] کر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

161) انبیاء علیھم السلام کی حیات فی القبر مع بقاء اجساد مطہرہ اھل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ مجمع علیھا ہے............خلاصہ یہ کہ حیوۃ الانبیاء فی القبور کا مسئلہ تو تقریباً ضروریات دین میں سے شمار ہو کر امت کا ایک اجماعی مسئلہ بن چکا ہے۔
(تسکین الصدور ص30-31 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

162) حضرت خواجہ صاحب اپنے ایک مکتوب گرامی میں فرماتے ہیں۔قرونِ اولیٰ

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین سے لے کر آج تک جمیع علماء کرام کا اجماعی طور پر حیات النبی ﷺ کے متعلق جو عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاءؑ وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینھا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کیساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں روضۂ اقدس ﷺ پر جو درود شریف پڑھے وہ بلا واسطہ سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ حضرات دیوبند کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف کرے اتنی بات یقینی ہے کہ اسکا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ جو شخص اکابر دیوبند کے مسلک کے خلاف رات دن تقریر بھی کرے اور اپنے آپ کو دیوبندی بھی کہے یہ بات کم ازکم ہمیں تو سمجھ نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراطِ مستقیم اور اکابر دیوبند کے مسلک کے صحیح پابند بنا کر استقامت نصیب فرماوے۔

نوٹ:۔ یہ مکتوب گرامی خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف سے خود حضرت خواجہ صاحبؒ کے لیٹر پیڈ پر لکھا ہوا ہے، اور اسکی کاپی مولف کے پاس محفوظ موجود ہے۔

(مجلہ ''صفدر'' گجرات شیخ المشائخ نمبر، طبع اول رمضان المبارک 1431ھ، ناشر مظہریہ دار المطالعہ حق چار یار اکیڈمی مدرسہ ومحلہ حیات النبی ﷺ گجرات ص687-686)

جامع العلوم النقلیہ والفنون العقلیہ، عالم نحریر، فاضل بے نظیر، ذوالمجد الفاخر والفہم الباہر

حضرت مولانا مفتی احمد سعید صاحبؒ

مفتی جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا وفاضل دار العلوم دیوبند

163) حضرت نے ایک کتاب بنام ''حیات النبی ﷺ اور مذاہب

اربع‘‘ تصنیف فرمائی ہے۔ جس میں حنبلی علماء وفقہاء کے 6 حوالے شافعی محدثین وفقہاکے 11 حوالے، مالکی مفسرین ومحدثین کے 6 حوالے اوراحناف فقہاء، علماء ومحدثین کرام کے 6 حوالے دے کرثابت فرمایاہے کہ انبیاء کرامؑ اپنی قبورِ مبارکہ میں زندہ ہوتے ہیں۔ جن کا خلاصہ حضرت مفتی صاحبؒ یوں بیان کرتے ہیں ’’مذہب حنفی، مذہب مالکی، مذہب شافعی، مذہب حنبلی، تمام کے تمام حیات انبیاء علیھم السلام پر متفق ہیں۔

’’مسئلہ حیاۃ انبیاءؑ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس مسئلہ پر تمام علماء محدثین وفقہاء ومفسرین اور چاروں اماموں کے مقلدین (یعنی پوری امت مسلمہ از ناقل)......بھی متفق ہوں تو اس مسئلہ میں ایک جدید طریق اختیار کرنا تحقیق نہیں بلکہ علماء امت کی تضحیک ہے۔ خدمت اسلام نہیں تذلیل اہل ایمان ہے۔ اگر جمہور سلف صالحین پر اعتماد نہیں تو دین تمہارا خانہ زاد نہیں۔ (حیات النبیؐ اور مذاہب اربع ص 45 ط: بزم قاسمی سرگودھا)

164) علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبندی مسلک کو اصولی طور [illegible] کر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

کتاب تسکین الصدور کے متعدد اور اکثر مقامات کا مطالعہ کیا الحمدللہ کتاب دفع وساوس کے لئے کافی اور اطمینان قلب کے لئے وافی ہے۔ منصف کے ہاتھ ایک مشعل ہدایت ہے اور متردد کے لئے برہان ساطع۔ بلا ریب یہ کتاب اسم با مسمی ہے۔

(تسکین الصدور ص 34-35 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

نوٹ:۔ تسکین الصدور کا حوالہ 179 پر ملاحظہ فرمائیں۔

صاحب الرائے الصائب، ذوالفہم الثاقب، امام المناظرین، صدر تنظیم اھل السنت پاکستان، استاد حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ،

حضرت مولانا دوست محمد قریشی صاحبؒ (المتوفی 1394ھ/1974ئ)

165) علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبندی مسلک کو اصولی طور پر ضبط کر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

جناب نے اس کتاب میں ہمارے اسلاف کی صحیح ترجمانی اور تشریح فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مسلمانوں کے لئے اسے مشعل راہ بنائے۔

(تسکین الصدور ص34 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

نوٹ:۔ تسکین الصدور کا حوالہ 179 پر ملاحظہ فرمائیں۔

رئیس المناظرین، استاد العلمائ، عالم بے بدل، پیر طریقت، ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ

حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ جالندھری

بانی ومہتمم خیر المدارس ملتان (المتوفی 1390ھ/1970ئ)

166) علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبندی مسلک کو اصولی طور پر ضبط کر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

کتاب تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور مؤلفہ حضرت مولانا ابوالزاھد محمد سرفراز خان صفدر صاحب اطال اللّٰہ بقائہ وعم فیضہ کو میں نے اول سے

آخرتک حرفاً حرفاً سنا۔اتباع سلف صالحین میں ہرمسئلہ میں مذہب جمہورکو قرآن مجیدوحدیث شریف صحیح وحسن فقہ حنفی کے ذخیرہ کی روشنی میں مسائل کوادلہ کثیرۃ سے ایسامبرہن کیاہے کہ اس سے زائدکی گنجائش نہیں۔ہرمسئلہ میں دلائل صحیحہ کااس قدرانبارلگادیاہے کہ ہرمنصف اس پراعتبارواعتمادکرتے ہوئے اس کہنے پرمجبورہے۔

ایں کارازتوآیدومرداں چنیں کنند

(تسکین الصدورص12ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

نوٹ:۔ تسکین الصدورکاحوالہ 179 پرملاحظہ فرمائیں۔

سیدالعلماء صفوۃ الصلحاء سندالابرار ربیع ریاض الاسلام تلمیذوخلیفہ حضرت مولاناحسین علی الوانیؒ حضرت العلام مولانامحمدعبدالخالق صاحبؒ(المتوفی)

167) علماء دیوبندکی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویزتسکین الصدورفی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبورجس میں دیوبندی مسلک کواصولی طورپرطےکردیاگیااس پرتصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشادفرماتے ہیں۔

حیوۃ الانبیاءفی القبورکومتواتراحادیث صحیحہ سے ثابت کیاگیاہےاوراسکوبھی اجماعی مسئلہ قراردیاگیاہے۔اورآخرمیں لکھتے ہیں مجھےان کی تحقیقات سے کلی اتفاق ہے۔

(تسکین الصدورص29ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

نوٹ:۔ تسکین الصدورکاحوالہ 179 پرملاحظہ فرمائیں۔

المجاہدالجلیل مقتدائے انام ناشرعقیدۃ الاکابر مخزن محاسن الاخلاق ابوالاعجاز حضرت مولاناحفیظ الرحمن الشہیر بمحمد نذیراللہ خان الدیوبندی صاحبؒ(المتوفی)

168) علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبندی مسلک کواصولی طور پر ذکر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

''مستحکم دلائل اور واضح حجج سے مسئلہ حیاۃ انبیاءؑ کو مبرھن اور واضح فرمایا۔ کتاب اللہ' سنت رسولﷺ اللہ' متکلمین محدثین اور فقہاء کے اقوال و آراء سے مسائل کو مدلل فرمایا۔

(تسکین الصدور 35 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

نوٹ:۔ تسکین الصدور کا حوالہ 179 پر ملاحظہ فرمائیں۔

وکیل اھلسنت' قاطع فرق باطلہ' خلیفہ مجاز حضرت مدنیؒ، فاضل دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ (المتوفی 2004ئ)

169) مسئلہ حیات النبی ﷺ کے متعلق سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء علیھم السلام اور شہداء کے ساتھ' برزخی نہیں ہے! جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو الخ (بشارات الدارین ص 180 ط: خدام اھلسنت چکوال)

170) حضور رحمۃ للعالمین خاتم النبین ﷺ کی قبر شریف سے حضرت سعید بن المسیبؒ کا ایام حرہ میں اذان کی آواز کا سننا عقیدہ حیات النبی ﷺ پر دلالت کرتا ہے اور اس سے اس حدیث نبوی ﷺ کی بھی تائید ہو جاتی ہے کہ

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون ''انبیاء کرام علیھم السلام اپنی اپنی قبروں میں

زندہ ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں''۔ یہ حدیث مسند ابی یعلی میں صحیح سند کے ساتھ موجود ہے اور اس سند میں کوئی راوی ضعیف نہیں۔ سب راوی ثقہ ہیں۔ الحسین بن قتیبہ جو ضعیف راوی ہے وہ ابو یعلی کی سند میں نہیں۔

(خارجی فتنہ ج2 ص377 ط: ادارہ مظہر التحقیق متصل جامع مسجد ختم نبوت کھاڑک۔ لاہور)

171) چونکہ شہدائے کرام کو قبر و برزخ میں یہ حیات جسمانی آنحضرت ﷺ کی محبت و اطاعت کی وجہ سے ملتی ہے اس لئے بطور دلالۃ النص یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام بالخصوص امام الانبیاء والمرسلین ﷺ کو قبر و برزخ میں جسمانی حیات حاصل ہے۔ (خارجی فتنہ ج2 ص 379 ط: ادارہ مظہر التحقیق متصل جامع مسجد ختم نبوت کھاڑک۔ لاہور)

172) رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی بعد الموت اپنی اپنی قبور مطہرہ میں روح کے تعلق سے جسمانی حیات اور سماع عند القبر کے عقیدہ پر اہل حق کا اجماع ہے چنانچہ اکابر علمائے دیوبند کے عقائد کی دستاویز **المہند علی المفنّد** مؤلفہ **مرجع العلماء والصلحاء** حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ میں مسئلہ حیات النبی ﷺ کی تصریح کر دی گئی۔

(حضرت لاہوریؒ فتنوں کے تعاقب میں ص67-66 ط: تحریک خدام اہل سنت چکوال ضلع جہلم)

173) اھلسنت والجماعت کے نزدیک نبی کریم ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں... جو سر پھرے کہتے ہیں کہ حضورؐ اپنی قبر میں زندہ نہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ بدبختی ہے، بے ادبی ہے۔ (یادگار خطبات ص98 ط: مکتبہ اسلام حنفیہ میانوالی)

سرمایہ اہلسنت، رئیس المناظرین، وکیل صحابہؓ واہل بیتؓ، امیر تنظیم اھلسنت

والجماعت، استاد حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ،

حضرت مولانا عبدالستار تونسویؒ صاحب (المتوفی)

174) قاری محمد طیبؒ کی تحریر کے بارے جو حوالہ 86 پر گذری ہے فرماتے ہیں کہ شرعاً یہ فیصلہ اھلسنت کے عقیدہ کے مطابق ہے تمام اھلسنت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ جو شخص اس عقیدہ کو نہ مانے وہ اھلسنت والجماعت سے خارج ہے۔ ایسے شخص کو گمراہ کہنا چاہیے اور ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔ جناب امام الانبیاءؑ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے سماع صلوٰۃ وسلام عندالقبر پر اجماع ہے۔ حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، عرب وعجم کے علماء اھسلنت اس مسئلہ پر متفق ہیں جو شخص یہ عقیدہ نہیں رکھتا وہ سلف وخلف اھلسنت کے خلاف ہے سنی نہیں ہے۔ (قبر کی زندگی ص 486 ط: انجمن خدام الاسلام باغبانپورہ لاہور)

مفکر اسلام، مصنف مطالعہ بریلویت وغیرہ، چیف جسٹس پاکستان، وفاقی شرعی عدالت، مرکزی راہنما تنظیم اھلسنت والجماعت

حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتہم العالیہ

PHD لندن، ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

175) تمام اھلسنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ آنحضور ﷺ اسی طرح دیگر انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں بجسدہٖ موجود اور حیات ہیں۔

(مقام حیات المسمی بہ مدارک الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء ص 723 ط: دارالمعارف لاہور)

176) جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ تمام اہلسنت والجماعت کا قرآن وحدیث کی روشنی میں عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اس طرح تمام دیگر انبیاء کرام علیھم السلام

اپنے اجسام عنصریہ مبارکہ کے ساتھ قبروں میں موجود اور حیات ہیں۔علماء دیوبند جو خالص اہل السنت والجماعت اوراس صدی میں اہلسنت کے سب سے بڑے ترجمان ہیں۔اس لئے قدرتی طور پراس بات پر کل بزرگان دیوبند کا وہی عقیدہ ہے جو جمہور کا ہے۔ (مقام حیات المسمی بہ مدارک الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء ص730 ط: دارالمعارف لاہور)

177) حقیقت یہ ہے کہ انبیائے کرامؑ کو آخرت میں دوبارہ لباسِ حیات پہنانے کی ضرورت ہی نہیں، عامۃ الناس کو جو زندگی اور کامل حیاتِ عنصری اُس دن ملے گی۔ وہ انبیاء کرامؑ کو پہلے ہی سے عالم برزخ میں حاصل ہے، صرف یہ ہے کہ وہ اوروں سے پردے میں ہے اور وہ اپنی قبور میں ہی اس حیات بعدالوفات پر فائز کر دیئے جاتے ہیں اُس دن تو انہیں صرف اپنی اپنی قبور سے نکلنا ہی ہوگا اور اُن کا عالم برزخ اچانک عالم آخرت میں بدل جائے گا اور اب یہ ایک کھلی اور محسوس زندگی ہوگی قدرت ایزدی سے ان کی قبورِ شریفہ شق ہونگی۔ بخلاف عامۃ الناس کے کہ وہ خود نکلنے کی حالت میں نہیں ہوں گے بلکہ انہیں قدرتِ ایزدی سے روح وجسد میں جمع کیا جائے گا اوراسی دن و اذالنفوس زوجت کی شان ظاہر ہوگی۔اس کے برعکس انبیاء کرامؑ کے قیامت کے دن زندہ کئے جانے کا ثبوت کسی روایت سے نہیں ملتا۔ حضور ﷺ نے ارشادفرمایا۔

انااوّل النّاس خروجاًاذابعثوا۔ (مشکوۃ ص514 ج2 ط:قدیمی کراچی)

ترجمہ:۔ جب لوگ حشر کے دن اٹھائے جائیں گے تو سب سے پہلے قبر سے نکلنے والا میں ہونگا۔

دوسروں کے لیے لفظ بعثت (اٹھایاجانا) ہے اوراپنے لیے لفظ خروج (نکلنا) ہے ان

دونوں کوایک لفظ کے تحت نہیں رکھا گیا' سوجس طرح انبیاءؑ کی موت اوروں کی موت سے مختلف ہے ان کی حیاتِ برزخی دوسروں کی حیاتِ برزخی سے مختلف ہے۔ اُن کا حشر بھی دوسروں سے مختلف ہے اوروں کا اپنی قبروں سے اٹھنا ہے اوران کا نکلنا ہے۔

واللّٰہ اعلم و علمہ وائم واحکم

انبیاء کرامؑ کی یہ خصوصیت ہے کہ وفات کے بعدان کے اجسامِ عنصریہ میں ریزہ ریزہ ہونے کے بغیر پھر سے حیات عودکرآئے تو یہ مضمون بھی صحیح ہے کہ اس حیات بعد الوفات کا تحقق قیامت کے دن نیا نہیں' بلکہ قبور شریفہ ہی میں عمل میں آچکا ہو' فرق ہے کہ تو یہ کہ برزخ میں یہ حیات پردے میں اور آخرت میں یہ حیات ایک کھلی حیات ہو گی' پہلے مضمون پر سب کا اتفاق ہے کہ انبیاء کرامؑ کے لئے اعادہ حیات اجسامِ عنصریہ کے ریزہ ریزہ ہونے کے بغیر ہے پس یہ قرآنی مضمون کہ حشر آخرت زمین کے ''ذراتِ منشرہ' اور ''وعظام رمیم'' سے ہو' انبیاء کرامؑ اس ذیل میں نہیں آتے......ہو قرآنی عنوانِ بعثت ''عام مخصوص منہ البعض' کے درجہ میں ہو تو ظاہر ہے کہ اس کی تخصیص خبر واحد سے محل کلام نہیں بناء علیہ اس حدیث کی وجہ سے کہ ''الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلّون'' کہا جاسکتا ہے کہ جس طرح عامۃ الناس کو کامل حیاتِ عنصری حشر کے دن ملے گی' انبیاء کرامؑ اس سے بہت پہلے اپنی اپنی قبور شریف میں فائز الحیات ہو چکے ہوئے ہیں۔

پس اس باب میں احادیث سے استدلال خصوصاً جب کہ وہ تواتر معنی سے اپنے مضمون کو ثابت کررہی ہوں عین متضائے موضوع ہے یونہی آیات سے الجھتے چلے جانا اور قلب موضوع کرنا کوئی امر مستحسن نہیں ہے۔

(مقام حیات المسمی بہ مدارک الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء ص99 ط: دار المعارف لاہور)

178) انبیاء کرامؑ عالم برزخ میں اپنے اجساد کے ساتھ زندہ ہیں گو وہ زندگی یہاں محسوس اور مشاہد نہ ہو سکے' اپنے ہاں وہ ایک حسی زندگی محسوس کرتے ہیں اور اس احساس سے وہ نمازیں بھی پڑھتے اور ان کے زندوں والے اعمال میں انقطاع نہیں ہوا ان کی حیات روح کے اعادہ سے ہو یا اس کے اشراف واشراق سے اس میں اہل السنۃ والجماعۃ کے ہاں کوئی اختلاف نہیں کہ انبیاء علیہم التصلوٰت والتسلیمات اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔

(مقام حیات المسمی بہ مدارک الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء ص115 ط: دار المعارف لاہور)

امام اہلسنت' فخر علماء دیوبند' پاسبان مسلک اہلسنت والجماعت' عمدۃ المصنفین' زبدۃ المفسرین' خاتم المحدثین' رئیس المتکلمین شیخ الحدیث والتفسیر'

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدرؒ فاضل دار العلوم دیوبند' خاتم الخلفاء حضرت مولانا حسین علیؒ۔ (المتوفی 1430ھ/2009ئ)

179) حضرت اپنی مایہ ناز تصنیف تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور'' جو کہ اپنے دور کے علمی آسمانوں کے تصدیقی دستخطوں سے مسئلہ حیات النبیؐ پر علمائے دیوبند کی دوسری اجماعی دستاویز ہے' اس میں ذریت مماتیت کو چیلنج کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''بلاخلاف وتردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ تقریباً 1374ھ (یعنی 1950ء کی دہائی میں......ناقل) تک اھل السنۃ والجماعۃ کا کوئی فرد کسی بھی فقہی مسلک سے وابستہ دنیا کے کسی خطہ میں اسکا قائل نہیں رہا کہ آنحضرت ﷺ (اور اسی طرح دیگر حضرات انبیاء کرامؑ) کی روح مبارک کا جسم اطہر سے قبر شریف میں کوئی تعلق اور اتصال نہیں اور آپ ﷺ عندالقبر صلوٰۃ وسلام کا سماع نہیں فرماتے، کسی اسلامی کتاب میں عام اس سے کہ وہ کتاب حدیث وتفسیر کی ہو یا شرح حدیث اور فقہ کی، علم الکلام کی ہو یا علم تصوف وسلوک کی، سیرت کی ہو یا تاریخ کی، کہیں صراحت کے ساتھ اسکا ذکر نہیں کہ آپ ﷺ کی روح مبارک کا جسم اطہر سے کوئی تعلق اور اتصال نہیں اور یہ کہ آپ ﷺ عندالقبر صلوٰۃ وسلام کا سماع نہیں فرماتے **من ادعی خلافه فعلیه البیان ولا یمکنه ان شاء اللہ تعالیٰ الی یوم البعث والجزاء والمیزان۔**

(تسکین الصدور ص290 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

180) راقم الحروف نے تسکین الصدور میں دلائل قاہرہ سے یہ بات ثابت کی ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور قبر وبرزخ میں سب سے اعلیٰ اور ارفع زندگی ہی ان حضرات کی ہے۔ (اتمام البرہان ص61 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

181) حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبر اور برزخ میں زندگی حق ہے امام بیہقیؒ نے ایک صحیح حدیث اس مضمون کی اس پر نقل کی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری ج6 ص352 میں اور حافظ سخاویؒ۔ القول البدیع ص116 میں اسکی تصحیح کرتے ہیں نیز علامہ سخاویؒ لکھتے ہیں کہ

ونحن نؤمن ونصدق بانه صلّی اللّٰہ علیه وسلّم حیٌ یرزق فی قبره وان جسده

الشریف لاتاکلہٗ الارض والاجماع علی ھذا۔ (القول البدیع ص125)
ہم ایمان لاتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ قبر میں زندہ ہیں اور آپ کو رزق دیا جاتا ہے اور آپ ﷺ کے جسم مبارک کو مٹی نہیں کھاتی، اور اسی پر امت کا اجماع اور اتفاق ہے۔ اور حافظ ابن القیمؒ لکھتے ہیں کہ اگرچہ آنحضرت ﷺ کی روح مبارک

فی الرفیق الاعلٰی مع ارواح الانبیاء ومع ھذافلھااشراف علٰی البدن واشراق وتعلق بہ بحیث یرد السلام علی من سلّم علیہ۔ (زادالمعاد ج2 ص49)
حضرات انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسلام کی ارواح کیساتھ رفیق اعلیٰ میں ہے لیکن معہذا آپ کی روح مبارک کا بدن مبارک کے ساتھ تعلق ہے اور اسکے ساتھ ربط ہے جس کی وجہ سے آپ سلام دینے والے کا جواب دیتے ہیں۔
صاحب روح المعانی ج22 ص36 میں اور علامہ سبکیؒ شفاء السقام ص143 میں تصریح کرتے ہیں کہ یہ قبر کی زندگی تمام احکام میں دنیاوی زندگی کی طرح نہیں اور سب دنیاوی احکام اس پر مرتب نہیں ہوتے کہ مثلاً جیسے دنیا میں دنیوی کھانے اور پانی کی ضرورت تھی، وہاں بھی ایسا ہی ہو وغیرہ وغیرہ۔ بلکہ فرماتے ہیں کہ وہ زندگی علم اور سماع وغیرہ ادراکات میں دنیوی زندگی کی طرح ہے اور اسی کے بارے میں سبکیؒ وغیرہ فرماتے ہیں کہ **فلاشک ان ذٰلک ثابت** (شفاء السقام ص 143) جو حضرات قبور میں حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے قائل ہیں۔ انکی مراد بھی دنیوی زندگی سے صرف یہی زندگی ہے کہ صلوٰۃ وسلام وغیرہ کا عندالقبر سماع ہے اور جسم مبارک کیساتھ روح کا قوی تعلق ہے۔ انکی مراد دنیا کی یہ فانی اور گھٹیا زندگی اور پابندی

اور تکلیف کی زندگی ہرگز ہرگز نہیں جیسا کہ بعض حضرات کو یونہی بلاوجہ شبہ ہوا ہے۔ یہ خیال رہے کہ **کل نفس ذائقة الموت** اور **انک میّت وّ انّھم میّتون** اور **افان مّتّ فھم الخالدون** وغیرہ آیات کے تحت آنحضرت ﷺ کی اس دنیا سے وفات قطعاً ثابت ہے مگر اس کے بعد جو اعلیٰ اور ارفع زندگی قبر مبارک میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو دی ہے (جیسا کہ وہ درجہ بدرجہ زندگی شہداء اور عام مؤمنین بلکہ کفار اور عصاۃ کو بھی دیتا ہے) وہ حق اور ثابت ہے کسی صحیح عقلی یا نقلی دلیل سے اسکی نفی ثابت نہیں ہے۔ یہی حضرات اکابرین علماء دیوبند کثر اللہ تعالیٰ جماعتھم کا عقیدہ ہے۔(المہند علی المفند ص 13 وغیرہ)۔ (آنکھوں کی ٹھنڈک ص 170-169 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

پاسبان مسلک دیوبند، مناظر اسلام، عالم بے بدل، مرکزی راہنما مجلس تحفظ ختم نبوت

حضرت مولانا محمد علی جالندھری صاحبؒ (المتوفی 1391ھ)

182) وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بتعلق روح حیات حاصل ہے اور اسی حیات کیوجہ سے روضۂ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ ﷺ صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔ (ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی اگست 1962 ص 24-25)

183) آنحضرت ﷺ کو اس دنیا سے انتقال فرمانے کے بعد عالم برزخ میں حیات حاصل ہے وہ روح مبارک کے تعلق سے اس دنیوی جسد اطہر کو جو روضۂ اقدس میں موجود ہیں۔ اسی تعلق کی وجہ سے روضۂ انور پر پڑھے گئے درود وسلام کو بغیر کسی واسطے کے علی الدوام خود سماعت فرماتے ہیں۔ اسی عقیدہ کو ہمارے اکابر نے المہند میں حیات برزخیہ کے تحت لکھا ہے۔ (سوانح و افکار مولانا محمد علی جالندھریؒ ص 324)

184) آنحضرت ﷺ کو اس دنیا سے انتقال فرمانے کے بعد عالم برزخ میں جو حیات حاصل ہے وہ روح مبارک کے تعلق سے اسی دنیوی جسد اطہر کے ساتھ ہے جو روضۂ انور میں ﷺ موجود ہے اور اسی تعلق روح کی وجہ سے آپ روضۂ انور پر پڑھے گئے درود وسلام کو بغیر کسی واسطہ کے علی الدوام خود سماعت فرماتے ہیں اسی عقیدہ کو ہمارے اکابر نے المہند میں حیات دنیویہ برزخیہ سے تعبیر کیا ہے۔

(حیات انبیاء کرامؑ ص25 ط: مکتبۃ الاشرفیہ لاہور)

مناظر اسلام' سابق امیر مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان' اُستاذ العلماء والمناظرین'

حضرت لال حسین اختر صاحبؒ (المتوفی)

185) حضرت نے مذکورہ بالا حوالہ نمبر 184 پر تصدیقی دستخط ثبت فرمائے ہیں۔

فقیہ العصر' پیر طریقت' فاضل دار العلوم دیوبند' بانی ومہتمم جامعۃ الرشید کراچی'

حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحبؒ

(المتوفی 1422ھ/2002ئ)

186) **احتج القائلون بانها مندوبة بقوله تعالٰی ولو انهم اذظلموا انفسهم جاؤک فاستغفروا اللّٰہ واستغفر لهم الرسول الاية وجه الاستدلال بها انه حی ﷺ فی قبره بعد موته کمافی حدیث الانبیاء احیاء فی قبورهم وقد صححه البیهقی فثبت ان حکم الاية باقٍ بعد وفاته فینبغی لمن ظلم نفسه ان یزور قبره ویستغفر اللّٰہ عنده فیستغفر له الرسول۔** (احسن الفتاویٰ ج4 ص561 ط: مکتبۃ الرشید کراچی)

ترجمہ:۔ اور اس کے پسندیدہ ہونے پر ولو انهم اذظلموا ... سے دلیل پکڑی گئی

ہے۔اور وجہ استدلال یہ ہے کہ نبی علیہ السلام وفات کے بعد اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں ۔جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔اس حدیث کو امام بیہقیؒ نے صحیح بتلایا ہے تو ثابت ہوا کہ آیت کا حکم آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی باقی ہے۔پس جو شخص اپنی جان پر ظلم کرے تو اُس کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ آپ ﷺ کی قبر کی زیارت کرے اور اللہ سے معافی طلب کرے تو نبی پاکؐ بھی اللہ تعالیٰ سے اُس کیلئے معافی طلب فرمائیں گے۔

مفسر قرآن، مہاجر مدینۃ الرسولؐ ،فاضل جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور، اُستاد الاساتذہ،

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری (المتوفی)

187) حافظ ابو یعلی نے اپنی مسند میں اور امام بیہقی ؒ نے اپنی کتاب حیاۃ الانبیاء میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔نماز پڑھتے ہیں (یہ نماز ادائیگی فرض کے طور پر نہیں ہے کیونکہ وہاں احکام کے مکلف نہیں ہیں بلکہ یہ نماز لذت اور تنعم کے لئے ہے)۔

حضرت امام ابوداوٗد اور امام بیہقیؒ نے حضرت اوس بن اوس ثقفی سے روایت کی ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تمہارے دنوں میں افضل ترین دن جمعہ کا ہے لہذا اس دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا درود آپؐ پر کیسے پیش ہوگا حالانکہ آپ ریزہ ریزہ ہو کر مٹی میں مل چکے ہوں گے اس کے جواب میں آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ وہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔

(اخرجہ ابو داؤد فی باب فضل یوم الجمعۃ و لیلۃ الجمعۃ و سکت علیہ۔ قال النووی فی ریاض الصالحین فی آخرباب فضل یوم الجمعۃ رواہ ابو داؤد باسناد صحیح لکن النووی اختصر الحدیث و اخرجہ الحاکم فی المستدرک جلد 1 ص 278 وقال صحیح علی شرط البخاری ولم یخرجاہ و وافقہ الذہبی)۔ (عقیدہ حیات النبی ﷺ ص 23-22 ط: الجامعۃ الحقانیہ ساہیوال سرگودھا)

شیخ الحدیث والتفسیر، تلمیذ رشید حضرت مولانا حسین احمد المدنیؒ، فاضل دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا علاؤالدین صاحبؒ (المتوفی 2013)

مہتمم دارالعلوم نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان

188) میرا اور میرے اکابر حضرات علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ اور قبر کے قریب سے صلوٰۃ وسلام خود سماعت فرماتے ہیں۔ جو شخص مذکورہ بالا عقیدے کا منکر ہے نہ تو وہ دیوبندی ہے نہ ہی اہلسنت والجماعت سے اسکا کوئی تعلق ایسا آدمی بدعتی ہے، اس کی اقتداء میں نماز جائز نہیں۔ نیز اہل محلہ پر لازم ہے کہ ایسے امام کو معزول کر کے اس کی جگہ صحیح العقیدہ امام مقرر کیا جائے۔

(سہ ماہی مجلہ قافلہ حق جلد نمبر 2 شمارہ نمبر 2 ص 65، ربیع الثانی 1429ھ 2008ئ)

189) تمام ازواج مطہرات کا ام المومنین ہونا بنص قرآن ثابت ہے۔ اس لئے خیال کرنا جب بھی امہات المومنین میں سے کسی کا نام آئے تو ادب سے لینا۔ یہاں پر دو اشکال وارد ہوتے ہیں۔

۱)ہمیں پردہ کا حکم کیوں ہے جبکہ ماں سے تو پردہ نہیں ہوتا۔

۲)ان کی اولاد سے نکاح بھی جائز نہ ہونا چاہیئے بوجہ بہن بھائی ہونے کے۔

جواب: چونکہ پردہ کے بارے میں نص آ گئی ۔''فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ'' اس لئے ان سے پردہ کیا جاتا ہے ۔اور جب حقیقی مائیں نہ بنیں تو اس لئے ان کی اولاد سے نکاح جائز ہوا۔آسان الفاظ میں یوں سمجھیں کہ باعتبار نسب کے مائیں نہیں بلکہ باعتبار ادب کے مائیں ہیں ۔ ایک اور اعتراض بھی ہوتا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ فوت ہو گئے تو ان کی ازواج سے نکاح بھی جائز ہونا چاہیئے۔

جواب: پہلی بات یہ ہے کہ حرمت نکاح قرآن کریم سے ثابت ہے ۔''وَلَا أَن تَنكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِن بَعْدِهِ أَبَداً'' دوسری بات یہ ہے کہ نکاح ہوتا ہے مردہ کی بیوی سے ۔جبکہ نبی کریم ﷺ تو زندہ ہیں چنانچہ حدیث پاک ہے ۔''الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون''

پھر اعتراض ہوتا ہے کہ شہید بھی تو زندہ ہوتا ہے اس کی بیوی سے نکاح کیوں جائز ہوتا ہے۔

جواب: انبیاء کی حیات ایسی ہوتی ہے ۔جیسے دنیا کی حیات ۔اس لئے فرمایا ''لانورث'' انبیاء کی وارثت بھی نہیں چلتی جبکہ شہداء کی حیات ایسی نہیں ہوتی ۔ کہ دنیوی زندگی پر بھی اس کا اثر پڑے۔آسان الفاظ میں یوں سمجھو کہ انبیاء کی حیات اقوی ہوتی ہے اور شہداء کی حیات قوی ہوتی ہے ۔میں حیران ہوں منکرین حیات پر کہ شہداء جو منعم علیہ ہونے میں تیسرے درجہ پر ہیں ان کی حیات کو مانتے ہیں ۔جبکہ انبیاءؑ اول درجے کے ہیں ان کی حیات مبارکہ کا انکار کرتے ہیں ۔حالانکہ ان کیلئے تو بطریق اولیٰ

حیات ثابت ہے۔

انکارحیات کا تاریخی پس منظر:

اس عقیدہ کا بانی ایک معتزلی تھا۔ جس کا نام بیکندی تھا۔ یہ سلطان طغرل بیگ کے زمانہ میں اس کا وزیر تھا۔ 445ھ میں اس نے یہ عقیدہ نکالا کہ نبوت کیلئے شعور ضروری ہے اور بعداز وفات شعور نہیں۔ جب شعور نہیں تو حیات نہیں اور جب حیات نہیں تو نعوذ باللہ آپ نبی بھی نہیں۔ پھر اس عقیدہ یعنی عدم حیاۃ النبی فی القبر کو عنایت اللہ شاہ گجراتی نے لے لیا۔ اس سے پہلے کسی بھی سنی کا یہ عقیدہ نہیں تھا۔ آج بھی ہم چیلنج سے کہتے ہیں کہ عنایت اللہ شاہ سے پہلے کسی اہل سنت والجماعت والے کا یہ عقیدہ دکھلا دو ہم ہارے اور تم جیتے۔

ہمارے پاس تو ایک نہیں کئی حدیثیں ہیں چلو ایک حدیث اور سن لو۔ ابوداؤد شریف کی حدیث ہے۔ "**ان اللّٰہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء**" الخ اھ یعنی انبیاءؑ کے جسم مبارک صحیح سالم ہوتے ہیں قبروں میں مٹی کی طاقت نہیں کہ ان کو کھا سکے۔ اس وجہ سے نبی کریم ﷺ اپنی امت کا درود نزدیک سے خود سنتے ہیں۔ اور دور سے ان کو قبر مبارک میں پہنچایا جاتا ہے۔ (الہام الباری فی تقریر صحیح البخاری ج1 ص30-28)

190) حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرامؑ کے بارے میں حضرات علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں۔ روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کے سلام کو آپ ﷺ خود سماعت فرماتے ہیں اہلسنت والجماعت اور اکابر دیوبند کے رسائل میں اس کی تصریح موجود ہے۔

(ڈیرہ اسماعیل خان کے جید علماء کرام وخطباء عظام ومفتیان شرع دین متین کی طرف سے شائع ہونے والا اشتہار المسمیٰ :اظہار حقیقت مطبوعہ 1990)

نوٹ:۔ان کی کاپی مؤلف کے پاس محفوظ ہے۔

امام الاولیاءؒ، جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ (المتوفی)

191) سرورکائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے متعلق حضرات علماء دیوبند کثر اللہ تعالیٰ سوادھم کا عقیدہ یہی ہے کہ جب کوئی شخص آپ کے روضۂ اطہر پر حاضری کے دوران آپ کے حضور ہدیہ سلام پیش کرتا ہے تو آپ خود سنتے ہیں بدقسمتی یہ ہے کہ اس دورشر وفتن میں ان قدسی صفات بزرگوں کا نام لے کر بعض لوگ گمراہ کن نظریات پھیلاتے ہیں حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا ان حضرات سے کوئی تعلق نہیں ہے ان حضرات کا ان معاملات میں صحیح نظریہ وہی ہے جو المہند علی المفند میں موجود ہے اور بحمداللہ تعالیٰ ہم اسی کو صحیح دین سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ اسی پر استقامت نصیب فرمائے مؤلف کتاب کو خداوند تعالیٰ مسلک دیوبند کا دفاع کرنے کی مزید توفیق عطاء فرماوے اوران کی اس سعی وکاوش کو قبول فرمائے آمین۔

(تنبیہ الغافلین علی اقوال الخادعین ص3 ط: مدرسہ قاسم العلوم شہر سلطان)

عارف باللہ، تلمیذ رشید شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ فاضل دارالعلوم دیوبند،

محدث العصر حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب

شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور (المتوفی)

192) میرا عقیدہ حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں وہی ہے جو اکابر دیوبند کا رہا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

1) ہمارے اکابر دیوبند کے شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کی معروف کتاب فیوض الحرمین سے ان کا عقیدہ واضح ہے۔

2) ان کے بعد شیخ الحدیث اول روح دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی تصنیف آب حیات سے ان کا عقیدہ ظاہر ہے۔

3) مجدد مأتہ حاضرہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا عقیدہ ان کی کتاب زبدۃ المناسک سے واضح ہے یہ سب بزرگ آنحضرت ﷺ کی ایسی حیات کے قائل تھے جسے دنیوی برزخی کے الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جو کچھ کلمات خطاب وتوسل زبدۃ المناسک میں حضرت گنگوہیؒ نے تحریر فرمائے ہیں وہ شارح ہدایہ ابن ہمامؒ نے فتح القدیر میں لکھے ہیں ملاحظہ ہو فتح القدیر ج2 ص236۔

4) حضرت گنگوہیؒ کے بعد حیات النبی ﷺ کے بارے میں 1325ھ میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ خلیفہ حضرت گنگوہی وشیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور شارح ابوداؤد ومہاجر مدینہ منورہ نے المہند میں تحریر فرمایا ہے ملاحظہ فرمایئے المہند ص122 مطبوعہ کراچی المہند کے مندرجات کی صحت پر علماء حرمین بلکہ دنیا بھر کے اساطین امت کے دستخط اور اس کے مضامین کی تصدیقات وتقاریظ تحریر ہیں سب سے پہلے دستخط حضرت شیخ الہندؒ اسیر مالٹا کے ہیں پھر حضرت مولانا سید احمد حسنؒ تلمیذ حضرت نانوتویؒ کے ہیں اور حضرت مفتی عزیز الرحمنؒ مفتی دارالعلوم دیوبند۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت شاہ عبدالرحیم رائپوریؒ، حضرت مولانا مفتی کفایت

اللہؒ، حضرت مولانا حکیم محمد حسنؒ، برادر حضرت شیخ الہندؒ وغیرہم بلا دہند کی تصدیقات درج ہیں پھر علماء مکہ مکرمہ پھر علامہ مفتیان کرام مدینہ منورہ کی طویل تحریرات وتصدیقات ہیں اور علماء شام میں علامہ شامیؒ کی اولاد میں محمد ابوالخیر ابن عابدین کی تصدیق بھی ہے و دیگر علمائے شام جامعہ از ہر مصر اور دیگر مصری علماء کی بھی۔ ان کی فہرست ہر شخص المہند میں دیکھ سکتا ہے۔

5) ان حضرات کے بعد استاذ نا المحترم شیخ العرب والعجم حضرت مولانا السید حسین احمد مدنیؒ جنہوں نے دار العلوم دیوبند میں ایک ثلث صدی درس حدیث دیا اپنی کتاب نقش حیات میں یہ مضمون تحریر فرماتے ہیں علمائے دیوبند وفات ظاہری کے بعد انبیاء علیہم السلام کی حیات جسمانی اور بقاء علاقہ بین الروح والجسم کے مثبت ہیں اور بڑے زور شور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہوئے متعدد رسائل اس بارہ میں تصنیف فرما کر شائع کر چکے ہیں رسالہ آب حیات نہایت مبسوط رسالہ خاص اسی مسئلہ کے لئے لکھا گیا ہے نیز ہدیۃ الشیعہ، اجوبہ اربعین ودیگر رسائل مطبوعہ مصنفہ حضرت نانوتویؒ اس مضمون سے بھرے پڑے ہیں نقش حیات ج 1 ص 103 غرض اکابر دیوبند کا جو اہل السنت والجماعۃ حنفیؒ ہیں سب کا یہی عقیدہ چلا آ رہا ہے اور یہی میرا عقیدہ ہے۔

6) جناب شیخ محمد بن عبد الوہاب النجدی کے صاحبزادے جناب شیخ عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو اپنی قبر مبارک میں برزخی حیات حاصل ہے جو شہداء کی حیات سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ آپ شہداء سے افضل ہیں اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آپ سلام کرنے والے کا سلام سنتے ہیں رسالہ شیخ عبد اللہ ص 41

حضرت مولانا منظور صاحب نعمانی مدظلہم نے اپنے ایک مضمون میں اس رسالہ کے

اقتباسات دیئے ہیں پھر یہ مضمون دارالعلوم دیوبند کے پندرہ روزہ عربی رسالہ الداعی میں بالاقساط شائع ہوا ملاحظہ ہو رسالہ الداعی 25 جنوری 1978ء۔

بہرحال یہی مسلک ہے جس پر علمائے امت کا اتفاق چلا آرہا ہے۔ امام ابن تیمیہؒ علی الاطلاق سماع موتی کے قائل تھے اور انتقال یا دفن کے بعد میت کو تلقین کرنے سے بھی منع نہ کرتے تھے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ بخاری و مسلم میں یہ صحیح حدیث آئی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو لہذا میت کی تلقین سنت ہے کہ اور یہ بھی ثابت ہے کہ قبر میں تدفین کے بعد میت سے سوال ہوتا ہے اس کا امتحان ہوتا ہے اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ تلقین میت کو فائدہ پہنچاتی ہے کیونکہ میت آواز سنتا ہے جیسا کہ صحیح روایت بخاری میں آیا ہے کہ وہ بلاشبہ ان کے جوتوں کی چاپ (اپنی قبر میں سے) سنتا ہے اور فرمایا کہ جو کوئی آدمی کسی قبر کے پاس سے گزرتا ہے اور صاحب قبر کو سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قبر میں اس پر اس کی روح کو لوٹا دیتا ہے حتی کہ وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے فتاویٰ ابن تیمیہؒ ج 1 ص 289 لیکن امام ابن تیمیہؒ سماع موتی کے اس حد تک قائل ہیں جتنا حدیث شریف میں بتلایا گیا ہے مصنف تنبیہ الغافلین کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ توفیق عنایت فرمائی کہ انہوں نے اپنے اکابر کے مسلک کو اجاگر کیا اور اعتماد علی السلف کی افادیت اور اہمیت پر خاصہ زور لگایا جو اس نازک اور پرفتن دور میں نہایت ہی ضروری ہے اللہ تعالیٰ ان کے علم و عمل میں مزید برکت عطا فرمادے۔ (تنبیہ الغافلین علی اقوال الخادعین ص 3-9 ط: مدرسہ قاسم العلوم شہر سلطان)

یادگار اسلاف، ولی کامل، استاذ العلمائ، فاضل دارالعلوم دیوبند، تلمیذ رشید حضرت مدنیؒ،

حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ، ظفروال ضلع نارووال پنجاب (المتوفی)

193) انبیاء علیھم السلام اور نبی کریم ﷺ کے بارے میں جمہور امت کا عقیدہ یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبور مقدسہ میں حیات ہیں اور ان کے مقدس و مطہر ابدان بعینہا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مثل ہے بجز اس کے کہ وہ احکام شرعیہ کے مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضہ اقدس میں جو درود پڑھا جائے بلا واسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین، متکلمین اور اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے اور خصوصاً اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں جو اہل انصاف اور اہل بصیرت کیلئے کافی وشافی ہیں لہذا جس شخص کا عقیدہ جمہور امت کے عقیدہ کے خلاف ہو تو وہ اہل سنت والجماعت اور اکابر علماء دیوبند کے مسلک سے خارج ہے اور ایسے شخص کو اپنے اختیار سے امام مقرر کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ایسے عقیدہ کے حامل شخص کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور ایسے عقیدہ کے حامل شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنا عقیدہ جمہور امت کے عقیدے کے موافق کرے۔ (مجلہ قافلہ حق سرگودھا، ربیع الاول 1430ھ جلد نمبر 3 شمارہ نمبر 1)

فاضل دیوبند، استاد العلماء امیر جمعیت علماء آزاد کشمیر

حضرت مولانا محمد یوسف خان صاحبؒ پلندری (المتوفی)

194) آپ ﷺ اپنی قبر پاک میں زندہ ہیں اور قریب سے پڑھا جانے والا صلوٰۃ وسلام سماعت فرماتے ہیں۔ (سہ ماہی قافلہ حق جلد 2 شمارہ 3 ص 65 رجب 1429)

استاذ العلماء والمحدثین، رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان، فاضل دار العلوم دیوبند، شیخ الحدیث،

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم، مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی

195) انبیاءؑ اپنے جسموں کے ساتھ اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ یہ عقیدہ نہ صرف علماء دیوبند کا ہے بلکہ تمام امت کا ہے۔

(کشف الباری شرح صحیح بخاری، کتاب المغازی ص125 ط: مکتبہ فاروقیہ کراچی)

196الف) **حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبووالاعقیدہ'' عقیدہ حیاۃ النبیؐ'' (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔**

مماتی فتنہ سے متعلق جناب مولانا محمد حسن صاحب مدظلہ العالیٰ نے جو رسالہ ترتیب دیا ہے اس میں حضرات علماء دیوبند بھی اسی کے قائل ہیں، جو شخص حیات کی بجائے ممات کا عقیدہ رکھتا ہے اس کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں۔

(خوشبووالاعقیدہ ص21 ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

196ب) حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے (جنکا حوالہ اسی باب کے 26 پر گذرا) یہ نقل کیا جاتا ہے کہ وہ ممات کے قائل تھے اور ممات کو ترجیح دیتے تھے، یہ غلط ہے۔ اس کے غلط ہونے کے دو دلائل آپ کو بتاؤں گا۔ ایک دلیل یہ ہے کہ وہ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ مماتی نہیں تھے۔ حیاتی تھے۔ (جن کا حوالہ اسی باب کے 13'14 پر گذرا)۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب ہیں اور صرف شاگرد ہی نہیں ہیں بلکہ ان کے خلیفہ بھی ہیں اور سب جانتے

ہیں کہ حضرت مولانا سرفراز خان صاحب مماتی نہیں ہیں بلکہ حیاتی ہیں (جن کا حوالہ اسی باب کے 181-179 پر گذرا) تو جو حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ سے وابستہ ہیں ان کے مرید ہیں، ان کے خلیفہ بھی ہیں اگر مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک مماتی ہے تو پھر ان کے خلیفہ اور مرید نے حیاتی مسلک کیوں اختیار کیا ہے؟ ایک مرید کو اپنے مرشد کے ساتھ جتنا تعلق ہوتا ہے معلوم ہے آپ کو؟ اتنا شاگردی کا اپنے استاد کے ساتھ نہیں ہوتا۔ تو حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحب ان کے مرید بھی ہیں اور ان کے شاگرد بھی ہیں اور ان کے خلیفہ بھی ہیں اور وہ حیاتی ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ سے مماتیت کی نسبت درست نہیں۔ اس کے علاوہ حضرت مولانا عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو بہت بڑے عالم گزرے ہیں۔ وہ بھی حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کو حیاتی بتاتے ہیں، مماتی نہیں بتاتے، حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ مماتی نہیں تھے۔

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر صاحبؒ بھی ان کے شاگرد، مرید اور خلیفہ ہیں، وہ حیاتی ہیں تو پھر ان کے پیر کو بھی حیاتی ماننا پڑے گا، ان کو مماتی کیوں کہا جا رہا ہے؟ تیسری بات یہ ہے کہ حضرت مولانا عبداللہ بہلویؒ بہت بڑے عالم ہیں۔ (جن کا حوالہ اسی باب کے 148'149 پر گذرا) پیر طریقت بھی ہیں اور ان کا بہت بلند مقام ہے۔ ان کے ارشاداتِ عالیہ کی تشہیر حضرت مولانا سعید احمد جلالپوریؒ نے چار جلدوں میں شائع کی ہے۔ وہ تصوف کے نکات و امور پر مشتمل ہے۔ یہ بھی بہت بڑے بزرگ عالم ہیں اور وہ بھی مولانا حسین علیؒ کے شاگرد ہیں وہ حیاتی ہیں۔

(ماہنامہ القاسم نوشہرہ جلد12 شمارہ5-6 1429ھ/ستمبر اکتوبر2008ئ)

نشانی اسلاف، شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفیؒ

197) حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبووالاعقیدہ''عقیدہ حیاۃ النبیؐ'(مؤلفہ امام الصرف والنحوولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

میں حضرت مولانا محمد سلیم اللہ خان صاحب کی تحریر کی تصدیق اور تائید کرتا ہوں۔

(خوشبووالاعقیدہ ص42 ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

استاد العلماء، خلیفہ حضرت شمس الحق افغانیؒ

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچویؒ

فاضل دارالعلوم دیوبند، مہتمم نجم المدارس تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

198) آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور قبر کے قریب پڑھے جانے والا درودوسلام سماعت فرماتے ہیں اور جواب سے بھی سرفراز فرمارہے ہیں۔

(حجاج کرام کو تربیت کے وقت جاری کی جانے والی ہدایات ص21)

199) آپ ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں اور قریب سے صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔

(نجم الفتاویٰ، کتاب العقائد ج2 ص14 ط: نجم المدارس کلاچی)

200) حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرامؑ کے بارے میں حضرات علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہٖ محفوظ ہیں۔روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کے سلام کو آپ ﷺ خود سماعت فرماتے ہیں اہلسنت والجماعت اور اکابر دیوبند کے رسائل میں اس کی تصریح موجود ہے۔

(ڈیرہ اسماعیل خان کے جید علماء کرام وخطباء عظام ومفتیان شرع دینِ متین کی طرف سے شائع ہونے والا اشتہار المسمیٰ :اظہار حقیقت مطبوعہ 1990)

نوٹ:۔اس کی کاپی مؤلف کے پاس محفوظ ہے۔

استاد العلماء، سینیٹر جمعیت علماء اسلام

حضرت مولانا قاضی عبداللطیف کلاچویؒ

فاضل دارالعلوم دیوبند، نائب مہتمم نجم المدارس تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

(المتوفی 2011ئ)

201) حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرامؑ کے بارے میں حضرات علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہٖ محفوظ ہیں۔روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کے سلام کو آپ ﷺ خود سماعت فرماتے ہیں اہلسنت والجماعت اور اکابر دیوبند کے رسائل میں اس کی تصریح موجود ہے۔

(ڈیرہ اسماعیل خان کے جید علماء کرام وخطباء عظام ومفتیان شرع دین متین کی طرف سے شائع ہونے والا اشتہار المسمیٰ :اظہار حقیقت مطبوعہ 1990)

نوٹ:۔اس کی کاپی مؤلف کے پاس محفوظ ہے۔

تلمیذ رشید شیخ العرب والعجم حضرت مدنیؒ، فاضل دارالعلوم دیوبند، مہتمم دارالعلوم مدینہ ڈسکہ سیالکوٹ، شیخ الحدیث، استاذ العلماء

حضرت مولانا فیروز خان ثاقبؒ

202) حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبو والاعقیدہ''عقیدہ حیاۃ النبیؐ'(مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی کلمات ارشاد فرماتے ہیں۔

جوکہ آج کل شدید علالت میں ہیں اللہ تعالیٰ ان کو صحت یابی دے ان سے جب ہم نے کتاب کے حوالے سے بات کی تو انہوں نے بڑی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے تلمیذ رشید حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب کو فرمایا کہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کی کتاب ''خوشبو والاعقیدہ' اس پر میرا عقیدہ لکھوادو۔حضرت نے فرمایا کہ جو عقیدہ ہمارے اکابر دیوبند کا ہے نبی کریم ﷺ کی حیات کے بارے میں' میں بھی اسی عقیدہ پر متفق ہوں اب اگر کوئی حیات کی بجائے ممات کا عقیدہ رکھے اس کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں ہے اور جتنے بھی اکابرین نے اس کتاب پر تقریظات لکھیں ہیں میں ان تمام کی رائے کے ساتھ متفق ہوں۔اس دعا کے ساتھ کہ اللہ رب العزت اس کتاب کو شہرت سے نوازے اور لوگوں کے عقائد باطلہ کی تردید کا سبب بنے۔آمین

(خوشبو والاعقیدہ ص41 ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

رئیس المحققین، وکیل صحابہؓ واہل بیتؓ، فخر المصنفین،

حضرت مولانا محمد نافعؒ

فاضل دارالعلوم دیوبند

203) حیات الانبیاءؑ پر لکھی جانی والی مایہ ناز کتاب تسکین الاذکیاء فی حیات الانبیاء پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مسئلہ ھذا (نبیؑ کی قبر میں زندگی اور قریب سے سماع) پر بڑا عمدہ مواد ہے۔

(تسکین الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاءؑ ص27 ط: اتحاد اھلسنت والجماعت سرگودھا)

مرکزی راہنما تنظیم اھل السنت والجماعت، محافظ ناموس صحابہؓ، مؤلف حیات الاموات،

حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری صاحبؒ (المتوفی)

204) الحمدللہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اقدس میں حیات مبارکہ باجماع امت ثابت ہے۔ اور اس میں عموماً کسی قابل ذکر شخصیت کا اختلاف منقول ومعلوم نہیں۔ (حیات الاموات خصوصاً حیات النبیؐ سیدالکائنات ص126 ط: کتب خانہ مجیدیہ)

امام الصوفیائؒ، خلیفہ اجل، حضرت تھانویؒ، استاد دارالعلوم دیوبند وبانی جامعہ اشرفیہ لاہور، پیر طریقت حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ

(المتوفی 1380ھ/1961ئ)

205) حوالہ نمبر 72 پر حضرت کے تصدیقی دستخط موجود ہیں۔ وہاں ملاحظہ کرلیں۔

شیخ الحدیث، استاذ العلماء، فاضل دارالعلوم دیوبند،

حضرت مولانا مفتی محمد ولی حسن ٹونکی صاحبؒ

شیخ الحدیث جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی (المتوفی)

206) حوالہ نمبر 119 پر حضرت کے تصدیقی دستخط موجود ہیں۔

فقیہ العصر، مؤلف ھدایۃ الحیران ودیگر کتب نافعہ، پاسبان عقائد اہل السنت والجماعت، پیر طریقت حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی صاحبؒ، بانی جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا (المتوفی 1421ھ/ 2001ئ)

207) جاننا چاہیے کہ سواد اعظم اہلسنت والجماعت کا سلف اور خلف سے یہ عقیدہ چلا آرہا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اس دنیا سے انتقال فرمانے کے بعد عالم برزخ میں جو حیات حاصل ہے وہ اسی دنیاوی جسد اطہر کے ساتھ ہے جو دنیا میں آپ کو حاصل تھی اور جس کو روضہ منورہ میں دفن کیا گیا تھا۔

عالم برزخ میں حضور ﷺ کی ایسی حیات کا جو باعتبار تعلق بالبدن حیات جسمانی ہے آج تک سلف خلف سے کسی نے انکار نہیں کیا۔ (حیات انبیاء کرامؑ ص 80 ط: مکتبہ اشرفیہ لاہور)

208) حضرات انبیاء کرامؑ کی انکی قبروں میں زندگی متفق علیہ عقیدہ کی حیثیت سے ایک طے شدہ حقیقت ہے۔ اکابر اہلسنت میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں ملتا (بلکہ تا قیامت نہیں ملے گا ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا از مؤلف) جسے انبیاء کرامؑ خصوصاً حضرت محمد ﷺ کی حیات فی القبر کا انکار کیا ہو۔ اور قبر مبارک میں آپ ﷺ کی روح مبارک کے جسد اطہر سے اتصال و تعلق کی نفی کی ہو۔ بلکہ اس عقیدہ پر اجماع ہے کہ قبر میں روح مبارک کا جسد اطہر سے ایسا تعلق اور اتصال ثابت ہے جس سے جسم مبارک میں حیات اور سماع کی قوت حاصل ہے۔ اور قبر مبارک کے

قریب سے سلام کہنے والوں کا سلام آپ ﷺ بنفس بنفیس خود سماعت فرما لیتے ہیں۔

(حیات انبیاء کرام ﷺ ص113 ط: مکتبہ اشرفیہ لاہور)

استاد العلمائ، شیخ الحدیث والتفسیر، ابن خاتم المحدثین حضرت مولانا انور شاہؒ،

حضرت مولانا سید انظر شاہ کشمیری صاحبؒ

شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند وقف، انڈیا (المتوفی)

209) یہ اگست 2005ء کی بات ہے......دھیرے دھیرے گرمیوں کی رت اپنا جو بن کھو رہی تھی......منکرین حیات النبی ﷺ اپنے آپ کو خالص دیوبندی ثابت کرنے کیلئے سرتوڑ کوششیں کر رہے تھے......وہ جب عوام کے سامنے جا کر اپنے دیوبندی ہونے کا دعویٰ کرتے تو انہیں منہ کی کھانی پڑتی......کیونکہ علماء حق عوام کو پہلے سے ہی خبردار کر چکے تھے......بالآخران کی شب و روز کی کوشش رنگ لائی اور ایک منصوبہ تیار ہو گیا......جس کے تحت انہیں اپنے آپ کو دیوبندی ثابت کرنا تھا۔

ہند کے آسمان حکمت کے چاند......حضرت مولانا انظر شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند (وقف) وفرزندار جمند حضرت علامہ انور شاہ کشمیری نور اللہ مرقدہ پر انہوں نے اپنی میلی نظریں گاڑ دیں......مکاری سے تاریخ لی......قیام کے دن طے ہوئے...... پروگرام کا شیڈول ایسا طے کیا کہ کہیں اور جا ہی نہ سکیں......انہیں بتایا گیا کہ ہمارے ہاں کچھ شرپسند عناصر (اہلسنت والجماعت حنفی دیوبندی) ایسے ہیں جو ہمارے پاس آپ کی آمد کی راہ میں رکاوٹ بن سکتے ہیں......لہٰذا آپ ابھی اس معاملہ کو مخفی رکھیں......انہوں نے حامی بھر لی اور پکا وعدہ کر لیا کہ وہ عین وقت پر ضرور پاکستان پہنچ

جائیں گے۔

تصویر کا پہلا رخ

اب ان کی آمد قریب قریب سے تر ہوتی چلی جارہی تھی......منکرین حیات النبی ﷺ فی القبر اپنی اس کامیابی پر بے حد خوش تھے......ان کے دل بلیوں اچھل رہے تھے......ان کے جسم میں خوشی کی لہر اٹھتی اور حلق تک آ کر ختم ہوجاتی......کبھی کبھی وہ تنہائی میں خوشی سے (زیادہ نہیں) ایک دوانگڑالیاں بھی لے لیتے......چٹکیاں بجاتے...... گنگناتے......بغلیں بجاتے......آخر کیوں نہ ہو......ایک دیوبندی......دیوبند کی ایک نابغہ روزگار ہستی کے صاحبزادے......دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث کو......ان کی تنظیم بظاہر اپنے دام فریب میں الجھا چکی تھی...... چونکہ وعدہ کر چکے تھے......اس لئے انہیں اپنی فتح سامنے نظر آرہی تھی......انہیں خوابوں میں کبھی کبھی (احمقوں کی جنت کے) سرسبز وشاداب باغات بھی دکھائی دیتے تھے......ان کو وہ دن نظر آرہا تھا جب وہ ایک شخص......جس کے دیوبندی ہونے کا انکار کسی صورت میں بھی نہیں کیا جاسکتا......وہ ان کے سٹیج پر آئے گا......وہ کہہ سکیں گے کہ ہم بھی دیوبندی ہیں......دیکھونا! ایک دیوبندی، دیوبند سے چل کر ہمارے پاس آیا ہے......وارے نیارے ہوجائیں گے۔

تصویر کا دوسرا رخ

یہ لوگ ایک چال چل رہے تھے دوسری طرف اللہ تعالیٰ بھی تدبیر فرمارہے تھے اور اللہ تعالیٰ بہترین تدبیر کرنے والے ہیں...... **"ومکروا مکرھم وعنداللّٰہ مکرھم وان کان مکرھم لتزول منہ الجبال"**......وہ اپنا مکر کر رہے تھے اور ان کا مکر اللہ کے پاس تھا اگرچہ ان کا مکر ایسا تھا کہ پہاڑوں کو ختم کردے"۔

جلسوں کی تیاریاں عروج پر تھیں......اشتہار‘ پوسٹر اور بینرز بڑے زور وشور سے لگائے جارہے تھے......آن کی آن میں پورے ملک میں یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث مماتیوں کے جلسہ میں آرہے ہیں......مقتدر دینی حلقوں میں اس خبر سے پریشانی کا پیدا ہونا یقینی امر تھا۔

مسلکی حمیت سے معمور......خدام اہلسنت نے حضرت صاحبزادہ کشمیریؒ کے پاس فون کرنے شروع کردیے......لاکھ ان سے درخواستیں اور منتیں کی گئیں مگر وہ تو وعدہ کرکے پھنس چکے تھے......حالات کی سنگینی ان کے گوش گزار کی گئی تو انہوں نے حامی بھرلی اور فرمایا کہ آپ بےفکر رہیں۔

پاکستان میں حضرت کے ورود مسعود کا وقت آن پہنچا......منکرینِ حیات النبی ﷺ اپنے گھروں میں رنگ رلیاں منارہے تھے......ان کی محفل میں حضرت کی آمد پر خوشی کے شادیانے بجائے جارہے تھے......تقدیر......شامیانوں کے جھروکوں سے جھانک تانک کرتی قہقہے لگا رہی تھی......آفتاب ولایت (حضرت علامہ کشمیریؒ) کی روپہلی کرن ارضِ پاک کے مختلف گوشوں پرنور برساتی......جیسے ہی کوئے یار میں پہنچی ......تو کسی کی مستی یاد آئی......میخانہ مدنیؒ کا پاک طینت رند......جس کے دُردِ جام پر ہزاروں جامِ عرفان لٹائے جاتے ہیں ......امام اہلسنت کے شہر گوجرانوالہ کے ......جامعہ صدیقیہؓ میں......آخری نشست کے لئے حضرت اپنی نشست گاہ پر جلوہ افروز ہوئے......لوگوں کا سخت اژدہام تھا......حیات فی القبر کے قائل اور منکر سب ہی جمع تھے......سب کی نظریں اسی شخصیت پر مرکوز تھیں......لوگ ان کی لب کشائی کے منتظر تھے......منکرین حیات فی القبر کے دلوں میں خوشی‘ فرحت اورانبساط

گدگدیاں کررہے تھے' ادھر دیوبندی حضرات بھی دل تھام کے بیٹھے تھے ......غم اورحسرت کے ملے جلے جذبات ان کی پیشانیوں سے صاف صاف پڑھے جاسکتے تھے......آنکھوں میں اتری دکھ کی لالی کربِ باطن کی غمازی کررہی تھی......حضرت کا بیان شروع ہوا......محفل میں سناٹا چھایاہواتھا......جلسہ گاہ "**کان علی رؤسھم الطیور**" کا منظر پیش کرہی تھی......دیوبندی حضرات......افسردہ دل اور بھری چشم سے یہ سارامنظر دیکھ رہے تھے' ادھراکابر بارگاہِ خداوندی میں دست بدعا تھے......عین اسی وقت اللہ تعالیٰ نے تدبیر فرمائی......"**بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغه فاذاھو زاھق**" "بلکہ ہم حق کو باطل پردے مارتے ہیں تو وہ اس کا بھیجا نکال دیتا ہے پس اچانک ہوجاتا ہے وہ مٹنے والا"......اللہ نے حق کو اٹھایا اور باطل پردے مارااوراس کا بھرکس نکال دیا......وہ کچھ ہواجس کی انہیں ہرگز امید نہ تھی......اچانک مولانا نے بیان کرتے ہوئے انداز بدلا......مماتیوں کی دھلائی کردی......"عقیدہ حیات فی القبر اورقبروبرزخ" کی اصل حقیقت چندالفاظ میں صاف شفاف کرکے پیش کردی......دیوبندی اورمماتی سب ایک دوسرے کوحیرت سے تکتے جارہے تھے......

مماتیوں پر سکتہ کاعالم طاری تھا......ان کواپنے کانوں پریقین نہیں آرہاتھا......کاٹوتوبدن میں لہونہیں......ان کے چہرے پرایک رنگ گزرتااوردوسراآجاتا......دل اچھل کرحلق کوآرہے تھے......بدن پرلرزہ طاری تھا......زبانیں لڑکھڑارہی تھیں......

؎ لوآپ اپنے دام میں صیادآگیا

ممکن تھا کہ اس موقع پران کاخون کھول اٹھتا......مگروہ توپہلے ہی سوکھ چکاتھا......وہ

سوچنے کی قوت سے محروم ہو چکے تھے......وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے مولانا کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے۔

چھا گیا ہوگا دھواں گھوم گئی ہوگی زمین رنگ کئی کئی روز چہروں پہ آیا ہوگا

غم وغصہ کی ملی جلی عجیب سی کیفیت نے محفل میں ہلچل سی پیدا کر دی تھی ...... محفل......جلسہ کم رفیقوں اور رقیبوں کی مجلس زیادہ لگتی تھی...... جہاں ہر وقت تصادم کا خطرہ لگا رہتا ہے...... بیان ختم ہوا مجلس برخاست ہوئی......لوگوں نے حضرت سے مصافحہ کرنے کے لئے دھاوا بول دیا......دیوبندی حضرات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا......ابھی وہ مصافحہ کر کے مڑے ہی تھے کہ ان کی آنکھوں نے ایک عجیب منظر دیکھا مماتیوں نے حاضرین جلسہ کو گھیرے میں لے رکھا تھا......وہ ہر ایک سے حضرت کے بیان کی کیسٹیں چھین چھین کے توڑ رہے تھے ...... ہر طرف کیسٹوں کے ٹوٹنے کی آوازیں تھیں...... یہ کاروائی اتنی اچانک اور آناً فاناً کی گئی کہ مجمع کو سنبھلنے اور مزاحمت کرنے کا موقع نہ مل سکا......نتیجۃً بہت سے افراد اپنی ذاتی ریکارڈنگ سے ہاتھ دھو بیٹھے......مماتیوں کو جب یقین ہو گیا کہ اب ساری کیسٹیں ناپید ہو چکی ہیں تو ان کی جان میں جان آئی......اس کے بعد لوگوں کو چھوڑ دیا گیا۔

لیکن ہائے پتھریوں کا نصیب

ایک شخص نے ذاتی ریکاڈنگ والی کیسٹ جیب میں ڈال لی اور خالی کیسٹ ٹیپ ریکارڈ میں ڈال دی ....لہذا ٹیپ کے اندر والی کیسٹ ٹوٹ گئی اور دوسری [illegible]ط رہی۔ مماتیوں نے بیان کی اصل کیسٹ سے ریکاڈنگ میں حیات فی القبر والا حصہ کاٹ کر کیسٹ ریلیز کر دی.......مارکیٹ میں کیسٹ پہنچنے پر اسے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا....

توقع کے عین مطابق اس میں حیات فی القبر والا حصہ غائب تھا............ پھر ماشاء اللہ مماتیوں کی اس حرکت پر عوام میں کافی عزت ہوئی............ اور وہ کیسٹ جوان کے ہاتھوں سے ٹوٹ رہی تھی اس سے ریکاڈنگ کر کے حیات فی القبر والا حصہ کیسٹ میں شامل کر دیا تھا....... آج بھی جب یہ واقعہ یاد آتا ہے......... تو بے اختیار یہ آیت زبان پر جاری ہو جاتی ہے۔

'ومکروا ومکر اللّٰہ واللّٰہ خیر الماکرین"

ے وہ اور ہوں گے جو چاکِ داماں کی دھجیوں سے رہے الجھتے

میں راز ایسے کروں گا افشاں جو چاک سارے حجاب کر دے

حضرت کی تقریر حیات فی القبر والے حصہ کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:۔

حدیث معراج میں ہے .... حدیث معراج حضرت ثابت بنانیؒ کے حوالے سے پہنچی ہے .... اور حضرت ثابت بنانی حضرت انسؓ کے براہ راست شاگرد تھے ..... وہ تمنا فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عالم قبر میں نماز (پڑھنے) کی اجازت دیدے...... یادرکھنا! قبر محض ایک گڑھا ہی نہیں...... بلکہ وہ ایک مستقل عالم ہے (جس کو) عالم برزخ (بھی کہتے ہیں)...... اور قبر اس عالم برزخ کا دروازہ ہے .... صرف گڑھے کا نام نہیں....... عالم برزخ میں (اگر صاحب قبر چاہے تو) تمام اعمال جاری رہیں گے ..... کون پاگل کہتا ہے کہ اعمال معطل ہو جائیں گے ....؟ حضرت انبیاءؑ (اپنی اپنی قبروں میں) اذان دیتے ہیں .... نماز بھی پڑھتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کے صحابیؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک قبر سے گزرا تو میں نے سورۃ الملک پڑھتے سنا .... معلوم ہوا کہ قبر میں تمام اعمال (بندہ کے اختیار

سے) جاری رہتے ہیں...... معطل نہیں ہوتے .... (پھر حضرت نے سٹیج پر موجود مماتی مولوی کو مخاطب کر کے فرمایا) ہاں .... مولوی نصر اللہ .... یہاں تم (اعمال شرعیہ نماز، روزہ وغیرہ کے) پابند ہو........... وہاں پابند نہیں ہوگے ...... بلکہ اختیار ہوگا....... (چاہو تو جاری رکھو چاہو تو چھوڑو) جیسے طالب علم سالانہ امتحان سے قبل زیادہ دیر تک محنت کرتا ہے (مدرسہ کے اوقات کے علاوہ) گھر جا کر بھی کتاب کا مطالعہ کرتا رہتا ہے یہ اُس کے ذوق پر مبنی ہے ...... (مدرسہ کی طرف وہ اس کا پابند نہیں..... اس طرح قبر میں بھی اعمال کا پابند نہیں ہوگا بلکہ اپنے اختیار سے اس کو جاری رکھ سکے گا)

تو یہ روایت حضرت ثابتؒ کے ذریعے پہنچی اور بڑی مضبوط روایت ہے ...... وہ تمنا فرماتے کہ .... اللہ تعالیٰ ہمیں قبر میں نماز پڑھنے کی اجازت عطا فرمائے .... حضرت کی وفات کے بعد کفن اور دفن سے فراغت کے بعد.......... کس کا پاؤں لگنے سے ایک اینٹ قبر میں گر گئی....... دیکھا کہ حضرت تو قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں ...... قبر کے اندر حیات اور اعمال کی اجازت میں شبہ کیوں؟...... حالانکہ حدیث معراج میں ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا 'رایت موسیٰ قائما یصلی فی قبرہ'"" معراج کی رات میں نے موسیٰؑ کو دیکھا............ کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں "

(تلخیص از بیان حضرت مولانا علامہ انظر شاہ کشمیریؒ بمقام جامعہ صدیقیہؒ گوجرانوالہ 28 اگست 2005ء ماہنامہ الخیر ملتان ص 80'377/44 جولائی 2008ئ)

نوٹ:۔ یاد رہے کہ یہ بیان حضرت نے مماتیوں کے مدرسہ دار العلوم صدیقیہؒ

گوجرانوالہ میں فرمایا 27 اگست 2005ء کو جس میں ان کے علماء سٹیج پر موجود تھے۔ یہ کیسٹ آپ مماتیوں سے طلب فرمائیں گویا یہ اُن کے گھر کا بیان ہے وہ عموماً نہ دیں گے، بلکہ کبھی نہ دیں گے۔ جبکہ مؤلف کے پاس یہ کیسٹ موجود ہے۔

استاذ العلمائ، شیخ الحدیث والتفسیر، مفسر قرآن، فاضل دار العلوم دیوبند،

حضرت مولانا صوفی عبد الحمید صاحب سواتیؒ

بانی و مہتمم جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ (المتوفی 1429ھ/ 2008ئ)

210) ان النبی حی فی قبرہ کہ اللہ کا نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں۔ یہ زندگی محض روحانی زندگی نہیں کیونکہ روح تو ابوجہل کی بھی زندہ ہے بلکہ نبی کی زندگی کمال درجے کی زندگی ہے اس برزخی زندگی کے متعلق سلف کے دو مسلک ہیں۔

اگر آپ ﷺ کی روح مبارک علیین میں ہے تو اسکا تعلق قبر کے ساتھ بھی ہے (اور دوسرا مسلک کہ روح مبارک جسم میں ہے جیسے حضرت نانوتویؒ کی رائے ہے بہرحال ان دو مسلکوں میں یہ بات کہیں نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی قبر میں زندہ نہیں یا قبر کے قریب سلام نہیں سنتے از مؤلف) اسی لئے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ **من صلی علی عندقبری سمعتہ ومن صلی علی نائیاابلغتہ** یعنی جو شخص میری قبر پر آ کر درود پڑھے گا تو میں اس کو سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھے گا وہ مجھ تک پہنچایا جائے گا حیات النبی ﷺ کے مخالف علماء اس حدیث کو ضعیف بتاتے ہیں حالانکہ یہ حدیث سات سندوں سے آئی ہے۔ جن میں بعض ضعیف بھی آئیں ان میں مروان سدی صغیر (**والصحیح محمدبن مروان**) ضعیف راوی ہے۔ مگر امام ابن قیمؒ نے ابن الشیخ (**والصحیح ابو الشیخ**) کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ

بالکل صحیح ہے اور اسکی سند میں کوئی راوی ضعیف نہیں ہے۔ یہ حدیث امام بیہقی ؒ نے شعب الایمان میں بھی نقل کی ہے۔ امام بیہقی ؒ نے حیات انبیاء کے نام سے ایک مستقل کتاب بھی لکھی ہے۔ معراج کے واقعہ والی روایت بھی حیات النبی ﷺ کی تصدیق کرتی ہے۔

(معالم العرفان فی دروس القرآن ج15 ص342-341، ط: مکتبہ دروس القرآن گوجرانوالہ)

شارح ابی داؤد، صدر المدرسین مظاہر علوم سہارنپور انڈیا، تلمیذ رشید مولانا زکریاؒ،

حضرت مولانا محمد عاقل صاحب مدظلہم

211) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال مامن احدیسلم علیّ الاردّاللّٰہ علیّ روحی حتی اردّعلیہ السلام۔ جوشخص مجھ پر سلام پڑھتا ہے۔ (قبر شریف پر حاضر ہوکر، کمایشیر الیہ ترجمۃ الباب) تو اللہ تعالیٰ شانہ مجھ پر میری روح کو لوٹاتے ہیں حتی کہ میں اس کے سلام کا جواب خود بنفس نفیس دیتا ہوں کتنی بڑی خوش قسمتی وسعادت ہے کہ آنحضرت ﷺ پڑھنے والے کا سلام سنتے ہیں اور پھر اس کا جواب دیتے ہیں (گویا ایک لحاظ سے ہم کلامی ہوئی) اگر یہ نعمت ساری دنیا خرچ کر کے بھی حاصل ہوتو آپ ﷺ کے امتی کے حق میں ارزاں ہے۔

علامہ خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء للقاضی عیاض (ج3 ص500) میں تحریر فرماتے ہیں حدیث کا مطلب بلاتکلف جو ذہن میں آتا ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام اپن اپنی قبور میں زندہ ہیں اور ان کی حیات شہداء کی حیات سے زیادہ قوی ہے، یہ حضرات قبور میں آرام فرمارہے ہیں بمنزلۂ نائمین کے ہیں اور ظاہر ہے کہ نائم متکلم کا سلام وکلام بیدار ہونے کے بعد ہی سنتا ہے اسی طرح

آنحضرت ﷺ مسلّم کا سلام سننے کے بعد متیقظ اور بیدار ہوتے ہیں اور اس کے سلام کو جواب دیتے ہیں 1ھ تو گویا رڈروح کنایہ ہے تیقظ و بیداری سے۔ اور اسی نوع کا ایک جواب وہ ہے جس کو حضرت سہارنپوریؒ نے بذل المجہود میں نقل فرمایا ہے کہ رڈروح سے مراد یہ ہے کہ حضوراقدس ﷺ عالم برزخ میں آپ ﷺ کی روحِ انور تجلیاتِ ربانیہ ومعارف الٰہیہ کی طرف متوجہ رہتی ہے جب کوئی امتی آپ ﷺ پر سلام پڑھتا ہے۔ تو حق تعالیٰ شانہ آپ کی روح مبارک کو اس مصلّی کی طرف متوجہ فرمادیتے ہیں تا کہ آپ ﷺ اس کے سلام کا جواب دیں۔ 1ھ میں کہتا ہوں علامہ سیوطیؒ نے بھی اخیر میں اسی توجیہ کو زیادہ پسند فرمایا ہے کہ (**کمافی رسالہ انباء الاذکیاء** ص 151 ج 2) جس کا حاصل یہ ہے کہ ردروح سے مراد **افاقه عن الاستغراق والمشاهده** ہے۔ ان کی پہلی توجیہ جو ہمارے یہاں شروع میں نقل ہو چکی ہے وہ **من حیث العربیه والقواعدالنحویه** ہے اور یہ توجیہہ روحانی اور معنوی ہے۔ **لاتجعلوا بیوتکم قبوراً** حدیث کا یہ ٹکڑا کتاب الصلوٰۃ میں باب **صلوٰۃ الرجل التطوع فی بیته** میں گذر چکا' **ولاتجعلوا قبری عیداً** میری قبر کو مظہر عید جائے سرور اور جشن منانے کی جگہ نہ بناؤ' وہاں زینت وسرور کے ساتھ آکر جمع مت ہو قبر تو عبرت کی چیز ہے اور بعض نے اس کا مطلب یہ لیا ہے کہ میری قبر کی زیارت جلدی جلدی اور بکثرت کیا کرو یہ نہیں کہ عید کی طرح کبھی آگئے جیسے عید سال میں ایک مرتبہ آتی ہے (خصوصاً وہ حضرات جو مدینہ کے قرب وجوار کے رہنے والے ہیں) اور کہا گیا ہے کہ عید بمعنی اعتیاد (کسی کام کی عادت بنالینا) یعنی میری قبر پر بار بار آنے کے عادی مت بنو اس لئے کہ اس میں سوء ادب کا اندیشہ

ہے۔(الدّرّ المنضود علی سنن ابی داؤد ج3 باب زیارۃ القبور ص330-327 ط: مکتبۃ الشیخ کراچی)

فضیلۃ الشیخ، الجامع بین المعقول والمنقول، شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ

حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

212) تمام انبیاء کرامؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور قبر کے قریب سے سنتے ہیں۔ اور انبیاء کرامؑ کے سماع میں کسی کو اختلاف نہیں اور اس بارے میں صحیح روایات موجود ہیں۔ (تبیان الاحادیث تقریر مشکوٰۃ شریف ص337 باب اثبات عذاب القبر)

استاد الحدیث، تلمیذ رشید حضرت مدنیؒ، فاضل دارالعلوم دیوبند واستاذ الحدیث جامعہ نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا امیر عباس صاحبؒ (المتوفی)

213) حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرامؑ کے بارے میں حضرات علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہٖ محفوظ ہیں۔روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کے سلام کو آپ ﷺ خود سماعت فرماتے ہیں اہلسنت والجماعت اور اکابر دیوبند کے رسائل میں اس کی تصریح موجود ہے۔

(ڈیرہ اسماعیل خان کے جید علماء کرام وخطباء عظام ومفتیان شرع دین متین کی طرف سے شائع ہونے والا اشتہار المسمیٰ: اظہار حقیقت مطبوعہ 1990)

نوٹ:۔اس کی کاپی مؤلف کے پاس محفوظ ہے۔

استاد الحدیث، عالم لاثانی، تلمیذ رشید حضرت مدنیؒ و کشمیریؒ،

حضرت مولانا سراج الدین صاحبؒ

فاضل دار العلوم دیو بند مہتمم و استاذ الحدیث جامعہ نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان

(المتوفی 1420ھ / 1999ئ)

214) حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرامؑ کے بارے میں حضرات علماء دیو بند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہٖ محفوظ ہیں۔روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کے سلام کو آپ ﷺ خود سماعت فرماتے ہیں اہلسنت والجماعت اور اکابر دیو بند کے رسائل میں اس کی تصریح موجود ہے۔

(ڈیرہ اسماعیل خان کے جید علماء کرام و خطباء عظام و مفتیان شرع دین متین کی طرف سے شائع ہونے والا اشتہار المسمیٰ : اظہار حقیقت مطبوعہ 1990)

نوٹ :۔اس کی کاپی مؤلف کے پاس محفوظ ہے۔

مفتی دار العلوم دیو بند، مرتب فتاوی دار العلوم دیو بند، استاد دار العلوم دیو بند

حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحبؒ (المتوفی 2010ئ)

215) اہل السنۃ والجماعۃ کا قرآن و حدیث کی روشنی میں اجماعی عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح دیگر تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام قبروں میں

اجسادِ عنصریہ کے ساتھ حیات ہیں۔اور یہ حیات برزخی حیات دنیوی سے کم نہیں ہے۔ اور تلذذ اً نماز و دیگر عبادات میں مشغول ہیں۔یہ حیات برزخی اگرچہ ہم کو محسوس نہیں ہوتی۔لیکن بلا شبہ یہ حیات حسی اور جسمانی ہے اس لیے کہ روحانی اور معنوی حیات تو عامہ مئومنین بلکہ ارواح کفار کو بھی حاصل ہے۔امت کا یہ اجماعی عقیدہ اصولِ شریعت کتاب وسنت اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔(خیر الفتاویٰ ج 1 کتاب العقائد ص 95 ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

نائب مفتی دار العلوم دیوبند، استاد دار العلوم دیوبند

حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمن صاحب

216) حضرت نے حوالہ نمبر 215 کی لفظ بہ لفظ تائید فرمائی ہے۔

(خیر الفتاویٰ ج 1 کتاب العقائد ص 95 ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

شیخ الحدیث و مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی

حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب

217) حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبووالا عقیدہ''عقیدہ حیاۃ النبیؐ'' (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

میں حضرت مولانا محمد سلیم اللہ خان صاحب کی تحریر کی تصدیق اور تائید کرتا ہوں۔

(خوشبووالا عقیدہ ص 29 ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

شیخ الاسلام، فقیہ العصر، جامع شریعت وطریقت، مفسر قرآن، شارح بخاری، مسلم،

ترمذی، عمدۃ المصنفین، چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت پاکستان، شیخ الحدیث،

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نائب صدر دارالعلوم کراچی

218) ان الاصل فی هذه المسئله قول اللّٰه تبارک وتعالٰی: ولاتقولوا الخ ولماثبت الحیاة للشهداء ثبت للانبیاء علیہم السلام بدلالة النص لان مرتبة الانبیاء اعلیٰ من مرتبة الشهداء بلاریب...وقدوردفی هذا الباب حدیث صریح...عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون ... وبالجملة فان هذه الاحادیث مع حدیث الباب (مررت علی موسٰی علیہ السلام الخ ...)علی کون الانبیاء احیاء بعدوفاتهم وهومن عقائدجمهوراهل السنة والجماعة...وانماالمقصودحیاتهم بمعنی ان لارواحهم تعلقا قویاباجسادهم الشریفة المدفونة فی القبورولهذاالتعلق القوی حدثت لاجسادهم خصائص کثیرة من خصائص الاجسادمثل سماع السلام ورده...

(تکملہ فتح الملہم ج5 ص28-30 ط: دارالعلوم کراچی)

ترجمہ:۔ اس مسئلہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ولاتقولوا الخ بنیاد ہے۔ جب شہداء کے لئے حیات ثابت ہوئی تو دلالت النص سے انبیاءؑ کے لئے بھی ثابت ہوگئی کیونکہ ان کا مرتبہ بلاشبہ شہداء سے برتر وبالا ہے......اس باب میں واضح حدیث بھی ہے...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: انبیاء کرامؑ اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں...... بالجملہ یہ تمام احادیث بشمول حدیث باب کے

(کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر گذر ہوا تھا) بتاتی ہیں کہ حضرات انبیاء کرامؑ وفات کے بعد زندہ ہیں اور یہ جمہور اھل السنت والجماعت کے عقائد میں سے ہے' اور مقصود یہ ہے کہ انکی زندگی بایں معنی ہے کہ انکی ارواح کا ان کے قبروں میں مدفون بدنوں کے ساتھ مضبوط تعلق ہے اور اسی مضبوط تعلق کیوجہ سے انکے اجسام میں جسم والی کئی خصوصیات پیدا ہوگئیں ہیں جیسے سلام کا سننا اور اسکا جواب دینا۔

219) جو شخص دعا میں توسل کو جائز سمجھتا ہو' یا انبیاء اور صلحاء کی باقی ماندہ نشانیوں کو باعث برکت جانتا ہو' یا روضۂ اطہر کی زیارت کو باعث ثواب عظیم سمجھ کر اس کے لئے سفر کرتا ہو' یا انبیاء علیہم السلام کے لئے قبروں میں ایسی حیات برزخی پر ایمان جو دوسروں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ بڑھی ہوئی ہے تو ایسا شخص کسی گناہ کا بھی مرتکب نہیں چہ جائیکہ وہ شرک یا کفر میں مبتلا گردانا جائے' چونکہ یہ سب باتیں قرآن وسنت کے دلائل سے ثابت ہیں سلف صالحین کا ان پر عمل رہا ہے اور جمہور علمائے راسخین ہر زمانہ میں اس کے قائل رہے ہیں۔ (آپ کے مسائل اوران کا حل ص165 ج10 ط: مکتبہ بینات کراچی و ماہنامہ ''البلاغ'' ص53 جلد نمبر30 شمارہ نمبر3 ربیع الاول1416ھ اگست1995ئ)

اکابر علمائے دیوبند دعوت وتبلیغ اس کے طریقہ کار اور بطور نصاب لکھی جانے والی ان کتب فضائل کی ہمیشہ تائید فرمائی مگر کچھ حضرات اپنی بدقسمتی سے لوگوں کو اس دینی کام کے منافع سے محروم رکھنے کیلئے مختلف حیلے بہانوں سے ''دعوت وتبلیغ'' کے بانی حضرات اور اس کے نصاب کتبِ فضائل کو نشانہ تنقید بھی بناتے رہتے ہیں۔ان حضرات میں ایک نمایاں نام ''**اشاعت التوحید والسنه**'' مماتی ٹولہ ہے۔انہی میں سے چند ذمہ دار مولویوں کی باتیں

1) مولوی احمد سعید ملتانی آنجہانی نے مسجد قصاباں میانوالی شہر میں تبلیغی جماعت کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ وہ کافر ہیں۔(خس کم جہاں پاک ص 69 ط: مرکز اشاعۃ التوحید والسنۃ لالہ موسیٰ گجرات 1998ئ)

2الف) مولوی خان بادشاہ شیخ الحدیث مفتی سردار صاحب کو چیلنج کرتے ہوئے لکھتا ہے ''فضائل حج میں کافی خرافات اور واہیات ہیں اگر تجھ میں علمی غیرت ہو تو اس کو دلائل شرعیہ سے ثابت کر فضول بکواس سے کچھ نہیں بنتا۔ (التنقید الجوہری ص27 ط: دار القرآن پنج پیر صوابی 2005ئ)

2ب) جاہل مبلغ جس نے چالیس خرافات فضائل حج میں لکھے ہیں۔

(الصواعق المرسلہ ص15 بحوالہ التنقید الجوہری ط: دار القرآن پنج پیر صوابی 2005ئ)

3) مولوی سراج الاسلام حنیف لکھتا ہے کچھ لوگ ضعیف اور موضوع و من گھڑت روایت سے عقائد و اعمال ثابت کرنے لگے ہیں جس کی کئی مثالیں کتاب فضائل اعمال اور فضائل صدقات میں مل جاتی ہیں۔ (ضعیف احادیث کی معرفت اور ان کی شرعی حیثیت ص32)

4) مولوی قاضی عبدالسلام اشرفی لکھتا ہے ''موجودہ عوامی رسمی تبلیغ بظاہر نام سے تو تبلیغ دین ہے مگر درحقیقت دین رسول ﷺ کے بالکل الٹ ہے۔

دین کی نیت سے بے دینی ہے اور انجان ہو کر دین دوستی کی نیت دینی دشمنی زور و شور سے پھیلائی جا رہی ہے۔ (ماہنامہ ''نغمہ توحید'' گجرات ص53 ٔمئی جون 2000ء)

5) حال ہی میں شائع ہونے والی کتاب ''تحفۃ الاشاعت'' میں مماتی مولوی عبدالوکیل قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی رحمہ اللہ پر بت پرست اور یہود و نصاریٰ میں سے ہونے کا فتویٰ دیتے ہوئے لکھتا ہے۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون یاایھاالاخوان فاسمعوا الی ھزہ الھفوات و الخرافات ماالفرق بینھم و بین اھل التناسخ و الثنویۃ و ھل ھذا الادین النصاریٰ و الیھود۔**

(تحفۃ الاشاعہ ص300-301 ط: اشاعت اکیڈمی پشاور)

ترجمہ:۔ انا للہ و انا الیہ راجعون اے بھائیو یہ بکواسات اور خرافات سنو! ان لوگوں اور اہل تناسخ (ہندوؤں) اور بت پرستوں میں کیا فرق ہے؟ کیا یہ (دین جو یہ لوگ پیش کر رہے ہیں) یہود و نصاریٰ کا دین نہیں ہے؟

6) **و امّا فی کتبھم من الخرافات و الواھیات فھی کثیرۃ لکن نذکر بعضھا اللتی یشم منھا رائحۃ الشرک و اعطاء الصفات المختصۃ باللہ للمخلوق۔**

(تحفۃ الاشاعہ ص291 ط: اشاعت اکیڈمی پشاور)

ترجمہ:۔ اور ان تبلیغ والوں کی کتابوں میں خرافات اور واھیات تو بہت زیادہ ہیں لیکن ہم ان میں

سے بعض ایسی باتیں ذکر کرتے ہیں جن سے شرک اور اللہ تعالیٰ کی خاص صفات مخلوق کو دینے کو بُو آتی ہے۔

7) **فیاللعجیب! انظروا یاأیہاالاخوان الی مافیہامن الزلات' والخذلانِ' وسوق الناس الی النیران۔ فیاسبحان انظر حالنا' واسمع قالنا' ولاتصرفنامن القرآن الی ھذہ الخرافات والحرمان۔فاسمعواالی اثبات الشرک واثبات عقیدۃ البریلویۃ والثنویۃ۔**

(تحفۃ الاشاعہ ص301 ط: اشاعت اکیڈمی پشاور)

ترجمہ: یہ کیا عجیب بات ہے اے بھائیو! دیکھو فضائل صدقات کے ان واقعات میں کیا گمراہیاں اور خرافات ہیں اور یہ واقعات کس طرح لوگوں کو جہنم کی طرف کھینچ رہے ہیں۔ اے اللہ سبحان! ہماری اس حالت کو دیکھ' ہماری باتوں کو سن اور ہمیں قرآن سے ان خرافات اور محرومیوں کی طرف نہ چلا۔

پس اے لوگو! (ان مولانا زکریاؒ وغیرہ کے) شرک' عقیدہ بریلویہ اور بت پرستی کے ثابت کرنے کو دیکھو۔

نوٹ:۔ ''تحفۃ الاشاعہ'' کے مؤلف نے جہاں کتاب کے نام سے یہ ظاہر کیا ہے کہ دعوت وتبلیغ کے متعلق ان کا بیان کردہ مؤقف ''اشاعت التوحیدوالسنہ'' کا مؤقف ہے۔ وہیں ''اشاعت التوحیدوالسنہ'' کے امیر' دارالقرآن پنج پیر کے شیخ الحدیث' مفتی اور اکابرین اشاعت نے اس کتاب کی تائید سے مؤلف کو حوصلہ دیتے ہوئے پوری جماعت کی طرف سے اکابر علمائے دیوبند پر تنقید وتنقیص کے ان نشتروں کو پذیرائی بخشی ہے۔

نوٹ:۔ اشاعت التوحیدوالسنہ کی طرف سے شائع ہونے والی کتاب تحفۃ الاشاعت پر شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم نے مندرجہ ذیل تبصرہ فرمایا۔ جو کہ اُن کے مکتوب گرامی سے نقل کیا جارہا ہے۔مؤلف کے پاس اس کی کاپی موجود ہے۔ اور یہ مکتوب خود شیخ الاسلام دامت فیوضہم نے اپنے لیٹر پیڈ پر لکھا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرامی قدر مکرم جناب مولانا حافظ نثار احمد الحسینی صاحب زید مجدکم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا گرامی نامہ اور مرسلہ کتابیں ملیں جس کیلئے میں آپ کا تہہ دل سے ممنون ہوں۔ ایک بات تو پہلے ہی یہ عرض کردوں کہ مولانا اشرف علی صاحب (مماتی ...... از ناقل) جب مجھے اس جلسے میں حاضر ہونے کی دعوت دینے آئے تھے' اُس وقت ہی بندہ نے اُن سے پکا وعدہ نہیں کیا تھا' بلکہ اسے حالات پر موقوف رکھا تھا' البتہ یہ عرض کیا تھا کہ انشاءاللہ کوشش کرونگا' بعد میں جب اُن کا یاددہانی کیلئے خط آیا تو میں نے اُن سے معذرت کرلی تھی چنانچہ جلسے میں بندہ شریک نہیں ہوگا۔ البتہ بندہ کے ذہن پر تاثر یہ تھا کہ اب شاید اختلاف کی وہ شوراشوری باقی نہیں رہی اور خاص طور پر مولانا اشرف علی صاحب کے طرزِ عمل میں مجھے یہ امید نظر آتی تھی کہ وہ مفاہمت کی راہ پر گامزن ہیں لیکن آپ نے جو کتابیں بھیجی ہیں (مسلک شیخ القرآن' تحفۃ الاشاعت وغیرہ......از ناقل) ان کے سرسری مطالعہ سے ہی بندہ کے افسوس کی انتہا نہیں رہی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے ''تحفۃ الاشاعۃ'' نامی کتاب پر جو تبصرہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائیں۔ آمین بندہ کو ان حالات سے باخبر کرنے پر دوبارہ آپ کا شکرگذار ہوں۔ دعا میں یاد رکھنے کی درخواست ہے۔ والسلام

بندہ محمد تقی عثمانی 15 رجب 1432ھ

مفتی اعظم پاکستان' شارح صحیح مسلم' اُستاذ الحدیث وصدر جامعہ دارالعلوم کراچی'

حضرت مولانا محمد رفیع عثمانی مدظلہم

221) حضرت نے حوالہ نمبر 219 کی لفظ بہ لفظ تائید فرمائی ہے۔

استاذ العلماء ولی کامل' شیخ طریقت

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ

شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

222) آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں روضہ پر پڑھے جانے والا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں یہ اہلسنت والجماعت کا اجماعی واتفاقی عقیدہ ہے۔ اس کا منکر اہلسنت والجماعت دیوبند سے خارج ہے۔ (مجلہ قافلہ حق جلد 4 شمارہ 01 جنوری 2010ئ)

223الف) حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبو والاعقیدہ''عقیدہ حیاۃ النبیؐ' (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

انبیاء کرامؑ کے دنیوی ابدان کے ساتھ روح کا اتنا زیادہ تعلق ہے۔ کہ وہ درود شریف سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں جو دور سے پڑھے وہ ان کو پہنچایا جاتا ہے اور وہ قبروں میں نماز بھی پڑھتے ہیں، یہی علمائے دیوبند کا مسلک ہے اس کے خلاف گمراہی ہے اور مماتیوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور مولانا محمد حسن صاحب کی تحریر کی تائید کرتا ہوں۔ (خوشبو والاعقیدہ ص20 ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

223ب) مدینہ کے راہی ہمیں نہ بھلانا
میرا نام لیکر سلام ان سے کہنا
ملے پوری بخشش دعائیں کرانا
یہی خود بھی ہر جا دعا کرتے رہنا

یہ اشعار حضرت اقدس حضرت صوفی محمد سرور دامت برکاتہم العالیہ نے حضرت مولانا محمد

حسن کو سفر حج پر روانہ کرتے وقت لکھے۔ (خوشبو والا عقیدہ ص90 ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

محبوب الصلحاء، استاذ العلماء، ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ لاہور، حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مدظلہ العالی

224) حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبو والا عقیدہ'' ''عقیدہ حیاۃ النبیؐ'' (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ انبیاء کرامؑ کے جسموں کو کھائے، ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک پر درود پاک پڑھا جاتا ہے تو آنحضرت ﷺ خود سنتے ہیں اور اگر قبر مبارک سے دور پڑھا جائے تو فرشتے بطور ہدیہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ اور تمام ائمہ کا یہی عقیدہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور اسی عقیدہ کو ''المہند علی المفند'' میں تمام مشائخ کا عقیدہ قرار دیا گیا ہے۔ جامعہ مدنیہ کے شیخ الحدیث مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے اسی عقیدہ حیات النبی ﷺ کو احادیث اور واقعات کی روشنی میں نئے انداز سے مرتب کر کے عام فہم انداز میں پیش کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کتابچہ کی منفرد خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ان اکابرین کے واقعات کو بھی جمع کر دیا گیا ہے جن کی قبر مبارک سے خوشبو کا مشاہدہ کھلے عام کیا گیا، اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مولانا کی اس کوشش کو قبول فرما کر ذریعہ نجات بنائیں اور غلط عقائد سے تمام امت

مسلمہ کی حفاظت فرمائیں۔

(خوشبووالاعقیدہ ص27 ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

استادالحدیث واستادالعلماء حضرت مولانا احمد الرحمن صاحبؒ
علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی (المتوفی 1411ھ/1991ئ)

225) حوالہ نمبر 119 پر حضرت کے تصدیقی دستخط موجود ہیں۔

امام الصوفیائ، عالم باعمل، استاذ بخاری شریف مبلغ اسلام مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم العالیہ استاذالحدیث جامعہ خیرالمدارس ملتان وجامعہ قاسم العلوم ملتان
حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحبؒ (المتوفی 1405ھ/1985ئ)

226) نبی اکرم ﷺ اپنی قبر شریف میں حی (زندہ) ہیں اور قبر شریف پر سلام پڑھا جائے تو سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اور ہر جگہ سے نہیں سنتے۔ بلکہ دور دراز سے صلوٰۃ وسلام پڑھنے والوں کا سلام آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہی عقیدہ اہل السنت والجماعت کا ہے۔ (فتاویٰ مفتی محمود ج1 ص353 ط: جمعیت پبلیشرز لاہور)

227) حیات النبی ﷺ پر لکھی جانیوالی کتاب ''دعوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف'' پر تقریظ میں فرماتے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب شجاع بادی مدظلہ کا رسالہ دعوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف میرے زیر نظر رہا۔ مؤلف موصوف کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے مسلک اھل السنت والجماعت خصوصاً اکابر دیوبند کی صحیح ترجمانی فرمائی ہے۔ حضرت مولانا مدظلہ کی محنت اور اکابر

امت کے حوالہ جات نیز سلف صالحین کے اقوال وملفوظات دربارہ سماع صلوٰۃ وسلام عند القبر بسید الانام ﷺ کی ترتیب وتبویب قابل داد ہے۔ بندہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انکی مساعی کو قبول فرمائے اور پوری امت میں اس تصنیف کو شرف پذیرائی عطاء فرمائے۔آمین ثم آمین (دعوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف ص7 ط: کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

ہندوستان کے مشہور معروف عالم دین' صاحب شمائل کبریٰ'

استاذ الحدیث' مدرسہ ریاض العلوم جونپور انڈیا

حضرت مولانا مفتی محمد ارشاد احمد قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

228) حضرات انبیاء کرام قبروں میں نماز پڑھتے ہیں چنانچہ آپ علیہ السلام بھی اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہیں......متعدد روایتوں سے یہ بات ثابت ہے کہ جو آدمی آپ کی قبر اطہر کے پاس سلام پیش کرے تو آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں...... چونکہ آپ ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں......اور یہ اہلسنت والجماعت طائفہ حق کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے۔ (شمائل کبریٰ ج10 ص343 ط: زمزم پبلیشرز کراچی)

شہید ختم نبوت' فقیہ وقت' نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوتؒ، خلیفہ ارشد حضرت مولانا محمد زکریاؒ کاندھلوی' سابق مدیر ماہنامہ بینات کراچی' مرشد العلماء خصوصاً حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب مدظلہم' مولانا اعظم طارق شہیدؒ، حضرت مولانا محمد مسعود اظہر مدظلہم، حضرت مولانا طارق جمیل مدظلہم کے پیرومرشد

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

(شہادت 1421ھ/2000ئ)

229) حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام بالخصوص سید الانبیاء سیدنا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا اپنی قبر شریف میں حیات ہونا اور حیات کے تمام لوازم کے ساتھ متصف ہونا برحق اور قطعی ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج1 ص261' جدید تخریج شدہ ایڈیشن ط: مکتبہ لدھیانوی کراچی و ص458 ص10 ط: مکتبہ بینات کراچی)

230) میرا اور میرے اکابر کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں حیات جسمانی کے ساتھ حیات ہے یہ حیات برزخی ہے مگر حیات دنیوی سے بھی قوی تر ہے جو حضرات اس مسئلے کے منکر ہیں میں ان کو اہل حق میں سے نہیں سمجھتا نہ وہ علمائے دیوبند کے مسلک پر ہیں۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج1 ص11-310 جدید تخریج شدہ ایڈیشن ط: مکتبہ لدھیانوی کراچی ص91 ج1 ط: مکتبہ بینات کراچی)

231) میرا اور میرے اکابر کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ روضۂ اطہر میں حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں۔ اور یہ حیات برزخی ہے اور آنحضرت ﷺ درود و سلام پیش کرنے والوں کو سلام کا جواب دیتے ہیں۔ جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ میرے اکابر کے نزدیک گمراہ ہے۔ اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اس کی تقریر سننا جائز نہیں اس کے ساتھ کسی قسم کا تعلق روا نہیں۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج10 ص519 ط: مکتبہ بینات کراچی' ص299' ج1 تخریج شدہ ایڈیشن ط: مکتبہ لدھیانوی)

232) آپ کے مسائل اوران کا حل میں انبیاء کرامؑ کی قبروں کی زندگی کو 7 آیات قرآنیہ 12 آحادیث نبویہؐ، امت مسلمہ کے اجماع بلکہ مزید اہل السنت والجماعت میں سے فقہاء محدثین احناف کے 16 حوالے‘ حضرات موالک کے 10 حوالے‘ حضرات شوافع وحنابلہ کے 5 حوالے‘ مشترکہ اکابرین امت مسلمہ کے 13 حوالے‘ حضرات علماء دیوبند کے 20 حوالوں سے شاندار انداز سے ثابت کیا ہے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل ج10 ص460 تا514 (قدیم) ط: مکتبہ بینات کراچی)

عالم لاثانی‘ شہید اسلام‘ شیخ الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ (شہادت 2004ئ)

233) بندہ حیات انبیاء کرامؑ یا سماع موتی یا توسل وغیرہ کے مسائل میں اپنے اساتذہ کرام حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب، شیخ القرآن حضرت مولانا محمد طاہر صاحب پنج پیری رحمہما اللہ کا شاگرد ہونے کے باوجود ان کی اوران کے استاذ حضرت مولانا حسین علی صاحب کی آراء کو ان حضرات کے تفردات میں سے سمجھتا ہے۔ بندہ کا عقیدہ ہے ان مسائل کے متعلق ان حضرات کے برعکس وہی ہے جو جمہور علماء دیوبند کا ہے اور عقائد علماء دیوبند سے متعلق اکابر کی تصدیق شدہ کتاب المہند علی المفند میں درج ہے............ یہ اس موضوع پر میری اول وآخر تحریر ہوگی۔ اس کے بعد بھی اگر کوئی شخص میرے خلاف جھوٹا اور بے بنیاد پروپیگنڈہ کرتا رہے گا تو وہ انشاء اللہ یوم الحساب کو اس عالم الغیب والشہادۃ اور عالم بمافی الصدور کے سامنے جوابدہ ہوگا۔ (ماہنامہ بینات، لدھیانویؒ شہید نمبر‘ ص49-47‘ فروری

2001ئ)

استاد الاساتذہ، امام علم الصرف والنحو، نمونہ اسلاف، مجسمہ اخلاص، برکۃ العصر، فاضل جامعہ سراج العلوم سرگودھا وجامعہ امینیہ دہلی، شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ کینٹ سیالکوٹ، بانی واستاذ الحدیث والتفسیر جامعہ معرفۃ الاسلام ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا محمود الحسن قریشی صاحبؒ

(المتوفی 1428ھ/2007ئ)

234) حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرامؑ کے بارے میں حضرات علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہٖ محفوظ ہیں۔ روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کے سلام کو آپ ﷺ خود سماعت فرماتے ہیں اہلسنت والجماعت اور اکابر دیوبند کے رسائل میں اس کی تصریح موجود ہے۔ (ڈیرہ اسماعیل خان کے جید علماء کرام وخطباء عظام ومفتیان شرع دینِ متین کی طرف سے شائع ہونے والا اشتہار المسمیٰ: اظہار حقیقت مطبوعہ 1990)

نوٹ:۔ اس کی کاپی مؤلف کے پاس محفوظ ہے۔

مفتی ڈیرہ، پیکر خلوص، ابوالخیر، فاضل مظاہر العلوم سہارنپور، مہتمم ورئیس دار الافتاء جامعہ محمودیہ عیدگاہ کلاں ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا مفتی عبد القدوس قریشی آفندی صاحبؒ

(المتوفی 1423ھ/2002ئ)

235) حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرامؑ کے بارے میں حضرات علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے

ابدان مقدسہ بعینہ ہیں۔روضہ اقدس پرحاضرہونے والوں کے سلام کوآپ ﷺ خودسماعت فرماتے ہیں اھلسنت والجماعت اوراکابردیوبند کےرسائل میں اس کی تصریح موجودہے۔

(ڈیرہ اسماعیل خان کے جیدعلماءکرام وخطباءعظام ومفتیان شرع دینِ متین کی طرف سے شائع ہونے والا اشتہارالمسمیٰ :اظہارحقیقت مطبوعہ 1990)

نوٹ:۔اس کی کاپی مؤلف کے پاس ہے۔

جامع المعقول والمنقول،شیخ الحدیث،بانی جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

مولانانذیراحمدصاحبؒ(المتوفی)

236) اگرکوئی شخص نبی کریم ﷺ کی قبرمبارک کے پاس کھڑاہوکرآپ پردرود وسلام پیش کرےتوآپ یہ سلام خودبلاواسطہ سن لیتے ہیں۔مناسب معلوم ہوتاہے کہ اس حدیث کی وضاحت کی تکمیل کی غرض سے اس موقعہ پراس مسئلہ کی مناسب وضاحت کردی جائے کہ کیانبی کریم ﷺ اپنی قبرمبارک میں زندہ ہیں اورکیاآپ قبرشریف کے پاس کھڑے ہوکرپیش کیاجانے والاصلوٰۃ وسلام خودسن لیتے ہیں؟یہ مسئلہ آج کل گرماگرم مباحثوں اورمناظروں کاموضوع بناہواہے۔

اہل السنت والجماعت کاموقف:۔

اس سلسلہ میں اہل السنت والجماعت کاموقف مندرجہ ذیل ہے۔(سہولت فہم وضبط کے لئے یہ موقف شق وارپیش کیاجاتاہے۔

قرآن کریم کی نصوصِ قطعیہ کی روشنی میں نبی کریم ﷺ اورتمام انبیاءکرام علیہم السلام

پر ایک مرتبہ موت کا ورود یقینی ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ (قال اللّٰہ تعالیٰ: کل نفس ذائقۃ الموت و قال تعالیٰ انک میت و انھم میتون)

احادیث صحیحہ اور اجماع امت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ یہ وعدہ قرآنی پورا ہو چکا ہے اور آپ کی وفات ہو چکی ہے۔

وفات کے بعد آپ کے اس جسدِ عنصری کے ساتھ جو مدینہ منورہ قبر شریف میں دفن کیا گیا ہے اور جس جسم کے ساتھ آپ اس دنیا میں تشریف فرما تھے آپ کی روح مبارکہ کو ایسا تعلق ضرور حاصل ہے جس کی وجہ سے آپ کے روضۂ اطہر کے پاس پڑھا جانے والا صلوٰۃ وسلام آپ بلا واسطہ خود سن لیتے ہیں۔

(اشرف التوضیح تقریر اردو مشکوٰۃ المصابیح، باب الصلوٰۃ علی النبیؐ وفضلہا ج2 ص43-42 ط: مکتبۃ العارفی فیصل آباد)

امین الملۃ والدین، رئیس المناظرین، حجۃ اللہ فی الارض، وکیل احناف، حضرت لاہوریؒ کے فیض سے مستفید، اُستاذ العلمائ، بانی اتحاد اھلسنت والجماعت پاکستان، اُستاذ شعبہ تخصص فی الدعوۃ والتحقیق جامعہ خیر المدارس ملتان

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی صاحبؒ

(المتوفی 1421ھ/2000ئ)

237) امت کا اجماع اس بات پر ہے کہ انبیاءؑ اپنی قبروں میں حیات ہیں۔ (اس مسئلہ میں) قرآن ہمارے پاس، اللہ کے نبی ﷺ کی احادیث ہمارے پاس ہیں۔ الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون وہ حدیث ہے کہ محدثین نے لکھا ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے۔ (یادگار خطبات ص78 ط: مکتبہ اسلام حنفیہ، میانوالی)

امیر عزیمت، بانی سپاہ صحابہؓ پاکستان، عالم حق گو، خطیب لاثانی، فنافی الصحابہؓ،

شمشیر بے نیام، مجاہد اسلامؒ

حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ (شہادت فروری 1990ئ)

238) پوری امت کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ۔

حضرت امام ابوحنیفہؒ .... کا عقیدہ .... نبیؑ قبر میں زندہ

حضرت امام شافعیؒ .... کا عقیدہ .... نبیؑ قبر میں زندہ

حضرت امام مالکؒ .... کا عقیدہ .... نبیؑ قبر میں زندہ

حضرت امام احمد بن حنبلؒ .... کا عقیدہ .... نبیؑ قبر میں زندہ

حضرت علامہ ابن تیمیہؒ .... کا عقیدہ .... نبیؑ قبر میں زندہ

حضرت علامہ ابن قیمؒ .... کا عقیدہ .... نبیؑ قبر میں زندہ

حضرت امام بخاریؒ .... کا عقیدہ .... نبیؑ قبر میں زندہ

حضرت امام مسلمؒ .... کا عقیدہ .... نبیؑ قبر میں زندہ

حضرت امام ترمذیؒ .... کا عقیدہ .... نبیؑ قبر میں زندہ

حضرت علامہ سیوطیؒ .... کا عقیدہ .... نبیؑ قبر میں زندہ

حضرت علی ہجویریؒ .... کا عقیدہ .... نبیؑ قبر میں زندہ

حضرت سلطان باہوؒ .... کا عقیدہ .... نبیؑ قبر میں زندہ

حضرت مجدد الف ثانیؒ .... کا عقیدہ .... نبیؑ قبر میں زندہ

حضرت شاہ ولی اللہؒ .... کا عقیدہ .... نبیؑ قبر میں زندہ

حضرت شاہ اسماعیلؒ .... کا عقیدہ .... نبیؑ قبر میں زندہ

حضرت قاسم نانوتویؒ .... کا عقیدہ .... نبیؑ قبر میں زندہ

حضرت حسین احمد مدنیؒ .... کا عقیدہ .... نبیؐ قبر میں زندہ

حضرت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ .... کا عقیدہ .... نبیؐ قبر میں زندہ

چودہ سو سال کی امت کا عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ قبر میں زندہ ہیں اسی عقیدہ پر قائم رہو اور اسی پر موت آئے۔ اللہ مجھے اور آپ کو اسی عقیدہ پر قائم اور دائم رہنے کی توفیق بخشے۔

(یادگار خطبات ص236 ط: مکتبہ اسلام حنفیہ، میانوالی)

نوٹ:۔ یہ حضرت امیر عزیمتؒ کے لاثانی خطاب ''حیات النبی ﷺ المعروف چتر وڑی کا آپریشن'' کا اقتباس ہے جو حضرت نے دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ کے سالانہ جلسہ میں فرمایا۔

مورخ اسلام، شہید ناموس صحابہؓ، سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان، مصنف کتب کثیرہ،

حضرت مولانا علامہ ضیاء الرحمن فاروقی شہیدؒ (شہادت 1997ئ)

239) مولانا عنایت اللہ شاہ بخاری اس طبقے کے سربراہ ہیں جو کہتے ہیں کہ نبی ﷺ قبر میں زندہ نہیں ہیں۔ عنایت اللہ شاہ بخای سے پہلے اسلام کی تاریخ میں کسی انسان کا یہ عقیدہ نہیں کہ نبی قبر میں مردہ ہیں، کسی عالم، کسی مفسر، کسی خطیب، کسی امام، کسی مجتہد کا یہ عقیدہ نہیں، یہ ایک مسلمہ چیز ہے کہ نبی قبر میں حیات ہیں ...... نبی کریم ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں جو کہے نبی اپنی قبر میں زندہ نہیں وہ گمراہ ہے۔ یہ پیغمبر کی حدیثوں کا قائل نہیں جو کہتا ہے کہ نبی ﷺ اپنی قبر میں حیات نہیں، اس کا مذہب اھلسنت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ وہ اپنا الگ مذہب بنائے۔ اپنی الگ بات کرے۔

(یادگار خطبات ص243-268-267 ط: مکتبہ اسلام حنفیہ میانوالی)

مناظر اسلام، قائد ملت اسلامیہ، سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ پاکستان، شیخ الحدیث والتفسیر جامعہ دار الہدیٰ (جامعہ حیدریہ) خیر پور میرس سندھ

حضرت مولانا علامہ علی شیر حیدری شہیدؒ (شہادت 2009ئ)

240) مولوی غلام نبی کھٹانہ نے بمقام تلونڈی ضلع نارووال میں مورخہ 14-04-2009 کو سٹیج پر علامہ علی شیر حیدری کے سامنے مسئلہ حیات وممات چھیڑا اور ساتھ ہی کہا کہ یہ مسئلہ عوام کے سامنے بیان نہ کیا جائے نیز اس مسئلے میں اکابر علماء دیوبند میں اختلاف رہا ہے دونوں طرف اکابر ہیں ہر چھوٹا بڑا امماتی یہ دھوکہ دیتا ہے کہ یہ خالص علمی مسئلہ ہے اسے عوام میں بیان نہ کیا جائے اور اس مسئلے میں اکابرین میں اختلاف رہا ہے حالانکہ خود ہی شرارت بھی کرتے ہیں سٹیج پر بیان کرتے ہیں، علماء دیوبند کی توہین وتحقیر کرتے ہیں اور اپنے معتزلی عقائد کا کھل کر پرچار کرتے ہیں، لیکن جب علماء حق کی طرف سے جواب آتا ہے تو پھر تلملا اٹھتے ہیں اور پھر انہیں اتحاد واتفاق یاد آجاتا ہے، مگر پہلے اپنی روش سے باز نہیں آتے یہی صورتحال یہاں بھی پیش آئی پھر اس کا مندرجہ ذیل جواب مناظر اسلام علامہ علی شیر حیدری نے دیا۔

میں یہ عرض کیا کرتا ہوں کہ اپنے اختلاف کی بات کم از کم میرے سامنے نہ کیا کریں اب بھی نہ ہوتی تو بہتر تھا اب بھی حضرت نے یہ تو کہہ دیا کہ عوام کی بات نہیں مگر پھی عوام کے سامنے کر بھی دی عوام کی بات نہیں تھی تو نہ کرتے نا یہ بات چل تو نہیں رہی تھی چونکہ حضرت نے بات تو کر دی ہے مگر ادھوری کی ہے میں اسے پورا کر دیتا ہوں۔

لوگوں نے یہ سمجھا کہ برزخی یعنی موت کے بعد والی اور دنیوی یعنی موت آتی ہی نہیں یہ

نہیں ہے آپ نے غلط سمجھا ہے انہوں نے ادھورا کہا ہے، آپ ﷺ کی ذات اقدس سمیت تمام انسانوں کو موت کا مزا چکھنا ہے، جس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شہیدوں کی زندگی کا فرمایا، اس سے پہلے موت کا ذکر ہے، **لاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات** اور **ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللّٰہ امواتا** یہاں **قتلو** پہلے ہے **احیاء** بعد میں ہے، یعنی زندہ ہیں تو دنیوی زندگی کی حد موت تک ہے شہید ہو گئے تو دنیوی زندگی ختم، **لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات** شہیدوں نے موت کا مزہ چکھ لیا **من کان منکم یعبد محمدا فان محمد قد مات**، بیشک حضور ﷺ نے بھی موت کا مزہ چکھ لیا اب یہاں بات پوری ہوگئی لیکن شہیدوں کی موت کو اللہ نے بیان فرمایا حضور ﷺ کی رحلت کو جناب صدیق اکبرؓ نے بیان فرمایا۔ اسلئے یاد رکھئے اگر کوئی حضور ﷺ کی موت کو قرآن سے ثابت کرنا چاہے تو قیامت تک نہیں کرسکتا، **انک میت** پڑھے گا نا! اسکا معنی اگر نعوذ باللہ یہ کہ آپ فوت ہو گئے تو پھر تو فوت ہونے کے بعد یہ آیت نازل ہوئی **انک میت** تو آپ ﷺ زندہ تھے یا نہیں؟ آیت کس پہ نازل ہوئی تھی آپ ﷺ پر زندگی میں نازل ہوئی تو آیت بھی سچی آپ بھی زندہ اور اگر کوئی کہے کہ **انک میت** پڑھتے ہوئے آپ زندہ کیسے تو اسے یہی کہا جائے گا کہ جب آیت نازل ہوئی **انک میت** تو آیت بھی سچی آپ بھی زندہ تو اگر اس وقت یہ ہوسکتا ہے تو بعد میں بھی ہوسکتا ہے تو موت کا مزہ ہر انسان کو چکھنا ہے حتیٰ کہ جو موت سے پہلے آسمانوں پر اٹھالیا گیا ہے اسکو بھی پھر اتار کر موت کا مزہ چکھایا جائے گا تو موت کا مزہ ہر ایک نے چکھنا اور آنحضرت ﷺ نے بھی چکھ لیا ہے اب اسکے بعد اگر کوئی دنیوی کہے گا اس معنی میں کہ روح کا تعلق اسی دنیا والے جسم مبارک سے ہے مگر یہ عالم

برزخ میں نبی پاک ﷺ کا جو جسم مبارک اس دنیا میں تھا اسی جسم مبارک سے روح کا تعلق ہے جس طرح شہید کا جو جسم قتل ہوا وہی زندہ ہے اگر قتل ہونے والا اور ہے زندہ اور ہے تو یہ تو کوئی بات نہ ہوئی قرآن نے بیان یہی کیا ہے کہ جو قتل ہوگا وہی زندہ ہے اور میں چیلنج سے کہتا ہوں اس میں علماء دیوبند کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

علماء دیوبند کا کیا معنی ہے میں..... تُو ایسے تو آج اگر کوئی نیا مسئلہ نکالے تو کہے گا کہ اس میں بھی علماء دیوبند کا اختلاف ہے وہ لوگ جنہیں اکابر کہا جاتا ہے انکو آج والے بھی اکابر مانیں اور یہ بات یہاں تک پوری ہوجاتی ہے اور وہ اکابر کون ہیں حضرت مدنیؒ حضرت تھانویؒ جہاں تک کسی نے دم نہیں مارا کہ ہم انکو اکابر نہیں مانتے اور ایک حد وہ آتی کہ سامنے کہا کہ مانتے ہیں پیچھے کہا کہ نہیں مانتے جیسے قاری طیب صاحب رحمتہ اللہ علیہ وہ اس درجے کے ہیں کہ انہیں سامنے کہا جاتا ہے کہ مانتے ہیں اور پیچھے کچھ مانتے ہیں اور کچھ کہتے ہیں ہم نہیں مانتے مولوی طیب کو ضرور راضی کرنا ہے۔ اب اکابر وہیں تک ہیں جہاں تک سب نے کہا تھا مانتے ہیں اب اکابر کا مسئلہ ختم ہوگیا اگر اکابر دیوبند کی بات ہے تو حضرت مدنیؒ اور حضرت تھانویؒ ہیں اور انکے معاصرین اور دور والے ان میں کوئی اختلاف نہیں جس طرح قادیانیوں کا امت محمدیہ سے اختلاف ہے اسی طرح مماتیوں کا علماء دیوبند سے اختلاف ہے اب آج اگر کوئی نئی نئی باتیں کرے تو پھر تو قادیانی بھی کہتے ہیں کہ جی ختم نبوت کے مسئلے پر امت کا اختلاف ہے وہ بھی تو اپنے آپ کو امت کہتے ہیں نا ہم کہتے ہیں نہیں یہ امت سے اختلاف ہے امت میں نہیں ہے قادیانی کہتے ہیں ہم جو امت میں ہیں ہم کہتے ہیں آپ امتی نہیں آپ امتی نہیں امت میں اختلاف آپ تک نہیں ہوا آپ نے اب نیا اختلاف ڈالا ہے تو آپ امت

میں نہیں ہیں۔اسی طرح آج اگر کوئی نیا عقیدہ بنالے اور وہ ہو دیوبندی کہلانے والا اور اسے علماء دیوبند کی طرف سے منسوب کر کے کہے کہ علماء دیوبند میں اختلاف ہے تو یہ علماء دیوبند میں اختلاف نہیں ہے بلکہ علماء دبند سے اختلاف ہے۔

نوٹ:۔مناظر اسلام علامہ علی شیر حیدریؒ نے قاری محمد طیب صاحبؒ کی بات یہاں اسلئے فرمائی کہ سید عنایت اللہ شاہ بخاری گجراتی کیلئے تذکرہ البخاری صفحہ 62 پر لکھا گیا ہے کہ جناب سید صاحب نے کہا تھا۔اے بھلے لوگو! کیا قاری طیب صاحب کے جلسہ کے بغیر تمہارے مدرسے نہیں چل سکتے مدرسے تو قرآن وسنت کی پاسبانی کیلئے قائم کیے جاتے کیا یہ قرآن وسنت کی پاسبانی ہے کہ ضعیف ،مجروح اور موضوع روایات کے سہارے پر قرآن وسنت کو پس پشت ڈال دیا جائے اور صرف اسلئے کہ پاکستان کے مولوی اور دیوبند سے آئے ہوئے قاری طیب خوش ہو جائیں۔

یادگار اسلاف،ولی کامل،استاذ العلماء،رئیس دارالافتاء والارشاد جامعہ اشرفیہ لاہور،

حضرت مولانا مفتی حمید اللہ جان صاحب دامت برکاتہم العالیہ

241) اہل السنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ اپنے روضہ اقدس میں حیات ہے۔اس طرح اہل السنت والجماعت کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو شخص آپ ﷺ پر درود پڑھتا ہے آپ ﷺ خود اس کو سنتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں۔لہذا جو شخص مذکورہ عقائد کا منکر ہے وہ مبتدع ہے اور اس کے پیچھے فرض نماز یا تراویح پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(مجلہ قافلہ حق سرگودھا،رمضان المبارک 1430ھ جلد نمبر 3 شمارہ نمبر 4)

حکیم العصر،محدث دوراں،ولی کامل،مخدوم العلماء،شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب

العلوم کہروڑپکا، ضلع لودھراں

حضرت اقدس مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ (المتوفی 2015)

242) حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ آنکھوں والوں کیلئے روضہ اقدس میں سرور کائنات ﷺ کی حیات اجلی' بدیہیات میں سے ہے بدیہی اس کو کہتے ہیں جس کو سوچنے کی ضرورت نہ ہو جیسے آپ کو دن کے وقت کوئی دلیل تلاش کرنے کی ضرورت نہیں کہ سورج موجود ہے دن نکلا ہوا ہے...... یہ مسئلہ بدیہی ہے......اور اجلی' بدیہیات اس کو کہتے ہیں جو بالکل واضح ہو اور اس میں سرے سے غور و فکر کی ضرورت ہی نہ ہو۔ (خطبات حکیم العصر ج3 ص365 ط: مکتبۃ شیخ لدھیانوی باب العلوم کہروڑپکا' لودھراں)

تلمیذ رشید مولانا عبدالحق حقانیؒ، ایڈیٹر ماہنامہ "القاسم"، مہتمم جامعہ ابوہریرۃؓ نوشہرہ

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم

243) رسول اللہ ﷺ کا اپنی قبر مبارک میں بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی منور قبور میں زندہ ہونا جمہور امت کے مسلمات میں سے ہے۔ اگرچہ حیات کی نوعیت میں اختلاف ہے اور روایات اور خواص امت کے تجربات سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ جو امتی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں آپ ان کا سلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔

(توضیح السنن شرح آثار السنن ج2 ص689 'باب فی زیارۃ قبر النبی ﷺ ط: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرۃؓ نوشہرہ)

راسخ فی العلم، عمدۃ الافتائی، رئیس دار الافتاء والارشاد خیر المدارس ملتان

حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب مدظلہم

244) حضرت مفتی ظفیر الدین صاحبؒ کے فتوی پر آپ نے تصدیقی دستخط ان الفاظ میں کیے ہیں۔ نحن متفقون به کلمة بکلمة حرفاً بحرف

ترجمہ:۔ ہم اس سے لفظ بہ لفظ اتفاق کرتے ہیں۔

(خیر الفتاویٰ ج1 ص126 ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

نوٹ:۔ مذکورہ حوالہ اسی باب کے 215 پر گذرا ہے۔

سفیر امن وسلامتی، مہتمم خیر المدارس ملتان وناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہم

245) حضرت مفتی ظفیر الدین صاحبؒ کے فتوی پر آپ نے تصدیقی دستخط ان الفاظ میں کیے ہیں۔ نحن متفقون به کلمة بکلمة حرفاً بحرف

ترجمہ:۔ ہم اس سے لفظ بہ لفظ اتفاق کرتے ہیں۔

(خیر الفتاویٰ ج1 ص126 ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

نوٹ:۔ مذکورہ حوالہ اسی باب کے 215 پر گذرا ہے۔

246الف) حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبو والا عقیدہ''عقیدہ حیاۃ النبیؐ' (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء اور پیغمبر ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد عرض ہے کہ انبیاء کرامؑ کی حیات کا عقیدہ ضروریات اہل السنت والجماعت سے ہے جس کے انکار سے آدمی

اہل السنت والجماعت سے خارج ہوجاتا ہے' پاکستان بننے کے بعد 1958ء میں ان علاقوں میں اس کے انکار کا فتنہ کھڑا ہوا تو علمائے حقہ نے بروقت تحریر وتقریر کے ذریعہ سے اس کا تعاقب کیا' اس وقت سے اب تک بیسیوں کتب اس موضوع پر شائع ہوچکی ہیں' زیرنظر کتاب حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مدظلہ کے مختلف بیانات ہیں جن کو ان کے شاگرد محمد شہباز عالم فاروقی نے جمع کیا اوران پر تخریج کا کام کیا ہے' حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے اس مسئلہ کو دلائل نقلیہ' عقلیہ اور کشفیہ کے ساتھ ذکر حیات سرور کائنات ﷺ افضل التحیات والتسلیمات کے وقت خوشبو کے پھیلنے اور طلبہ اورعوام کے اس کو محسوس کرنے کے واقعات کو ذکر کرکے اس مسئلہ کو سمجھانے کا ایک نیا باب رقم کیا ہے اور بندہ تک بھی یہ واقعات متعدد طرق سے پہنچے ہیں' نیز اہل حق کی قبروں سے خوشبو کے واقعات ذکر کرکے عوام کیلئے بھی اہل حق کی پہچان کا ایک تکوینی راستہ واضح کیا ہے' دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو حق وباطل کی پہچان کا ذریعہ بنا کر گم کردہ راہوں کی ہدایت اوراہل حق کی استقامت کا ذریعہ بنائیں۔ (آمین) ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد (خوشبو والاعقیدہ ص 28 ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

246ب) حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہم کے زیراشراف چھپنے والا ماہنامہ ''وفاق المدارس'' دیوبندی مدارس کا وفاق (Board) اورمسلکی ترجمان ہے۔ اس نے دیوبندی مدارس کے ''وفاق المدارس'' سے الحاق کے شرائط میں ''المہند شریف'' کو معیارِ دیوبندیت ٹھہراتے ہوئے لکھا۔

''ادارہ کا اہل السنہ والجماعۃ حنفی دیوبندی ہونا ضروری ہے' اس کے لئے معیار ''المہند علی

المفند'' ہے۔ (ماہنامہ ''وفاق المدارس'' جلد نمبر 4' شمارہ نمبر 3' 1425ھ' ص 31)

متکلم اسلام' سفیر احناف' ترجمان علماء دیوبند'

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مازالت شموس فیوضہ بازغۃً علینا

امیر مرکزیہ عالمی اتحاد اہل السنت والجماعت

247) نبی کریم ﷺ قبر مبارک میں بتعلق روح دنیا والے جسم کے ساتھ زندہ ہیں...... جو حضور ﷺ کو زندہ نہیں مانتا وہ اہل اہلسنت والجماعت میں سے خارج ہے...... چہ جائیکہ ہم اس کو دیوبندی مانیں...... وہ دیوبندی نہیں تھا...... وہ بدعتی پہلے تھا بدعتی اب ہے...... میری بات سمجھے! یہ تو ہمارا کھلا عقیدہ ہے...... تمہیں نہیں یقین آتا یہ کوہاٹی تھا...... مماتی تھا اہلحدیث بنا...... دیوبندی بنا پھر گیا سی ڈی موجود ہے...... اعلان کیا مولوی صفدر عثمانی نے وڈیو سی ڈی میں اس نے کہا...... مولانا آپ نے حیاتی ہونے کا اعلان کیا ہے...... ہم کیسے مانے آپ اہلحدیث ہیں...... اکابر اہلحدیث کا عقیدہ حیات کا نہیں ہے...... معلوم ہوا جس کا عقیدہ حیات کا نہیں وہ پہلے بھی غیر مقلد تھا...... اب بھی غیر مقلد ہے...... ہاں یوں کہ سکتے ہیں پہلے نیم غیر مقلد تھا...... اب کامل غیر مقلد ہے...... اور اکمل غیر مقلد ہونے کا انتظار کرو مماتی نیم غیر مقلد ہے...... اہلحدیث کامل غیر مقلد ہے...... اور مرزائی اکمل غیر مقلد ہے۔

(خطبات گھمن ج 1 ص 182 ط: مکتبہ اتحاد اہل السنت والجماعت سرگودھا)

248) میں عرض کرر ہا ہوں...... کہتا ہے جی عقیدہ حیات النبی ﷺ؟ میں نے کہا منصوص ہے...... کہتا ہے نص کون سی ہے...... میں نے کہا قطعی الثبوت ظنی الدلالت

ہے...... مجھے کہتا ہے اس کا منکر کون ہے؟ میں نے کہا اہل السنت والجماعت سے خارج ہے...... کہتا ہے کیوں؟ میں نے کہا اس لئے کہ ظن میں احتمال موجود ہوتا ہے...... ظنی الدلالت تھی اور احتمال موجود تھا اگر معنی میں احتمال آ جائے تو منکر کو کافر نہیں کہتے ...... اہل السنت سے خارج کہتے ہیں...... مجھے کہتا ہے مولانا بہت اچھا...... مولانا آیت پڑھیں۔ میں نے کہا آیت سنیں

''ولاتقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات'' (البقرۃ154)

رب کہتا ہے ''لمن یقتل'' کو مردہ مت کہو...... مجھے کہتا ہے یہاں تو رب نے شہید کی بات کی ہے...... نبی کی بات نہیں کی...... میں نے کہا کاش حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ کو تو پڑھ لیتا...... حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: شہید مقتول فی سبیل اللہ ہے...... پیغمبر ﷺ مقتول فی اللہ ہیں اگر مقتول فی سبیل اللہ زندہ ہے تو مقتول فی اللہ زندہ کیوں نہیں؟ (مقالات حکمت ص60)

اب بتا ''من یقتل'' کون ہے ......؟ کہتا ہے جسد...... میں نے کہا کون سا؟ کہتا ہے جسد عنصری ...... میں نے کہا رب کہتا ہے اس کو مردہ مت کہو...... کہتا ہے جی نہ کہو...... میں نے کہا پھر کیا کہوں؟ کہتا ہے جی میری بات سنو...... میں نے کہا بتاؤ کیا...... کہتا رب کہتا ہے میت نہ کہو حیات کہو کہتا ہے حیات کے کئی معنی ہیں:

سنو لاہور کے نوجوانو! میرا چیلنج سنو! مماتی حیات کے معنی بیان کرے گا...... میں کہتا ہوں حیات انسان کی ہو اور تعلق روح کے بغیر ہو ایک معنی بیان کر دے...... نہیں سمجھے تم حیات ہو اور تعلق روح کے بغیر ہو ایک معنی ایک معنی بیان کر دے...... ہماری بحث تو انسان کی حیات کے بارے میں ہے نا...... ہماری بحث

پرندوں کی حیات کے بارے میں نہیں ہے...... ہمارے بحث درندوں کی حیات کے بارے میں نہیں ہے...... ہمارے بحث انسان کی حیات کی بارے میں ہے انسان زندہ ہواور زندگی کا معنیٰ تعلق روح کے بغیر ہو۔ ایک معنیٰ تم بیان کردو میں تمہیں اپنی شکست لکھ کردونگا...... بیان تو کرو انہیں کہو بھائی تم بیان کرو......تم ثابت کرو......تم یہ کیسٹ صحیح پیش کردو......تم کہو کہ بھائی بیان کرو......تم ثابت کرو۔

(خطبات گھمن ج1 ص226-225 ط: مکتبہ اتحاد اہل السنت والجماعت سرگودھا)

249) علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ ہے اور جو حیات النبی ﷺ نہیں مانتا وہ دیوبندی نہیں ہے آپ کہتے ہیں کہ علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ ہے جس کا عقیدہ حیات النبی ﷺ نہیں ہیں وہ دیوبندی ہے بس آپ اس موضوع کو پورے ملک میں عام کروان شاء اللہ تم ان شاء اللہ مماتی ایسے دوڑے گا جیسے کوا گلیل سے دوڑتا ہے اس کو پورے ملک میں عام کرو اس کی مجھے ضرورت کیوں پیش آئی۔

مماتیوں کے خلاف مناظرے کی وجہ

میں نے اس عنوان پر مماتیوں کے خلاف مناظرہ کیوں کھڑا کیا اس کی وجہ سمجھیں آپ اشتہارات پڑھیں مولانا عبدالسلام رستم والے سابق دیوبندی مولانا عامر کلیم غیر مقلد سابق دیوبندی آپ پڑھتے جائے مولانا سیف اللہ خالف سابق دیوبندی غیر مقلد مولانا عصمت اللہ سابق دیوبندی قاری مختار غیر مقلد سابق دیوبندی لین لگ گئی تو جس سابق دیوبندی کو تلاش کرو تو اندر سے مماتی نکلتا ہے جس کو تلاش کرو اندر سے کیا نکلتا ہے مماتی اب یہ میرے لئے مسئلہ تھا کہ میں پورے ملک میں اس کو صاف کرتا کہ جن کو تم

نے غیر مقلد کیا ہے وہ دیوبندی نہیں تھے وہ نیم غیر مقلد تھے اب وہ پورے غیر مقلد ہیں۔ (خطبات گھمن ج1 ص297-296 ط: مکتبہ اتحاد اہل السنت والجماعت سرگودھا)

250) میرے نبی قبر میں زندہ ہیں۔ علمائے اہل السنت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ علمائے دیوبند کا یہی عقیدہ ہے۔ وہ جو نبی کو قبر میں زندہ نہیں مانتا اہل السنت والجماعت میں سے بھی نہیں ہے، وہ دیوبند میں سے بھی نہیں ہے۔ آپ میری تائید فرماتے ہیں؟ بولیے بھائی۔ تائید فرماتے ہیں؟ ایک منٹ ایک منٹ آپ تائید کرتے ہیں جن کا نظریہ ہے کہ اللہ کے نبی قبر میں زندہ ہیں ہاتھ کھڑے کرو۔ توجہ رکھنا! جن کا یہ نظریہ ہے کہ جو بھی مماتی ہے وہ دیوبندی نہیں ہے وہ بھی ہاتھ کھڑا کرے تاکہ مجھے پتہ چلے کہ تم میں کون ہے جو نبی ﷺ کو قبر میں زندہ نہیں مانتا۔

توجہ! اہل السنت والجماعت میں سے بھی نہیں ہے اور دیوبند میں سے بھی نہیں ہے۔ اور دیوبند میں سے بھی نہیں ہے۔ اپنے ہاتھ کھڑے کرو جو سمجھتا ہے مماتی دیوبندی نہیں ہیں۔

''حضرت کے فرمانے پر تمام مجمع نے ہاتھ کھڑے کر کے تائید کی اور سٹیج پر تشریف فرما تمام علماء نے بھی ہاتھ اٹھا کر تائید کی''

آپ دیوبندی سمجھتے ہیں؟ ''سامعین: نہیں'' ہمیں اپنے عقیدے کے معاملہ میں کوئی جھجک کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم علمائے دیوبند کے ساتھ ہیں اللہ ہمیں ان کے ساتھ زندہ رکھے انہی کے ساتھ اللہ ہمارا قیامت میں حشر فرمائے۔ آمین

(خطبات متکلم اسلام ج: سوم ص175-176 ط: مکتبہ اہلسنت والجماعت سرگودھا)

خطیب العصر، روایات اکابر کے امین وناشر، مہتمم جامعہ امداد العلوم خانپور رحیم یار خان

پیرِ طریقت، حضرت مولانا عبدالکریم ندیم صاحب مدظلہم

251) حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبو والاعقیدہ'' ''عقیدہ حیاۃ النبیؐ'' (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی کلمات ارشاد فرماتے ہیں۔

عقیدہ حیات النبیؐ امت کا ایک ایسا متفقہ عقیدہ ہے کہ جس پر ہر صدی کے ہزاروں علماء فقہاء محدثین اور مفسرین کا اجماع رہا ہے اس دار فانی کی چندروزہ حیات مستعار کے بعد یہاں سے وصال انتقال یعنی وفات کا انکار قرآن مجید کی نص قطعی کا انکار ہے جس کا کوئی مسلمان منکر نہیں ہے۔ عقیدہ حیات النبیؐ سے مراد اس جہاں سے جانے کے بعد قیامت میں اٹھنے سے پہلے درمیان کا عالم جسے عالم برزخ کہا جاتا ہے قبر اس کا ایک مکان ہے اس میں روح مع الجسد کے تعلق کا نام حیات ہے اس کا سب سے پہلے انکار معتزلہ نے کیا پھر ملحدین اور قادیانیوں نے اور اب کئی منکرین حیات النبیؐ ان بے دینوں کے اعتقاد ونظریات کے ترجمان بنے ہوئے ہیں اکابر علماء دیوبند اہل السنت والجماعت کے عقائد کی مسلم کتاب ''المہند علی المفند'' میں اس عقیدہ کی تشریح موجود ہے جو اسلاف امت کے عقیدہ کی ترجمان ہے۔ درود وسلام کا سماع عند قبر النبیؐ اسی مسلم عقیدہ کا ایک حصہ ہے جس پر بے شمار احادیث نبویہؐ دال ہیں جن کا انکار ناممکن ومحال ہے جو شخص عقیدہ حیات النبیؐ کا قائل ہوگا وہ یقینا سماع درود وسلام عند قبر النبیؐ کا قائل ہوگا اور جو درود وسلام عند النبیؐ کا منکر ہوگا وہ عقیدہ حیات قبر النبیؐ کا کھلا منکر ہے خواہ وہ حیات برزخی کا دعوی دار کیوں نہ ہو۔ (خوشبو والاعقیدہ ص 40 ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

حضرت مولانا مفتی محمد صاحب مدظلہم دارالافتاء والارشاد ناظم آباد کراچی

ملک پاکستان کے مشہور و معروف، جریدہ ''ضرب مؤمن''

میں شائع شدہ ایک فتویٰ

252) **سوال:** حضور نبی اکرم شافع محشر حضرت محمد ﷺ کی حیات مبارکہ یعنی کہ بعد از وفات ''حیات النبیؐ'' کے موضوع پر مختلف علماء کے بیانات پر مشتمل کیسٹیں بازاروں میں اکثر ملتی ہیں،

ان سے دو قسم کی آراء سامنے آتی ہیں:۔

بعض علماء کہتے ہیں نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد والی زندگی کو اس زندگی سے تشبیہ دینے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں، یہ رائے رکھنے والے علماء نبی کریم ﷺ کی روضۂ اقدس میں زندگی کی تردید کرتے ہیں۔بعض حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ عام مردوں کا یہ جسم گل سڑ جاتا ہے اور رسول ﷺ کا جسم اطہر اگر چہ [illegible]ط ہے مگر اس سے روح کا تعلق نہیں ہوتا۔

دوسرے علماء کا موقف یہ ہے کے نبی کریم ﷺ اپنے روضہ مبارکہ میں زندہ ہیں، نمازیں ادا کرتے ہیں، جو درود آپ ﷺ کی ذات پر دور دراز سے بھیجا جاتا ہے، مقرر فرشتے اس کو روضۂ اقدس میں نبی ﷺ تک پہنچاتے ہیں اور جو درود روضۂ اقدس پر پڑھا جائے اس کو آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں یہی عقیدہ اکابر علماء دیو بند کی تصدیقات کے ساتھ ''المھند علی المفند'' میں بھی مذکور ہے۔

اب دریافت طلب یہ ہے:

(1) ان دونوں آراء میں سے کونسی رائے صحیح ہے؟

آپ کے اور جامعہ الرشید کے مہتمم صاحب کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ حضرات حیات النبی ﷺ کے قائل نہیں ہیں۔کیا یہ بات صحیح ہے؟

(2) آپ نے احسن الفتاویٰ سے حضرت مفتی رشید احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا تحریر کردہ مفصل فتویٰ نئی تبویب وترتیب میں خارج کر دیا ہے چنانچہ اس بارے میں مولانا عبدالحق خان بشیر نے رسالہ ''نور بصیرت'' شمارہ اکتوبر 2005ء میں مفصل مضمون بھی لکھا ہے،اس کی حقیقت کیا ہے؟

(3) اگر آپ حضرات سے حضرت مفتی صاحب کے فتویٰ متعلقہ حیاۃ النبی ﷺ مندرجہ احسن الفتاویٰ 94/4 پر دستخط کرنے کو کہا جائے تو آپ اس پر آمادہ ہوں گے۔

(محمد اشفاق،جنگل خیل عبداللہ شاہ۔ملتان،خاور۔راولپنڈی)

جواب (1) سوال میں مذکور دوسری رائے صحیح ہے۔

حیاۃ النبی سمیت میرے اور جامعۃ الرشید کے مہتمم صاحب دامت برکاتہم کے تمام عقائد وہی ہیں جو اکابر علماء دیو بند کی تصدیقات کے ساتھ ''المہند علی المفند'' میں مذکور ہیں۔

(2) یہ غلط فہمی یا بہتان ہے، حقیقت یہ ہے کہ حضرت والا (حضرت مفتی رشید احمد صاحبؒ) احسن الفتاویٰ پر خود مسلسل نظر ثانی فرماتے رہتے تھے اور ہر طبع میں ضرور کچھ نہ کچھ ترامیم فرماتے رہتے تھے، حیاۃ الانبیاء کے سلسلے میں سب سے پہلی طبع میں جس میں احسن الفتاویٰ صرف ایک جلد میں تھا، اپنے فتویٰ کی تائید میں دارالعلوم دیو بند کا ایک فتویٰ نقل فرمایا تھا، بعد میں جدید طباعت کے وقت بغرض اختصار اسے حذف فرمادیا تھا۔

اس مسئلہ کے علاوہ دوسرے مسائل میں بھی بیسوں ترامیم ہوئی ہیں، جس میں سے کئی مسائل کی یاداشتیں جو حضرت والا کے قلم کی تحریر کردہ ہیں، بندہ کے پاس محفوظ ہیں۔

ان ترامیم کی بناء پر ان حضرات کو پریشانی ہوتی تھی جن کے پاس احسن الفتاویٰ کی پرانی طباعتیں تھیں۔اس لیے حضرت والا نے ان ترامیم کو ایک رسالہ کی صورت میں جمع کرنے کا حکم فرمایا جو مرتب ہو گیا ہے اور عنقریب ان شاءاللہ شائع ہو جائے گا۔

یہ الزام اس لیے بھی غلط ہے کہ حضرت والا کا حیاۃ انبیاءؑ کے بارے میں موقف اب بھی احسن الفتاویٰ میں شائع ہو رہا ہے، اگر کوئی فتویٰ ہم اپنی مرضی سے نکالنے کی خیانت وحماقت کرتے اور ہمارا عقیدہ یہ نہ ہوتا جو احسن الفتاویٰ کے فتویٰ میں مذکور ہے تو یہ فتویٰ کیوں باقی رکھتے؟

(3) کیوں نہیں کریں گے؟ ایسے بیسوں فتاویٰ یہاں سے جاری ہوئے ہیں، جن کی نقول ہمارے پاس محفوظ ہیں، بلکہ بندہ اور حضرات مہتمم صاحب دامت برکاتہم "المہند علی المفند" پر دستخط کرنے لیے بھی تیار ہیں۔

الھم ارزقنا حبک و حب حبیک و حب من یحبک
و احفظنا من جمیع الشرور و الفتن ما ظھر منھا و ما بطن

(ہفت روزہ ضرب مؤمن 29 رجب تا 6 شعبان 1428ھ بمطابق 1 تا 7 اگست 2008ء ج 12 شمارہ نمبر 33' آپ کے مسائل اور اُن کا حل سوال نمبر 1)

رابطہ نبوی ﷺ

دل مضطرب ہو جب تُو نبی پر درود پڑھ — تسکین کا ہے سبب۔تو نبی پر درود پڑھ
لیتے ہیں بوسہ نام محمد کا خود ہی دیکھ — آپس میں مل کے لب۔تو نبی پر درود پڑھ
اور جنت کرے گی تیری طلب میری بات مان — جنت نہ کر طلب۔تو نبی پر درود پڑھ

روضے پہ حاضری کی تمنا ہے گر تجھے اے دوست روز وشب۔تو نبی پر درود پڑھ
اسکے طفیل بارگاہ قدس میں قبول ہوں گی دعائیں سب۔تو نبی پر درود پڑھ
کرلی خدا کی حمد قیام و سجود میں دو زانو بیٹھ اب۔تو نبی پر درود پڑھ
تجھ کو خبر نہیں ہے کہ واللہ کس قدر یہ امر مستحب تو نبی پر درود پڑھ
کچھ کر کے روزمرہ کے اوقات کار میں لمحات منتخب ۔تو نبی پر درود پڑھ
سب ہیچ اسکے سامنے دنیا کی لذتیں لذت ہے یہ عجب ۔تو نبی پر درود پڑھ
فرمایا خود نبیؐ نے کہ قبروں میں انبیاءؑ زندہ ہیں سب کہ سب۔تو نبی پر درود پڑھ
سنتے بھی ہیں سلام وہ دیتے بھی ہیں جواب پر شرط ہے ادب ۔تو نبی پر درود پڑھ
ہم جیسی ان کی نیند نہ ہم جیسی ان کی موت ان کے الگ ہیں ڈھب۔تو نبی ہر درود پڑھ
اللہ نے کتاب مبیں میں انہیں دیئے کیا کیا حسین لقب ۔تو نبی پر درود پڑھ
اصحابؓ و اہل بیتؓ نبیؐ پر سلام بھیج ان سے جدا ہیں کب ۔تو نبی پر درود پڑھ
اے دوست چاہتا ہے تو سلمانؔ کی خوشی خوش رکھے تجھ کو رب تو نبی پر درود پڑھ

مجاہد ختم نبوت جناب سید سلمان گیلانیؔ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

دوسرا باب

نبی علیہ السلام کی قبر اطہر کے قریب سماع

الحمد للہ الذی بیدہ الموت و الحیات و الصلوۃ و السلام علی من یجیب سلام الزائرین و الزائرات وبعد

اھل السنت والجماعت حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ قبر مبارک کے پاس جو صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے آنحضرت ﷺ خود سنتے ہیں اس میں کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا، اس بارے میں حوالے اکٹھے کیے جائیں تو ایک ضخیم دستاویز مرتب ہو جائے گی۔

اس لئے یہاں ہم صرف علماء دیوبند رحمھم اللہ کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں کہ قبر کے پاس آنحضرت ﷺ خود سلام سنتے ہیں۔

آیۃ من آیات اللہ، رئیس المتکلمین، استاذ الاساتذہ، منبع الحکمۃ، معدن العلوم، بانی دار العلوم دیوبند، قاسم العلوم والخیرات، سیدنا الامام الکبیر، حجۃ الاسلام والمسلمین،

حضرت مولانا محمد قاسم ناتوتوی صاحبؒ (المتوفی 1297ھ/1880ئ)

1) اور اس لئے سماع انبیاء علیھم السلام بعد وفات زیادہ تر قرین قیاس ہے۔

(جمال قاسمی ص16 ط کتب خانہ اعزازیہ دیوبند ضلع سہارنپور، انڈیا)

فقیہ النفس، ابوحنیفۃ وقت، محدث العصر، استاذ حضرت مولانا حسین علی الوانیؒ،

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحبؒ (المتوفی 1323ھ/1905ئ)

2) انبیاءؑ کو اسی وجہ سے مستثنیٰ کیا کہ ان کے سماع میں کسی کو اختلاف نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص59 عنوان زندہ کا مردوں سے مانگنا، ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، وملحق بتالیفات رشیدیہ ص69 ط: ادارہ اسلامیات لاہور)

نوٹ:۔حضرت گنگوہیؒ نے اس فتوی پر لکھا ہے ۔الجواب بھذا التفصیل صحیح (یعنی جواب اس تفصیل سے صحیح ہے)۔

3) مگر انبیاء علیھم السلام کے سماع میں کسی کو خلاف نہیں اسی وجہ سے ان کو مستثنیٰ کیا ہے اور دلیل جواز یہ ہے کہ فقہاء نے بعد سلام کے وقت زیارت قبر مبارک کے شفاعت مغفرت کا عرض کرنا لکھا ہے پس یہ جواز کے واسطے کافی ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص142 ط: ایچ ایم سعید کمپنی کراچی وملحق بتالیفات رشیدیہ ص134 ط: ادارہ اسلامیات لاہور در سوال اہل قبور سے استعانت)

4) حضرت سلام کا الفاظ بیان فرما کر لکھتے ہیں اور پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرے اور شفاعت چاہے اور کہے یارسول اللہ اسالک الشفاعة واتوسل بک الی اللہ فی ان اموت مسلما علی ملتک وسنتک۔ (زبدۃ المناسک ملحق بتالیفات رشیدیہ ص650 ط: ادارہ اسلامیات لاہور)

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول میں آپ سے شفاعت کی درخواست کرتا ہوں اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ بناتا ہوں کہ مجھے سنت وشریعت والی موت نصیب ہو۔

شیخ العالم المعروف بشیخ الہند، اُستاذ الاساتذہ، سابق صدر المدرسین دار العلوم دیوبند، سید المجاہدین، حضرت مولانا محمود حسن دیوبندی صاحبؒ

(المتوفی 1339ھ/1920ء)

5) قوله:ان اللّٰہ حرم علی الارض ای منعها وفيه مبالغة لطيفة

اجسادالانبیاء ای من ان تاکلهافالانبیاء فی قبورهم احیاء قال الطیبی فان قلت ماوجه الجواب بقوله ان اللّٰہ حرم علی الارض اجساد الانبیاءفان المانع من العرض والسماع هو الموت وهو قائم لاشک ان حفظ اجسادهم من ان ترم خلاف العادة المستمره فکان اللّٰہ یحفظهامنه فکذلک یمکن من العرض علیهم ومن الاسماع صلوة الامة ویؤیده ماوردمن حدیث ابی الدرداء فنبی اللّٰہ حی یرزق انتهی۔ قال السیدجمال الدین: لاحاجة فی وجه تطابق الجواب الی هذاالتطویل فان قوله ان اللّٰہ حرم الخ مقابل قوله وقدارمت وایضاًمحصل الجواب ان الانبیاء احیاء فی قبورهم فیمکن لهم سماع صلوة من صلی علیهم فتامل۔ فماذکرمن محصل الجواب هوخلاصة ماذکره الطیبی من السوال والجواب غایته انه علی الوجه التوضیح بیانه ان الصحابة سألوابیان کیفیة العرض بعداعتقادهم بانه کائن لامحالة لقول الصادق دفعالاشتباه ان العرض هل هوعلی الروح المجرداوعلی المتصل بالجسدحسبواان جسدالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کجسدکل احدفکفی فی الجواب ماقاله علی وجه الصواب۔ وکلام الطیبی یفیدحصر العرض والسماع بعدالموت بالانبیاء ولیس کذلک فان سائر الاموات ایضاًیسمعون السلام والکلام ویعرض علیهم اعمال اقاربهم فی بعض الایام نعم الانبیاء یکون حیاتهم علی الوجه الاکمل ویجعل لبعض وراثهم من الشهداءوالاولیاءوالعلماءحفظ ابدانهم فی قبورهم۔

(حاشیہ سنن ابی داؤد ج1 ص158 باب نمبر 208، حدیث نمبر 1047 حاشیہ نمبر 6 ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

ترجمہ:۔ اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے یعنی منع کر دیا (اور اس میں عمدہ مبالغہ ہے) کہ وہ انبیاء کرامؑ کے اجسام کو کھا سکے پس انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔طیبیؒ کہتے ہیں۔ اگر تو یہ کہے ''ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء علیہم السلام'' کے ساتھ جواب دینے کی کیا وجہ ہے؟ کیونکہ عرض اور سماع سے رکاوٹ تو موت ہے۔تو میں یہ کہوں گا کہ اس میں تو شک نہیں کہ ان کے اجسام کی بوسیدہ ہونے سے حفاظت جاری عادت کے خلاف ہے پس اللہ تعالیٰ اس سے ان کی حفاظت فرماتا ہے اسی طرح ان پر اعمال پیش ہونا اور امت کا سلام سنوانا ممکن ہے اور اسکی تائید حضرت ابودرداءؓ کی واردشدہ حدیث سے ہوتی ہے کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے (طیبیؒ کی بات ختم ہوئی)۔سید جمال الدین کہتے ہیں۔ جواب کی مطابقت کے لئے اتنی طوالت کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ ﷺ کا قول ان اللہ حرم الخ وقد ارمت کے جواب میں ہے۔اور اسی طرح جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ یقیناً انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں پس ان کے لئے درود پڑھنے والا کا درود سننا ممکن ہے۔ پس غور فرمایئے (جمال الدین) نے جو جواب کا خلاصہ ذکر کیا ہے وہ طیبیؒ کے ذکر کردہ سوال جواب کا بھی خلاصہ ہے زیادہ سے زیادہ یہ کہا جائے گا کہ وہ وضاحت کے طور پر ہے۔اس کا بیان یہ ہے کہ صحابہؓ نے پیش ہونے کی کیفیت پوچھی اس اعتقاد کے بعد کہ یہ پیش ضرور ہوگا کیونکہ سچے (رسول ﷺ) کی بات ہے۔اس اشتباہ کو دور کرنے کے لئے کہ یہ صرف روح پر ہوگا یا جسم سے متصل روح پر ہوگا۔انہوں نے گمان کیا کہ نبیؑ کا جسم کسی ایک (عام) شخص کے جسم کی طرح ہے پس اس کے جواب میں وہ بات کافی ہوئی جو آپ ﷺ نے بہترین طریقے پر فرمائی اور طیبیؒ کا کلام یہ فائدہ دیتا ہے کہ درود پیش

ہونا اور سننا، وفات کے بعد صرف انبیاء کرامؑ کے ساتھ خاص ہے۔ حالانکہ بات ایسی نہیں کیونکہ باقی مردے بھی سلام وکلام سنتے ہیں اور اس پر کچھ دنوں میں ان کے رشتہ داروں کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔ ہاں انبیاء کرامؑ کی حیات کامل ترین طریقے پر ہے اور ان کے کچھ ورثاء جیسے شہیدوں، ولیوں اور علماء کو بھی قبر میں جسم کی حفاظت حاصل ہوتی ہے۔

فخر المحدثین، جامع علوم عقلیہ ونقلیہ، اُستاذ العلمائ، محشی سنن ابی داؤد، تلمیذ رشید حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ ومولانا رشید احمد گنگوہیؒ، محدث وقت

حضرت مولانا فخر الحسن گنگوہی صاحبؒ (المتوفی 1317ھ)

6) **تقدیر الکلام مامن احدیسلم علی الاارد علیه السلام لانی حی اقدر علی رده۔** (التعلیق المحمود حاشیہ ابی داؤد، ج 1 ص 279 باب زیارۃ القبور حاشیہ نمبر 2)

ترجمہ:۔ تقدیر کلام یہ ہوگی کہ جو بھی مجھے سلام کرے گا میں اس کو جواب دونگا کیونکہ میں زندہ ہوں اس کے جواب دینے کی طاقت رکھتا ہوں۔ (سماع ثابت ہوا تب ہی تو جواب دیں گے......از مؤلف)

شارح ابی داؤد، صدر المدرسین مظاہر العلوم سہارنپور، مرشد مرشد العلماء والصلحاء حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ، واُستاذ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ، مناظر اسلام

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری صاحبؒ

(المتوفی 1346ھ)

7) **مامن احدیسلم علی وظاہر عقدالباب یدل علی ان المرادبالسلام علیہ السلام عندالقبر وقت حضورہ للزیارۃ الاردالله علی روحی قال ابن حجر ای نطقی حتی اردعلیہ السلام ای اقول وعلیک السلام۔**

(بذل المجہود فی حل ابی داؤد ج3 ص207 'باب زیارۃ القبور ط:مکتبۃ الشیخ بہادرآباد کراچی)

ترجمہ:۔ نہیں ہے کوئی شخص جو مجھ پر درود پڑھتا ہے۔ باب باندھنے کا ظاہر یہ دلالت کرتا ہے کہ آپ ﷺ پر سلام سے مراد قبر کے پاس سلام مراد ہے جو زیارت کے لئے حاضری کے وقت ہوتا ہے مگر اللہ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ (روح سے مراد) گویائی ہے یہاں تک میں اس کو جواب دیتا ہوں یعنی میں اسے وعلیک السلام کہتا ہوں۔

8) **فان صلوتکم معروضہ علی یعنی علی الوجہ القبول فیہ والافھی دائمۃ تعرض علیہ بواسطۃ الملائک الاعندروضتہ فیسمعھا بحضرتہ۔**

(بذل المجہود فی حل ابی داؤد ج2 ص160 باب تفریع ابواب الجمعۃ)

ترجمہ:۔ یقیناً تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے' یعنی بطور قبول' جمعہ کے دن ورنہ وہ تو بذریعہ فرشتوں کے ہمیشہ آپؐ پر پیش ہوتا ہے۔ مگر روضہ شریف کے نزدیک کہ اس کو سنتے ہیں۔

9) آنحضرتؐ حیات ہیں۔ لہذا پست آواز سے سلام عرض کرنا چاہیے۔ مسجد نبویؐ کی حد میں کتنی ہی پست آواز سے سلام عرض کیا جائے۔ اسکو حضرتؐ خود سنتے ہیں۔

(تذکرۃ الخلیل ص36)

رئیس المفسرین' حامیٔ سنت' ماحیٔ شرک وبدعت' تلمیذ رشید حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ پیرومرشد امام اہل السنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ،

حضرت مولانا حسین علی الوانی واں بھچروی صاحبؒ

(المتوفی1363ھ/1944ئ)

10) عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وعلی اله واصحابه وسلم۔ من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی غائبا ابلغته۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

(تحریرات حدیث علی اصول التحقیق ص330 ط اشاعت اکیڈمی پشاور)

ترجمہ:۔حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے تو میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر پڑھتا ہے تو مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔(امام بیہقیؒ نے اسے شعب الایمان میں روایت کیا)۔

جامع شریعت وطریقت، سند الاولیاء والصلحاء، حامی سنت وماحی بدعت، مفسر قرآن، مجدد وقت حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ

(المتوفی1362ھ/1943ئ)

11) بروایت حضرت انسؓ خود حضور ﷺ کا ارشاد مروی ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے اس کو میں خود سن لیتا ہوں اور جو شخص دور سے درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچائی جاتی ہے یعنی بذریعہ فرشتوں کے۔

(نشر الطیب ص211 ط: تاج کمپنی لمٹیڈ، ص268 ط: زمزم پبلشرز کراچی)

12) سید احمد رفاعیؒ کا واقعہ ہے کہ جب وہ مزار شریف پر حاضر ہوئے عرض کیا: السلام علیک یا جدی جواب مسموع ہوا: وعلیک السلام یا ولدی۔

(اشرف الجواب ص179 ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

13) بوقت زیارت قبر شریف کے بیہقی ؒ نے لکھا ہے۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ میں سن لیتا ہوں۔

(اصلاحی نصاب زاد السعید فصل نمبر 7 باب مواقع درود شریف ص546 ط: دار الاشاعت کراچی)

صاحب الفہم والبصیرت، مفسر القرآن، صاحب کشف الرحمن فی ترجمۃ القرآن، سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دھلوی صاحبؒ (المتوفی)

14) وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ۔ (سورۃ آل عمران 169)

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کے راستے میں قتل کر دیے جائیں انہیں مردہ گمان نہ کرنا بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیے جاتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

انبیاء کی زندگی اتنی قوی ہے کہ اسکا اثر اس عالم میں بھی پایا جاتا ہے مثلاً ان کی بیویوں سے نکاح نہ کرنا۔ ان کے ورثہ کا تقسیم نہ ہونا ان کے جسم کا قبر میں [illegible]ط رہنا انکی ارواح کا جسم کے ساتھ قائم رہنا۔ قبر پر جا کر سلام کرنے والے کے سلام کو سننا اور اسکا جواب دینا۔ (تفسیر کشف الرحمن، سورۃ ال عمران آیت 169، پارہ نمبر 4 ضمیمہ 114 ط: مکتبہ رشیدیہ کراچی)

نوٹ:۔ یہ وہ تفسیر ہے جو کہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ۔ دار العلوم دیوبند کے 40 سال تک فائز رہنے والے مہتمم حضرت قاری محمد طیبؒ۔ مفتی اعظم دار العلوم دیوبند مفتی مہدی حسن شاہ جہان پوریؒ۔ شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علیؒ کے تصدیقی دستخطوں اور مفتی اعظم ہند حضرت مفتی کفایت اللہؒ کی زیر نگرانی شائع ہوئی۔

شیخ العرب والعجم، شیخ الاسلام، مدرس مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام، جانشین شیخ الہندؒ صدر جمعیت علماء ہند، شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیو بند

حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ

(المتوفی 1377ھ/ 1957ئ)

15) تفسیر کشف الرحمن کے بارے میں حضرت فرماتے ہیں۔ کسی کتاب کی مقبولیت اورافادیت کے لئے سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعیدؒ کا نام سند اور ضمانت ہے اور موصوف کا نام کسی تصنیف پر آجانے کے بعد کسی تقریظ یا اظہار رائے کی ضرورت نہیں رہتی۔ جیسا کہ انکی بیشمار تصانیف سے ظاہر ہے۔............ یقینا موصوف کی یہ تفسیر شستہ زبان، عام فہم طرز ادا اور اور اپنی خصوصیات کے اعتبار سے نہایت قابل قدر ہے اور ممتاز حیثیت رکھتی ہے اس لئے مسلمانوں کو اس سے استفادہ کرنا اور اس پر اعتماد کرنا ازبس ضروری ہے۔ (کشف الرحمن ج 1 ص 1 ط: مکتبہ رشیدیہ کراچی)

نوٹ:۔ کشف الرحمن کا حوالہ اسی باب کے نمبر 14 پر ملاحظہ فرمائیں۔

16) نجدی اور اس کے اتباع کا اب تک یہی عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات فقط اسی زمانہ تک ہے جب تک وہ دنیا میں تھے بعد ازاں وہ اور دیگر مؤمنین موت میں برابر ہیں اگر بعد وفات انکو حیات ہے تو وہی حیات ان کو برزخ ہے جو احاد امت کو ثابت ہے بعض ان کے حفظ جسم نبیؐ کے قائل ہیں مگر بلا علاقہ روح اور متعدد لوگوں کی زبان سے بالفاظ کریہ کہ جن کا زبان پر لانا جائز نہیں دربارۂ حیات نبوی علیہ السلام سنا جاتا ہے اور انہوں نے اپنے رسائل وتصانیف میں لکھا ہے اب غور فرمایئے کہ

ان اکابر کے رسائل اور اعتقادت بالکل اسکے مخالف ہیں' حضرت مولانا نانوتویؒ نے ایک بہت بڑی ضخیم کتاب تحریر فرمائی جو کہ مشہور بین العالم ہے اس میں کس زور وشور سے حیاتِ نبویؐ کا اثبات گیا ہے اور مذہب اہل السنت والجماعت اور فضائل نبوت میں کس درجہ اور قوت کے دلائل درج فرماتے ہیں مولانا گنگوہیؒ ہدایۃ الشیعہ اور رسالہ حج وغیرہ میں بھی اس کی تصریح وتائید فرمارہے ہیں چونکہ اس مسئلہ میں خصوصاً ان حضرات کی عبارتیں بہت طول طویل واقع ہورہی ہیں اور متعدد رسالے اس مضمون میں تفصیلاً واجمالاً چھپے ہوئے مشہور ہیں اس لئے بخوف طول میں نقل نہیں کرتا ہوں جس کا جی چاہے آبِ حیات' ہدایۃ الشیعہ واجوبہ اربعین ولطائف قاسمیہ وزبدۃ المناسک وغیرہ ہارسائل میں دیکھ لیوے یہ ایک خاص مسئلہ ہے جس میں وہابیہ نے علماء حرمین کی مخالفت کی اور بارہا جدالِ ونزاع کی نوبت آئی اس مسئلہ میں اور مسئلہ آئندہ کی وجہ سے وہاں وہابی سنی سے متمیز ہوتا ہے۔

زیارت رسولؐ وحضوری آستانہ شریفہ وملاحظہ روضہ مطہرہ کو یہ طائفہ بدعت حرام وغیرہ لکھتا ہے اس طرف اس نیت سے سفر کرنا محظور وممنوع جانتا ہے **لاتشدالرحال الاالی ثلثۃ مساجد** ان کا مستدل ہے بعض ان میں کے سفر زیارت کو معاذ اللہ تعالیٰ زنا کے درجہ پہنچاتے ہیں اگر مسجد نبوی میں جاتے ہیں توصلوٰۃ وسلام ذات اقدس نبویؐ کونہیں پڑھتے اور نہ اس طرف متوجہ ہوکر دعا وغیرہ مانگتے ہیں صاحبو ہمارے اکابر اس مسئلہ میں بھی ہر طرح ہے مخالف اس خائفہ بانیہ کے ہیں وہ ہمیشہ سفر برائے زیارت حضور اکرم ﷺ کرتے رہتے ہیں **من حج ولم یزرنی** سے خائف اور من زارنی کے ہمیشہ حامل ہیں ان جملہ اکابر کو بارہا حضوری حرمین کی نوبت آئی ہے اور کبھی آستانہ نبویؐ

پر حاضر ہونے سے نہ چوکے اور کیونکہ چوکیں کہ محبت وعقیدت مصطفوی علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے رگ وپے میں سرایت کیے ہوئے ہیں اور شراب اخلاص وعقیدت محمدی ﷺ سے سرشار ہیں کیونکر صبر اس بارگاہ عالی سے کر سکتے ہیں اگر چہ دولت سے مالا مال ہیں مگر بقاء جسمی اور قرب ظاہری کے شب وروز متمنی ہیں اور کیونکر نہ ہوں ان کا عقیدہ ہے کہ سفر زیارت قبر حضور اکرم ﷺ افضل مستحبات میں سے ہے بلکہ قریب واجب کے ہیں حضرت مولانا گنگوہیؒ زبدۃ المناسک ص 57 میں تحریر فرماتے ہیں اب جان لے کہ زیارت روضہ مطہرہ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ کی افضل المستحبات سے ہے بلکہ بعض نے قریب واجب لکھا ہے اور فخر عالم ﷺ نے فرمایا کہ جوکوئی میری قبر کی زیارت کو آوے اور اس آنے میں اس کو محض زیارت ہی مقصود ہو اور کوئی حاجت نہ ہو تو مجھ پر حق ہو گیا کہ میں اس کا قیامت کا شفیع ہوں اور فرمایا ہے کہ جوکوئی بعد انتقال میرے کے زیارت قبر کی کرے تو مثل اس کے ہے جس نے حال حیات میں میری زیارت کی ہو پس جس شخص پر حج فرض ہو تو اول اس کو حج کر لینا بہتر ہے ورنہ اختیار ہے کہ چاہے حج پہلے کرے یا مدینہ منورہ پہلے ہو آوے شفاعت اس کی مجھ پر حق ہو گئی انتہیٰ کلامہ الشریف اس عبارت شریفہ سے چند باتیں معلوم ہوئیں۔

اول:۔ یہ کہ سفر برائے زیارت حضور اکرم ﷺ کو جائز ہے بخلاف وہابیہ کے کہ وہ اس کو حرام جانتے ہیں۔

دوئم:۔ یہ کہ امر عبارت میں سے ہوگا اور آخرت میں خاص اجر اس کا ملیگا۔

سوئم:۔ یہ کہ یہ عبادت یا تو مستحبات میں اعلیٰ درجہ کی مستحب ہے تب تو سنن مؤکدہ کے طبقہ علیا میں سے ہوئی یا قریب واجب ہے۔

چہارم:۔ یہ کہ جو جو حدیثیں اس باب میں وارد ہوئی ہیں وہ سب قابل اعتبار عمل ہیں ان سب باتوں میں وہابیہ مخالف صریح ہیں اور وہ جملہ احادیث کو اس بارہ میں موضوع اعلیٰ درجہ کی ضعیف جانتے ہیں۔

پنجم:۔ یہ کہ جب سفر مدینہ منورہ کا کرے تو مثل قول وہابیہ مسجد ہی کی نیت کرے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کو سفر کرنا جائز نہیں مگر یہ نیت مسجد شریف اور حضرت مولانا قدس اللہ سرہ العزیز صریح مخالف ہو کر فرماتے ہیں کہ فقط زیارت قبر مطہرہ کی نیت ہونی چاہیے اب دیکھیے دونوں نیتوں میں کس قدر فرق ہو گیا۔

(رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین المشہور بہ الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب ص 47-45
ط: مکتبہ دار العلوم فیض محمدی خالد آباد فیصل آباد)

17) ہمارے مقدس بزرگان دین اس صورت اور جملہ صورت درود شریف کو اگرچہ بصیغۂ خطاب و نداء کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں اور اس تفصیل کو مختلف تصانیف و فتاویٰ میں ذکر فرمایا ہے چنانچہ براہین قاطعہ میں بھی مفصلاً مذکورہ ہے۔ وہابیہ نجدیہ یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں اور برملا کہتے ہیں کہ یارسول اللہ ﷺ میں استعانت بغیر اللہ ہے اور وہ شرک ہے اور یہ وجہ بھی ان کے نزدیک سبب مخالفت کی ہو حالانکہ یہ اکابر مقدسان دین متین اس کو ان اقسام استعانت میں سے شمار نہیں کرتے جو کہ مستوجب شرک یا باعث ممانعت ہو البتہ اگر وہ چیزیں سوال کیجاویں کہ جن کا اعطاء مخصوص بجناب باری عزاسمہ ہے تو البتہ ممنوع اسی وجہ سے نداء بلفظ یارسول اللہ اور خطاب حاضرین مسجد نبوی و بارگاہ مصطفویٰ کے واسطے جائز و مستحب فرماتے ہیں اور وہابیہ وہاں پر بھی منع کرتے ہیں، دو وجہ سے اولاً یہ کہ استعانت بغیر اللہ

تعالیٰ ہے اور دوئم یہ کہ ان کا اعتقاد یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے واسطے حیات فی القبور ثابت نہیں بلکہ وہ بھی مثل دیگر مسلمین کے متصف بالحیٰوۃ البرزخیہ اسی مرتبہ سے ہیں پس جو حال دیگر مؤمنین کا ہے وہی انکا ہوگا۔ یہ جملہ عقائدان کے ان لوگوں پر بخوبی ظاہر و باہر ہیں جنہوں نے دیار نجد عرب کا سفر کیا ہو یا حرمین شریفین میں رہ کر ان لوگوں سے ملاقات کی ہو یا کسی طرح سے ان کے عقائد پر مطلع ہوا ہو یہ لوگ جب مسجد شریف نبوی میں آتے ہیں تو نماز پڑھ کر نکل جائے ہیں اور روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر صلوٰۃ وسلام ودعاوغیرہ پڑھنا مکروہ بدعت شمار کرتے ہیں انہی افعال خبیثہ واقوال واہیہ کیوجہ سی اہل عرب کوان سے نفرت بیشمار ہے۔ مجدد بریلوی اوران کے اتباع نے جب ان بزرگواران دین کووہابیت کی طرف منسوب کیا توان لوگوں نے یہ خیال کیا کہ یہ حضرات بھی وہابیہ کے پورے موافق ہیں مگر حقیقتِ حال سے انکو اطلاع ہی نہیں ورنہ وہ لوگ بھی پوری طرح عقائد میں ان بزرگواروں کے موافق ہیں۔ وہابیہ خبیثہ کثرت صلوٰۃ وسلام ودرود برخیرالانام علیہ السلام اورقرآت دلائل الخیرات وقصیدۃ بردہ وقصیدہ ہمزیہ وغیرہ اوراس کے پڑھنے اوراس کے استعمال کرنے وورد بنانے کوسخت قبیح ومکروہ جانتے ہیں، اوربعض اشعار کوقصیدہ بردہ میں شرک وغیرہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مثلاً

یااشرف الخلق مالی من الوذبه سواک عندحلول الحادث العمم
اے افضل مخلوقات میرا کوئی نہیں جس کی پناہ بجز تیرے بروقت نزول حوادث پکڑوں

حالانکہ ہمارے مقدس بزرگان دین اپنے متعلقین کودلائل الخیرات وغیرہ کی سند دیتے

رہے ہیں اوران کوکثرت درودوسلام وتحزیب وقرات دلائل وغیرہ کاامرفرماتے رہے ہیں ہزاروں کومولانا گنگوہیؒ ومولانا قاسم نانوتویؒ نے اجازت عطافرمائی اورمدتوں خود بھی پڑھتے رہے ہیں اورمولانا نانوتویؒ مثل شعر بردہ فرماتے ہیں۔

مدد کراے کرم احمدی کہ تیری سوا   نہیں ہے قاسم بیکس کاکوئی حامی کار
جوتوہی ہم کونہ پوچھےتوکون پوچھے گا   بنے گا کون ہمارا تیرے سوا غم خوار

حضرت مولانا ذوالفقار علی صاحب مرحوم ومغفور دیوبندی نے فہم عوام کے واسطے قصیدۂ بردہ کی اردو میں شرح فرمائی اوراسکو باعث سعادت خیال فرمایا' غرض ہمیشہ یہ جملہ اکابران سب کی قرات وغیرہ کی اجازت دیتے رہے۔

وہابیہ امر شفاعت میں اس قدر تنگی کرتے ہیں کہ بمنزلہ عدم کے پہنچادیتے ہیں حالانکہ یہ اکابرظاہراًوباہراً تحقیق اورثبوت شفاعت کے حضرت رسالت مآب ﷺ واصحابہؓ کیلئے قائل ہیں اوراقسام خمسہ مذکورہ کتب کلامیہ سب آپ کے واسطے خصوصاًاورعموماًثابت مانتے ہیں اورزائرکوحکم کرتے ہیں کہ بوقت حضوری بارگاہِ مصطفوی اسکاسوال کرے زبدہ المناسک باب الزیارت ملاحظہ ہو۔

(رجوم المذنبین علی رؤس الشیاطین المشہور بہ الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب ص 67-65
ط: مکتبہ دارالعلوم فیض محمدی خالدآباد فیصل آباد)

مفتی اعظم متحدہ ہندوستان' ابوحنیفہ وقت' شیخ الحدیث وصدرالمدرسین جامعہ امینیہ دہلی
حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ دہلوی صاحبؒ

(المتوفی1372ھ/1953ئ)

18) نیز تفسیر کشف الرحمن حضرت مفتی صاحب کی زیر نگرانی و سرپرستی شائع ہوئی جس کا حوالہ اسی باب کے نمبر 14 پر گذر چکا ہے۔ وہاں ملاحظہ کر لیا جائے۔

رئیس المتکلمین، مفسر قرآن، شارح مسلم شریف، شیخ الاسلام

تحریک پاکستان کے عظیم سپوت، شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند،

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحبؒ (المتوفی1369ھ/1949ئ)

19) ان اللّٰہ وملٰئکته یصلون علی النبی یاَیّھاالذین اٰمنوا صلّوا علیه وسلموا تسلیماً۔ (سورۃ احزاب آیت 56)

ترجمہ:۔ بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رحمت بھیجتے ہیں اے ایمان والوں آپ بھی اُن پر درود وسلام پڑھو۔

اس آیت مبارکہ کی تشریح میں علامہ عثمانیؒ فرماتے ہیں کہ ’’صلاۃ علی النبیؐ کے متعلق مزید تفصیلات ان مختصر فوائد میں نہیں سماسکتیں شروح حدیث میں مطالعہ کی جائیں اور اس باب میں شیخ شمس الدین سخاویؒ کا رسالہ القول البدیع فی الصلوٰۃ علی الحبیب الشفیع قابل دید ہے۔ ہم نے شرح صحیح مسلم (فتح الملھم ......مؤلف) میں بقدر کفایت لکھد یا ہے فالحمدللہ علی ذلک۔ (تفسیر عثمانی ص568 حاشیہ نمبر5 ط: سعودیہ)

نوٹ:۔ اس باب میں حوالہ نمبر 26 میں علامہ سخاویؒ کے رسالہ القول البدیع کی بات آرہی ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں اور شرح صحیح مسلم کا حوالہ ابھی آپ اگلے حوالوں میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

20) واخرج ابوالشیخ فی کتاب الثواب بسندجید:من صلی علی

عند قبری سمعته و من صلی علی نائیا بلغته۔

(فتح الملہم شرح صحیح مسلم ج1 ص330 ط: اسلامی کتب خانہ کراچی ج2 ص388 ط: دار العلوم کراچی)

ترجمہ:۔ حضرت امام ابوالشیخؒ (ابومحمد عبداللہ بن محمد بن جعفر بن حیان الانصاری) نے کتاب الثواب میں عمدہ سند سے روایت کی ہے: جو میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے تو میں سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھتا ہے تو مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

21) **واما بعد وفاته فروحه المقدسه قد استقرت فی الرفیق الاعلی مع ارواح الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام ولا یتوهم من هذا انكار حیاته فی قبره الشریف فان لروحه اشراقا علی البدن المبارک المطیب واشراقا وتعلقا به وبدنه فی ضریحه غیر مفقود واذا سلم علیه المسلم رد الله علیه روحه حتی یرد علیه السلام كما ورد فی الحدیث**

(فتح الملہم شرح صحیح مسلم ج3 ص421 فصل فضل مکة والمدینة وایهما افضل من الاخر، کتاب الحج ط: اسلامی کتب خانہ کراچی)

ترجمہ:۔ آپؐ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی مقدس روح انبیاء کرامؑ کی روحوں کے ساتھ رفیق اعلیٰ میں قرار پذیر ہوگئی اور اس سے آپؐ کی قبر میں زندگی کے انکار کا وہم نہ ہو کیونکہ آپؐ کی روح مبارک کا بدن مبارک پر اشراق اور تعلق ہے اور بدن مبارک قبر میں غائب نہیں اور جب سلام کرنے والا سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آپؐ کی روح مبارک کو متوجہ کر دیتے ہیں تو آپؐ اُس سلام کا جواب عطاء فرماتے ہیں۔

من لقب اولا فی العالم الاسلامی بشیخ الحدیث، صدر المدرسین مظاہر العلوم سہارنپور، خلیفہ راشد حضرت خلیل احمد سہارنپوری، محبوب العلماء

حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی مہاجر مدنی صاحبؒ

(المتوفی1402ھ/1982ئ)

22) جو شخص حضور اقدس ﷺ کی قبر اطہر کے پاس کھڑے ہو کر درود پڑھے حضور اقدس ﷺ اس کو سنتے ہیں **من صلی عند قبری سمعته** نص صریح ہے۔

(مکاتیب شیخ الحدیث ص505 ط مکتبۃ الحرمین لاہور)

23) عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله ﷺ: من صلی علی عند قبری سمعته ومن صلی علی نائیا کفی امر دنیاه وأخرته وکنت له شهیدا او شفیعا یوم القیمة۔

(رواه البیهقی فی الشعب والخطیب وابن عساکر کذا فی الدر وبسط طرقه السبکی فی شفاء السقام وفی المواهب وشرح عزاه الی ابن ابی شیبة وعبدالرزاق)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو کسی اور جگہ درود پڑھتا ہے تو اس کی دنیا اور آخرت کی ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں اور میں قیامت کے دن اسکا گواہ اور اسکا سفارشی ہونگا۔

(فضائل حج ص119، آٹھویں فصل زیارت مدینہ حدیث نمبر11 ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

24) حضرت عائشہ صدیقہؓ جب کہیں قریب کیل میخ وغیرہ کے ٹھوکنے کی آواز سنتیں تو آدمی بھیج کر ان کو روکتیں کہ زور سے نہ ٹھوکیں حضور ﷺ کی تکلیف کا لحاظ رکھیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اپنے مکان کے کواڑ بنوانے کی ضرورت پیش آئی تو بنانے والے کو فرمایا کہ شہر کے باہر بقیع میں بنا کر لائیں۔ ان کے بنانے کی آواز کا شور حضورؐ تک نہ پہنچے۔ (فضائل حج ص135، فصل نمبر9 آداب زیارت میں ادب نمبر31 مکتبہ رحمانیہ لاہور)

25) امام احمد بن حنبلؒ نے حضور ﷺ کی یہ حدیث نقل کی کہ جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر سلام کرے تو میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(فضائل حج ص113، فصل نمبر8، زیارت مدینہ ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

26) عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی علی عندقبری سمعتہ ومن صلی علی نائیا ابلغتہ رواہ البیھقی فی شعب الایمان کذافی المشکوٰۃ وبسط السخاوی فی تخریجہ

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرۃؓ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جوشخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

فائدہ: علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں متعدد روایات سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ جوشخص دور سے درود بھیجے تو فرشتہ اس پر متعین ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائے اور جوشخص قریب سے پڑھتا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کو خود سنتے ہیں......اس حدیث پاک میں دوسرا مضمون کہ جو قبر اطہر کے قریب درود پڑھے اس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہ نفس نفیس خود سنتے ہیں بہت ہی قابل فخر، قابل عزت، قابل لذت چیز ہے۔

(فضائل درود شریف ص18، فصل اول، حدیث نمبر8 ط: کتب خانہ فیضی لاہور)

27) سلیمان بن سحیم کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی میں نے عرض کیا یارسول اللہ جو لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپؐ کی خدمت میں سلام کرتے ہیں کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکا پتہ چلتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! اور میں ان کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(فضائل درود شریف ص38، فصل نمبر2 تحت حدیث نمبر3 ط کتب خانہ فیضی لاہور)

28) کشف الرحمن پر حضرت کے تصدیقی دستخط موجود ہیں۔ حوالہ نمبر14 پر گذرا

شیخ الحدیث والتفسیر، استاد العلماءؒ، تلمیذ شیخ الہندؒ، مدرس اعلیٰ دارالعلوم دیوبند و

جامعہ اشرفیہ لاہور حضرت مولانا رسول خان ہزاروی صاحبؒ

(المتوفی 1391ھ)

29) حضرت اقدس نبی کریمؐ اور سب انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا ﷺ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔ صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضہ اُقدس پر جو درود پڑھا جاوے' بلا واسطہ سنتے ہیں۔ اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اھل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔ اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء کرامؑ پر ''آب حیات'' کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ ''المھند علی المفند'' بھی اہل انصاف اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ **واللّٰہ یقول الحق وھو یھدی السبیل**

(تسکین الصدور ص37' قبر کی زندگی 496-495' مقام حیات ص272 ط: ادارہ المعارف لاہور)

رئیس المناظرین' استاذ الاساتذۃ' منبع العلم والحکمۃ' امام اہلسنت' جرنیل ناموس صحابہؓ واہل بیتؓ

حضرت مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی صاحبؒ

(المتوفی 1381ھ/1962ئ)

30 الف) احادیث میں آیا ہے کہ جو شخص حضرت کی قبر شریف کے پاس جا کر سلام کرتا ہے حضرت خود اس کا جواب دیتے ہیں۔ (علم الفقہ ص624 ط: دارالاشاعت کراچی)

حافظ ابن کثیر محدث اپنی تفسیر میں اس آیت کے نیچے لکھتے ہیں کہ محمد بن حرب ہلالی کہتے ہیں میں مدینہ منورہ گیا اور قبر شریف کی زیارت کر کے سامنے بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عرابی آیا اوراس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ولوانھم الآیۃ لہذا میں اپنے گناہوں سے استغفار کرتا ہوں اور آپ کو اپنا شفیع بنانے کے لئے آیا ہوں یہ کہہ کر وہ بہت رویا اور اس نے ولولہ شوق میں دو شعر عرض کئے کہ اس میں کا کیا ایک یہ ہے۔

نفسی الفداءلقبر انت ساکنه فیه العفاف وفیه الجود والکرم

محمد بن حرب کہتے ہیں اس اعرابی کے لوٹ جانے کے بعد میں نے حضرت سرورعالمؐ کوخواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں اس اعرابی سے جا کر ملو اور اس کو بشارت دو کہ اللہ نے تیرے گناہ میری شفاعت سے بخش دیئے۔(علم الفقہ ص 625 ط: دارالاشاعت کراچی)

30ب) پھر نہایت ادب کے ساتھ نماز کی طرح داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سر مبارک کی طرف منہ کر کے اور قبلہ کی طرف پشت کر کے چار گز کے فاصلہ پر کھڑا ہو اور اس بات کا یقین کرلے کہ آنحضرت ﷺ اس کی حاضری سے واقف ہیں اور اس کو دیکھ رہے ہیں اور اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں اور اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں اور نہایت لطف عنایت اس شخص کے حال پر فرمارہے ہیں۔ (علم الفقہ ص 633 ط: دارالاشاعت کراچی)

عمدۃ المحدثین، زبدۃ الکاملین، ابوذر زمانہ، تلمیذ رشید شیخ الہند وقاضی قمر الدینؒ پنجابی، شاہ ولی اللہؒ سرحد، محدث سرحد، حضرت خواجہ سراج الدینؒ صاحب کے فیض سے

مستفیض، خلیفہ اجل حضرت مولانا حسین علی الوانیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتوی صاحبؒ

(المتوفی 1388ھ/1969ئ)

31) حضرت شیخ الحدیثؒ صاحب نے نبی علیہ السلام کی حیات جسمانی پر اپنا ایک مستقل اعلان طبع فرمایا تھا اسکا اقتباس عرض خدمت ہے۔

''شہداء کے حق میں قرآن کا اعلان ''احیائ'' حیات میت کی دلیل ہے اسی حقیقت کے ساتھ سردار انبیاء خاتم النبیینؑ قبر شریف میں زندہ ہیں۔ اور جو حیات ان کی شان کے مناسب ہے اللہ تعالیٰ نے وہ حیات قبر میں ان کو دے دی ہے۔ جسد اطہر قبر شریف میں ط ہے۔ مٹی کوئی اثر جسد اطہر پر نہیں کرسکتی۔ اگر قبر کے پاس کوئی مسلمان درود شریف' (جہراً سلام) ڈالے تو حضور اکرم ﷺ خود سنتے ہیں۔ اور سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی دور سے درود شریف پڑھے تو فرشتے رسول اللہ تک پہنچاتے ہیں میں اس مسئلہ کو حق اور صحیح سمجھتا ہوں احادیث شریف' فقہاء عظام' سلف صالحین سے بھی اس مسئلہ کی حقانیت اور صحت ثابت ہے۔ میں نے مولانا حسین علیؒ سے اس مسئلہ کا کبھی اختلاف سنا اور نہ ہی میں نے کبھی ان سے پوچھا تھا' یہ تو ایک اھلسنت والجماعت کا متفقہ حق مسئلہ ہے۔ مسکین نصیر الدین غورغشتویؒ 5 جون 1966ئ۔

(مقام حیات' ص 697' ط: ادارۃ المعارف لاہور' حضرت شیخ الحدیث مولانا غورغشتویؒ کا عقیدہ ص 83-82 ط: خانقاہ امدادیہ مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام محلہ زاہد آباد حضرو اٹک)

32) میں (نصیر الدین غورغشتویؒ) اور مولانا غلام اللہ خان صاحب عقائد میں متفق ہیں۔ میں بھی نبیؑ کی وفات کے بعد برزخی حیات کا قائل ہوں اور وہ بھی برزخی

حیات کے قائل ہیں۔ میں بھی یہ کہتا ہوں کہ روضۂ مبارک کے قریب میں جب درود شریف جہراً پڑھا جائے تو نبی علیہ السلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اور جناب غلام اللہ خان صاحب نے بھی اس (رسالہ) ماہنامہ تعلیم القرآن میں لکھا ہے اور نبیؑ وسب اموات میں حیات برزخی ہے اور نبیؐ میں سب سے اکمل اور احسن ہے۔ اسی واسطے وہ قبر کے پاس درود وسلام سنتے ہیں۔ (ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی ص25 ستمبر 1960)

33) ارشادفرمایا: کہ مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **من صلّٰی عَلَیَّ عِندَ قبری سمعته و من صلّٰی علیّ نائیًا ابلغته۔** کہ جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود شریف پڑھا' میں خود اس کو سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود وسلام پڑھتا ہے وہ مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔ ارشادفرمایا: کہ حضرت ملاعلی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مرقات میں فرماتے ہیں کہ جس شخص نے مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھا تو میں خود اس کو سنتا ہوں یعنی حقیقی طور پر فرشتوں کے توسط کے بغیر میں خود سنتا ہوں۔ (مجالس غورغشتوی ص162 ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور)

(ماہنامہ بینات کراچی فروری 2012 ربیع الاول 1433ھ ص23)

34) اور ہم نے بھی اپنے حاشیہ مشکوٰۃ میں صاف طور پر لکھ دیا ہے۔ سمعته کی شرح میں کہ سمعاً حقیقتا بلا واسطۃ اور لفظ نائیاً کی شرح میں ای بعیداً۔

(مجالس غورغشتوی ص162 ط: مدرسہ فاروقیہ ارباب روڈ پشاور)

(ماہنامہ بینات کراچی فروری 2012 ربیع الاول 1433ھ ص23)

نوٹ:۔ حاشیہ مشکوٰۃ کا حوالہ باب اول میں 74 پر گذر چکا ہے وہاں ملاحظہ کرلیا جائے

شمس فلک الشریعۃ البیضاء وبدر سماء الطریقۃ الغرائ' جامع الفضائل' فخر الاماثل' رازی

وقت، غزالی دوران، دار العلوم دیو بند کے 40 سالہ مہتمم، نبیرہ حضرت نانوتویؒ

حضرت مولانا الحاج الحافظ القاری محمد طیب قاسمی صاحبؒ

(المتوفی 1403ھ / 1983ئ)

35) علمائے دیو بند حسب عقیدہ اہل السنت والجماعت برزخ میں انبیاء کرامؑ کی حیات کے اس تفصیل سے قائل ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام وفات کے بعد اپنی پاک قبروں میں حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اوران کے اجسام کے ساتھ ان کی ارواح مبارکہ کا ویسا ہی تعلق قائم ہے جیسا کہ دنیوی زندگی میں قائم تھا وہ عبادت میں مشغول ہیں نمازیں پڑھتے ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے اور وہ قبور مبارکہ پر حاضر ہونے والوں کا صلوٰۃ وسلام بھی سنتے ہیں وغیرہ وغیرہ

(کلمات طیبہ المعروف بہ خطبات حکم الاسلام ج 7 ص 187 ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

36) وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بتعلق روح حیات حاصل ہے۔ اوراس حیات کی وجہ سے روضۂ اقدس پر حاضر ہونے والے کا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔

(کلمات طیبہ ج 7 ص 187 ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی اگست 1982 ص 28'27)

37) کشف الرحمن پر حضرت کے دستخط موجود ہیں۔ جس کا حوالہ اس باب کے نمبر 14 پر گذرا۔

38) اسی طرح حضرت قاری صاحبؒ اپنے ایک نعتیہ کلام میں فرماتے ہیں جس سے سماع عند القبر النبی ﷺ کا عقیدہ مزید واضح ہوجاتا ہے۔

یہ دل میں ارماں ہے اپنے طیبؔ مزار اقدس پہ جا کہ ایک دن

سناؤں ان کو میں حال دل کا کہوں میں ان سے سلام لے لو

(مستند نعتیہ کلام ص448 ‘ط: تالیفات اشرفیہ ملتان)

(زیارات حرمین شریفین ص164 ‘ط: منظورِ عام پرنٹنگ پریس لاہور)

شیخ الادب والفقہ ‘محشی نور الایضاح وشرح النقایہ ودیوان متنبی ودیوان حماسہ ومصنف نفحۃ العرب‘ استاذ دار العلوم دیوبند حضرت مولانا اعزاز علی امروہوی صاحبؒ

(المتوفی 1374ھ)

39) فقہ حنفی کی مشہور ومعروف کتاب نور الایضاح میں ہے۔

فنقول ینبغی لمن قصدزیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یکثرمن الصلوٰۃ علیه فانه یسمعها۔ یعنی ہم کہتے ہیں کہ مناسب ہے کہ جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا ارادہ کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ درود بھیجے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے سنتے ہیں۔

حضرت مولانا اعزاز علیؒ اس پر لکھتے ہیں۔

ای اذا کانت بالقرب منه صلی اللّٰہ علیه وسلم (نور الایضاح ص 188 فصل فی زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ط مکتبۃ القرآن والحدیث منگورہ)

یعنی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو۔

40) تفسیر کشف الرحمن پر حضرت کے تصدیقی دستخط موجود ہیں۔ جس کا حوالہ اس باب کے نمبر 14 پر گذرا۔

قاطع رافضیت وفاتح بریلویت‘ تلمیذ رشید حضرت مولانا انور شاہ

کشمیریؒ ومولانا عبدالشکور فاروقی لکھنویؒ فاضل دارالعلوم دیوبند مدیر ''الفرقان'' لکھنؤ

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی صاحبؒ (المتوفی 1417ھ/1999ئ)

41) عن ابی ہریرۃ ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ !من صلی علی عندقبری سمعته ومن صلی علی نائیا ابلغته......رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔

حضرت ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوآدمی میری قبر کے پاس مجھ پر درود بھیجے گا۔ (یا سلام عرض کریگا) وہ میں خود سنوں گا اور جو کہیں دور سے بھیجے گا تو وہ مجھ تک پہنچا یا جائے گا.................(شعب الایمان۔بیہقیؒ)

(تشریح) اس حدیث سے یہ تفصیل معلوم ہوگئی کہ فرشتوں کے ذریعے آپ کو صرف وہی درود وسلام پہنچتا ہے جو کوئی دور سے بھیجے۔لیکن اللہ تعالیٰ جن کو قبر مبارک کے پاس پہنچادے اور وہ وہاں حاضر ہوکر صلوٰۃ وسلام عرض کریں تو آپ اس کو بنفس نفیس سنتے ہیں اور جیسا کہ ابھی معلوم ہو چکا ہے ہر ایک کو جواب بھی عنایت فرماتے ہیں۔

(معارف الحدیث ج5 ص380 'صلوٰۃ وسلام' حدیث نمبر309 ط: مکتبہ رشیدیہ ساہیوال)

عمدۃ المصنفین 'تلمیذ رشید شیخ الہندؒ وانور شاہ کشمیریؒ، فاضل دارالعلوم دیوبند'

صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن'

حضرت مولانا مناظر احسن گیلانیؒ (المتوفی 1375ھ/1956ئ)

42) اسی عرصے میں اچانک جہاز میں ایک نیا چرچا شروع ہوا۔ لوگ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یلملم کا میقات (جہاں سے حجاج کرام احرام باندھتے ہیں) اب آنے والا ہے۔سمندر ہی میں جہاز یلملم کے سامنے آجائے گا۔ جہاز میں گھنٹی بجے گی اور لوگ احرام باندھنے میں مشغول ہوجائیں گے۔معلوم ہوا کہ یلملم کا پہاڑ جہاز

سے نظر نہیں آتا' جہاز کا کپتان اپنے نقشہ کی بنیاد پر مطلع کرتا ہے۔ خاکساران باتوں کو سن رہا تھا دل میں ایک خیال تھا اسے اب تک دبائے چلا جارہا تھا۔لیکن اب وقت آگیا کہ فیصلہ کیا جائے عام طور پر

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُ وْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ (سورۃ نسآء آیت 64)

ترجمہ:۔اوروہ لوگ جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا اگر تمہارے پاس (اے پیغمبر ﷺ) آئیں اوراللہ تعالیٰ سے گناہ کی مغفرت طلب کریں اور رسول (ﷺ) بھی ان کے لئے مغفرت کے طلب گار ہوں گے تو پائیں گے وہ اللہ کو توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان۔

کی قرآنی آیت کی تلاوت اس وقت لوگ کردیتے ہیں۔ جب مدینہ منورہ کی حاضری کا مسئلہ چھیڑا جاتا ہے خدا ہی جانتا ہے کہ مدینہ منور کی حاضری کے مسئلہ کا استنباط اس قرآنی نص سے سب سے پہلے کس نے کیا' لیکن اس استنباط کو غیر معمولی حسن قبول حاصل ہوا' گویا اگر یہ دعویٰ کیا جائے کہ ''جاء وک'' (آئیں تمہارے پاس) کا یہ مطلب کہ اس کا تعلق صرف اسی زمانہ کے ساتھ محدود نہیں ہے جب روضۂ اطہر سے باہر مدینہ منورہ میں آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ فرما تھے' بلکہ روضۂ طیبہ میں عزلت گزیں ہوجانے کے بعد بھی خدمت مبارک میں جو حاضر ہوگا وہ استغفار کے اس قرآنی دستاویز سے مستفید ہوسکتا ہے تو اب اس مطلب کی حیثیت ایک اجتماعی مسئلہ کی ہے' فقہ وحدیث اور مناسک کی ہر وہ کتاب جس میں کسی نہ کسی حیثیت سے مدینہ منورہ کی حاضری کا تذکرہ کیا گیا اس میں اسی اجتماعی تفسیر کے ساتھ اس قرآنی

نص کے درج کرنے کا عام رواج ہے۔
اسی اجتماعی ’’تفسیر‘‘ نے شائد اسی زمانہ میں جب سفر حجاز کی نیت کر چکا تھا‘ قرآن ہی کی دوسری آیت یعنی

وَاِذَا جَآءَکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ اَنَّہٗ مَنْ عَمِلَ مِنْکُمْ سُوْٓءًۢ ابِجَھَالَۃٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِہٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّہٗ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ O

ترجمہ:۔اور جب آئیں تمہارے پاس وہ لوگ جو مانتے ہیں ہماری آیتوں کو‘ تو کہو سلام ہو تم پر‘واجب کیا ہے تمہارے رب نے اپنے اوپر مہربانی کو(یہ کہ) جو کرے تم میں سے کوئی بری بات نادانی سے پھر پلٹ پڑے(یعنی توبہ کرے)اس کے بعد اور سنور جائے تو وہ بہت بڑا بخشنے والا بہت بڑا مہربان ہے۔
سے یہ احساسات قلب میں پیدا ہوئے کہ اس نص قطعی کی رو سے یہ یقینی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ’’السلام علیکم‘‘ کی دعا ہر اس شخص کو میسر آتی ہے جو ایمان کے ساتھ آستانہ نبوت کبری پر حاضری کی سعادت حاصل کرتا ہے اور یہ خبر بھی براہ راست اللہ کے آخری رسول رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے اس کو پہنچائی جاتی ہے۔ کہ توبہ واصلاح کے بعد اپنے مالک کو وہ غفور(بہت بڑا بخشنے والا) اور رحیم پائے گا۔سورۃ النساء کی پہلی آیت ہی کے مضمون کا اعادہ الانعام کی اس آیت میں اضافے کے ساتھ کیا گیا ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ’’سلامتی‘‘ کی دعاء بھی قطعی طور پر ہر وہ مومن حاصل کرتا ہے جو بارگاہ نبوت میں حاضر ہوتا ہے۔
امتی سلام عرض کرتا ہے لیکن برگشتہ بخت سیہ کاروں کو اس سلام کا جواب بھی دیا جاتا ہے

اب تک تو حدیثوں ہی سے اس کا ظنی علم پیدا ہوتا تھا مگر سورۃ الانعام کی اس آیت نے اس ظنی علم کو قطعی اور یقینی بنا دیا۔ (دربارِ نبوتؐ کی حاضری ص40-37 ط: مجلس نشریات اسلام کراچی)

43) جس پیغمبر کو قرآن میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ ''میری آیتوں کے ماننے والے تمہارے پاس جب آئیں' تو ان کو ''السلام علیکم'' کہو اور آگاہ کر دو کہ نادانی کی وجہ سے برائی کا ارتکاب جس نے کیا ہے لیکن پھر اس کے بعد پلٹ گیا اور سنور گیا تو حق تعالیٰ غفور رحیم ہیں''۔ قرآن کے اس نص قطعی کی یافت کے بعد کوئی وجہ ہوسکتی ہے کہ ہم سلام کی اس دعاء کو حاصل کرنے کے لئے وہاں حاضر نہ ہوں جہاں حاضر ہونے والوں کو السلام علیکم کہنے کے لئے پیغمبر اپنے خدا کی طرف سے مامور ہوا۔ کچھ بھی ہو' نہ ماننے والے جو چاہیں کہیں جو کچھ جی میں آئے خیالات پکائیں' مگر ہم تو یہی جانتے ہیں کہ عہد نبوت ہی میں وفات سے پہلے قرآن میں اعلان کر دیا گیا تھا کہ پیغمبر کی موت کو عام لوگوں کی موت پر قیاس نہ کرنا چاہیے حکم دے دیا گیا تھا کہ ان کے ازواج سے وفات کے بعد نکاح کا ارادہ کوئی نہ کرے یہ بھی بتلا دیا گیا تھا کہ پیغمبر کے متروکہ میں وراثت جاری نہ ہوگی' وفات کے بعد بھی دیکھا جاتا تھا کہ مسجد نبوی کے پڑوس والے دیوار میں کھونٹی ٹھوکتے تو صدیقہ عائشہؓ کہلا بھیجتیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ دو' مسجد نبوی میں زور سے گفتگو کرنے والوں کو ٹوکا جاتا اور یہ کہتے ہوئے ٹوکا جاتا کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں ایسا کرتے ہو۔ خیر میں مدرسہ کے کن جھگڑوں میں پھنس گیا جن میں پھنس جانے کے بعد بسا اوقات بدیہی سے بدیہی مسائل بھی نظری بن جاتے ہیں۔

(دربارِ نبوت ﷺ کی حاضری ص56-53 ط: مجلس نشریات اسلام کراچی)

تلمیذ رشید حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ، سلسلہ قادریہ کے عظیم روحانی راہنما' فنا فی

القرآن، صاحب تفسیر قرآن "قرآن عزیز" وصاحب خلاصۃ المشکوٰۃ، پیرومرشد امام الزاہدین قاضی زاہد الحسینیؒ وحجۃ اللہ فی الارض حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑویؒ مدیر ہفت روزہ "خدام الدین" شیخ التفسیر، امام الاولیاء

حضرت مولانا احمد علی لاہوری صاحبؒ (المتوفی 1381ھ/1962ئ)

44) حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اورسب انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اوران کے ابدان مقدسہ بعینھا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کوحیات حاصل ہے اورحیات دنیوی کے مماثل ہے۔صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اورروضۂ اقدس پر جو درود پڑھا جاوے بلاواسطہ سنتے ہیں۔اوریہی جمہور محدثین اور متکلمین اھل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔ اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی تومستقل تصنیف حیات انبیاء کرامؑ پر "آب حیات" کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ جوحضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ "المہند علی المفند" بھی اہل انصاف اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔اب جواس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔**واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔**

(تسکین الصدور ص37، قبر کی زندگی 496-495، مقام حیات ص272 ط: ادارہ المعارف لاہور)

رئیس المفسرین، عمدۃ المتکلمین، شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند، وشیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور،

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی صاحبؒ

(المتوفی 1394ھ/1974ئ)

45) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

من صلی علی عند قبری سمعته و من صلی علی نائیا بلغته

''جو شخص میری قبر کے قریب سے مجھ پر درود پڑھتا ہے اسے میں خود سنتا ہوں اور جو دور دراز سے مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ کو (بذریعہ فرشتوں کے) پہنچا دیا جاتا ہے۔

(سیرۃ المصطفیٰ ج3 ص174 ط: مکتبۃ الحسن لاہور)

46) مندرجہ بالا حدیث کی شرح میں علامہ مناویؒ کا قول نقل کرتے ہیں اور اس میں یہ درج ہے **و لذا اخبر بسماعه صلوۃ المصلی علیه عند قبره۔**

(یعنی) اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے کہ جو میری قبر کے قریب سے مجھ پر صلوٰۃ وسلام پڑھے گا اسکو میں خود سنوں گا۔ (سیرۃ المصطفیٰ ج3 ص175 ط: مکتبۃ الحسن لاہور)

47) اور مزار مبارک پر جو شخص حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا اسکو خود سنتے ہیں۔

(سیرۃ المصطفیٰ ج3 ص176 ط مکتبۃ الحسن لاہور)

48) اور عہد صحابہؓ و تابعینؒ سے لے کر اس وقت تک امت کے تمام علماء و صلحاء کا یہ عمل رہا ہے کہ جو شخص زیارت نبوی ﷺ کے لئے جاتا ہے اس کے واسطے سے حضور پُرنور ﷺ کی خدمت میں ھدیہ سلام بھیجتے ہیں اور بہت سے اولیاء امت نے جب حضور پُرنور ﷺ پر سلام پڑھا ہے تو حجرہ مبارکہ میں سے وعلیک السلام کی آواز اپنے کانوں سے سنی ہے۔

جان می دھم در آرزوئے قاصد آخر باز گو

در مجلس آن نازنین حرفے کہ از ما می رود

یہ اس امر کی صریح دلیل ہے کہ روح مبارک کو جسم اطہر کے ساتھ اسی قبر منور میں تعلق ہے اسی جگہ سلام پڑھا جاتا ہے اور اسی جگہ سے جواب سنا جاتا ہے۔

(سیرۃ المصطفیٰ ج3 ص180 ط: مکتبۃ الحسن لاہور)

مفتی اعظم پاکستان، خلیفہ راشد حکیم الامت حضرت تھانویؒ سابق مفتی دارالعلوم دیوبند، مہتمم دارالعلوم کراچی، صاحب تفسیر معارف القرآن ودیگر کتب کثیرہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانیؒ صاحب (المتوفی 1396ھ)

49) وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُ وْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ (سورۃ نسآء آیت 64)

ترجمہ: اور اگر وہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرکے آپ ﷺ کے پاس آئیں اور اللہ سے معافی مانگیں اور رسول ﷺ بھی اُن کے لیے معافی مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا، مہربان پائیں گے۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

اگرچہ یہ آیت خاص واقعہ منافقین کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔لیکن اس کے الفاظ سے ایک عام ضابطہ نکل آیا کہ جو شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور آپ ﷺ اس کے لئے دعائے مغفرت کر دیں اس کی مغفرت ضرور ہو جائے گی اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضری جیسے آپ ﷺ کی دنیوی حیات کے زمانے میں ہو سکتی تھی اسی طرح آج بھی روضۂ اقدس پر حاضری اسی حکم میں ہے۔حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کو دفن کر کے

فارغ ہوئے تو اس کے تین روز کے بعد ایک گاؤں والا آیا اور قبر شریف کے پاس آ کر گر گیا۔ اور زار زار روتے ہوئے آیت مذکورہ کا حوالہ دے کر عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ اگر گناہگار رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جائے اور آپ ﷺ اس کیلئے دعائے مغفرت کر دیں تو اس کی مغفرت ضرور ہو جائے گی اسی لئے میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لئے مغفرت کی دعا کریں اس وقت جو لوگ حاضر تھے ان کا بیان ہے کہ اس کے جواب میں روضۂ اقدس کے اندر سے آواز آئی **قد غفر لک** یعنی مغفرت کر دی گئی۔
(تفسیر معارف القرآن ج2 ص460 ط: ادارۃ المعارف کراچی)

50) البتہ روضہ اقدس ﷺ کے سامنے الفاظ خطاب کے ساتھ سلام پڑھنا سنت سے ثابت اور مستحب ہے۔ کیونکہ وہاں براہ راست حضور ﷺ کا سلام سننا اور جواب دینا روایات حدیث سے ثابت ہے۔ (جواہر الفقہ ج1 ص516 ط: جدید مکتبہ دار العلوم کراچی)

51) سوال الف کے جواب میں واضح ہو چکا ہے کہ اس مجلس (درود پاک کی) میں حضور ﷺ کا تشریف لانا کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں رسول کریم ﷺ پر بہتان ہے رسول کریم ﷺ نے اس امر کا فیصلہ خود ایک حدیث میں اس طرح فرمایا ہے۔ **من صلی علی عند قبری سمعته و من صلی علی نائیا ابلغته۔** (مشکوٰۃ از بیہقی) یعنی جو شخص میری قبر کے پاس درود و سلام پڑھتا ہے۔ اسے میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے درود و سلام بھیجتا ہے وہ (فرشتوں کے ذریعے) مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔
(جواہر الفقہ ج1 ص517 ط جدید مکتبہ دار العلوم کراچی)

استاذالحدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل، مرتب فیض الباری شرح البخاری
شاگردرشید حضرت مولانا انورشاہ کشمیریؒ '

حضرت مولانا سید بدرعالم مہاجر مدنی صاحبؒ
(المتوفی 1385ھ/1965ئ)

52) البتہ قریب وبعید باتوں کے سننے اور جاننے کا جو آئین ان کی زندگی میں تھا وہی آئین ان کی وفات کے بعد بھی قائم رہتا ہے یعنی جس طرح اپنی حیات میں وہ قریب کی بات خود سنا کرتے تھے اسی طرح وفات کے بعد قریب کی درودشریف بنفس نفیس خود بھی سنتے ہیں۔ (ترجمان السنۃ ج2 ص436 ط: ایچ۔ایم سعید کمپنی کراچی شرح حدیث نمبر 807)

53) جولوگ خود حاضر ہوکر آپ ﷺ پر درود وسلام پیش کرتے ہیں وہ تو آپ بنفس نفیس خود سنتے ہیں۔ (ترجمان السنۃ ج3 ص302 'شرح حدیث نمبر 1074 ط: ایچ۔ایم سعید کراچی)

قدوۃ العارفین، فخر المحدثین، زبدۃ المفسرین، عمدۃ الفقہاء، اسوۃ العلماء شیخ الحدیث
دارالعلوم الاسلامیہ ٹنڈوالٰہ یار سندھ، خلیفہ حضرت تھانویؒ، صاحب اعلاء السنن،

حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحبؒ (المتوفی 1974/1394ئ)

54) وقد وردالتصریح بسماعہٖ سلام الزائر فی اثر رواہ جماعۃ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ بلفظ من صلی علی عند قبری سمعتہ و من صلی علی نائیا بلغتہ۔
(اعلاء السنن ج10 ص501 ط: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

ترجمہ:۔اور زیارت کرنے والے کے سلام کو آپ ﷺ کے بذاتِ خود سننے کی تصریح

ایک حدیث میں آئی جس کو ایک جماعت نے حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت کیا ہے ان لفظوں سے کہ جو شخص میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود پڑھے گا میں اس کو خود سنوں گا اور جو دور سے پڑھے گا وہ مجھ تک پہنچایا جائے گا۔

55) قال فی الاحیاء: واعلم انہؐ عالم بحضورک وقیامک وزیارتک وانہ یبلغہ سلامک وصلوتک (بل یسمعہ ویرد السلام علیک) فمثل صورتہ الکریمۃ فی خیالک واخطر عظیم رتبتہ فی قلبک۔

(اعلاء السنن ج10 ص504 ط: ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

ترجمہ:۔ احیاء میں ہے معلوم کرلو کہ یقیناً وہ نبیؐ تیری حاضری کھڑے ہونے اور زیارت کو جانتے ہیں اور انکو تیرا درود و سلام پہنچتا ہے (بلکہ وہ اسے سنتے ہیں اور تجھے سلام کا جواب دیتے ہیں) تو اپنے خیال میں ان کی صورت شریفہ اور دل میں ان کے بڑے رتبہ کا دھیان کر۔

56) حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہٖ محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔ صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جو درود پڑھا جاوے بلا واسطہ سنتے ہیں۔ اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اھل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔ اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء کرامؑ پر ''آب حیات'' کے نام سے موجود ہے۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ ''المہند علی المفند'' بھی اہل انصاف اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔ اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ و اللّٰہ یقول الحق و ھو یھدی السبیل

(تسکین الصدور ص37، قبر کی زندگی 496-495، مقام حیات ص272 ط: ادارۃ المعارف لاہور)

عروۃ الجبل المتین، رئیس الشیوخ الکرام، قطب فلک العلوم والفنون، رئیس المناظرین، صدر المفتین، مفتی اعظم دار العلوم دیوبند

حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن شاہجہان پوری صاحبؒ

(المتوفی 1396ھ)

57) حضرت مولانا موصوفؒ نے تفسیر کشف الرحمن پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے تقریظ تحریر فرمائی ہے۔ جس کا حوالہ اس باب کے نمبر 14 پر گذر چکا وہاں ملاحظہ کر لیا جائے۔

58) علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز **تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور** مصنفہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر صاحبؒ (المتوفی 2009ئ)

جس میں دیوبند مسلک کو اصولی طور پر ط کر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

''کتاب تسکین الصدور موصول ہوئی۔ شکر گذار ہوں۔ وصول ہوتے ہی پڑھنا شروع کر دیا۔ جناب والا نے کتاب کے ہر مبحث کو تشنہ نہیں چھوڑا۔ مسائل کو دلائل صحیحہ سے

اورنقول معتبرہ سے باحسن وجوہ ثابت کر دیا۔اوراھلسنت والجماعت کے عقیدہ کوبطریق صحیح ثابت کرنے میں کسی قسم کافتورواقع نہیں ہوا۔ اثبات عذاب قبراوراثبات حیاۃ الانبیاء فی القبورکوجن دلائل حقہ سے ثابت کیاہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔طالب حق وہدایت کوکسی قسم کے چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔متعنت اورمعاند (ضدی اورہٹ دھرم) سے امیدنہیں کہ وہ ہدایت (تسکین الصدور کے دلائل) قبول کریں۔ان مسائل میں معاندین کےشکوک رکیکہ اوراعتراضات واھیہ میں ان کے جوابات دندان شکن دے دیے ہیں۔اوران شبہات کوزائل کر دیاہے الحاصل کتاب تحقیقات سےمملواوردلائل سے مشحون ہےعوام وخواص دونوں طبقوں کے لئے بہت مفید ہے۔حق تعالیٰ مؤلف ممدوح کوتمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیرعطاء فرمائے اوران کےعلم وعرفان اورعمل وایمان میں روزافزوں ترقیات عطاءفرمائے آمین۔

(تسکین الصدورص20ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

59) آپ ﷺ اپنے اپنی قبرمبارک میں اپنے جسدمبارک کے ساتھ زندہ ہیں۔مزارمبارک کےساتھ آپ ﷺ کاخصوصی تعلق بجسدہ وروحہ ہے۔جواس کے خلاف کہتاہے وہ غلط کہتاہے بدعتی ہے۔اس کے پیچھے نمازمکروہ ہے۔اس باب میں بکثرت احادیث واردہیں۔ جنکاانکارنہیں کیاجاسکتاہے جوانکارکرتاہے وہ بدعتی ہے خارج ازاھلسنت والجماعت ہے۔ (تسکین الصدورص 50 قبرکی زندگی ص495-96)

منبع العلوم ومخزن الفہوم، محی السنۃ الغراء، محی البدعۃ الظلماء، سند العلماء والصلحائ، رأس الاتقیاء، نمونہ سلف، فخر الاسلام، امینِ شیخ الہند، وارثِ انور شاہؒ، جانشین شیخ الاسلامؒ، صدر المدرسین وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند، اُستاذ حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ

حضرت مولانا فخر الدین احمد صاحبؒ (المتوفی 1392ھ/1972ئ)

رومی کی غزل، رازی کی نظر، غزالی کی تلقین یہاں
روشن ہے جمالِ انور سے پیمانہ فخر الدین یہاں

60) باب رفع الصَّوْتِ فِی المسجد حدثنا علیّ بن عبداللّٰہِ بن جعفر بن نجیح المدینی قال نا یحیی بن سعیدنِ القطان قال نا الجعید بن عبدالرّحمٰن قال حدَّثنی یزید بن خصیفة عن السّائب بن یزید قال کنت قائما فی المسجد فحصبنی رجل فنظرت الیه فاذا عمر بن الخطّاب فقال اذهب فأتنی بهٰذین فجئته بهما فقال ممّن انتما او من این انتما قالا من اهل الطّائف قال لو کنتما من اهل البلد لا وجعتکما ترفعانِ اصواتکما فی مسجد رسول اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیه وسلّم۔

ترجمہ:۔ باب، مسجد میں آواز بلند کرنے کا بیان حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ میں مسجد نبوی ﷺ میں کھڑا ہوا تھا کہ کسی نے میرے ایک کنکری ماری، میں نے اس کی طرف دیکھا تو وہ حضرت عمرؓ بن الخطاب تھے، پھر انہوں نے مجھ

سے فرمایا کہ جاؤاوران دونوں آدمیوں کو بلاکرلاؤ' چنانچہ میں ان دونوں کو بلاکرلایا' حضرت عمرؓ نے ان سے پوچھا کہ تم کس قبیلہ کے ہو' یا کس جگہ کے رہنے والے ہو'ان دونوں نے بتلایا کہ ہم طائف کے رہنے والے ہیں' حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اگرتم شہرمدینہ کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزادیتا' تم رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں اپنی آوازوں کو اتنا بلند کررہے ہو(کہ شوروغل ہوگیا)۔

اس حدیث مبارک کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت فرماتے ہیں۔

مزاراقدس کے احترام میں صحابہؓ کا عمل:۔

حضرت عمرؓ کا ارشادترفعان اصواتکماالخ احترام مسجد کے ساتھ قرآن کریم کی آیت **لاترفعوااصواتکم فوق صوت النبی ولاتجھروالہ بالقول کجھر بعضکم لبعض** (الحجرات 2) سے بھی ماخوذ ہے کہ اے ایمان والو!اپنی آوازوں کو پیغمبرعلیہ السلام کی آواز سے بلندنہ کرواورنہ ان کے سامنے اس طرح زور سے بولوجیسے آپس میں بولتے ہو' پیغمبرعلیہ السلام کی زندگی میں بھی یہی حکم تھااوروفات کے بعد بھی یہی حکم ہے کیونکہ آپ قبرشریف میں بھی حیات سے متصف ہیں' حضرت عمرؓ کی رائے تو روایاتِ باب سے معلوم ہوگئی کہ وہ وفات کے بعد بھی قبرشریف کے قریب بلندآواز سے بولنے پرتنبیہ فرمارہے ہیں۔حضرت ابوبکرؓ کے بارے میں بھی یہی منقول ہے کہ وہ مسجد نبوی ﷺ میں بلندآواز سے بولنے پرنکیرفرماتے اور کہتے کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کوقبرمبارک میں تکلیف نہ ہو' حضرت عائشہؓ سے منقول ہے کہ اگرحجرہ اطہر کے قریب کسی دیوار میں کیل ٹھوکنے کی آوازآتی توفوراً کسی قاصدکوبھیج کرمنع کرادیتی تھیں **لاتوذوا رسول اللہ** (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کہ رسول اللہ ﷺ کوتکلیف مت پہنچاؤ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

کے یہ تمام اقوال وافعال تقی الدین سبکی کی شفاء السقام میں موجود ہیں۔حیات انبیاء کے مسئلہ پر تفصیلی گفتگو کسی اور موقع پر کی جائے گی۔انشاءاللہ

(ایضاح البخاری،شرح بخاری شریف، جلد3،ص269،ط: مکتبہ مجلس قاسم المعارف دیوبند یوپی انڈیا)

61) علماء دیوبند کی دوسری اجتماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور پر تصدیقی دستخط کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

تسکین الصدور کو دو مرتبہ مطالعہ کیا............اپنے موضوع کے لحاظ سے بے مثل ہے اور واقعی اسم بامسمی تسکین الصدور ہی ہے ہر مسئلہ نہایت واضح طریق پر دلائل سے آراستہ پیراستہ اور مخالفین کے دلائل کا صحیح رد جس سے دیکھنے والے کو حق معلوم کرنے میں زبردست امداد حاصل ہو سکے اور بشرط انصاف انکار کی گنجائش باقی نہ رہے۔

(تسکین الصدور ص18 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرنوالہ)

62) نیز حضرت مولانا موصوفؒ نے تفسیر کشف الرحمن پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے تقریظ تحریر فرمائی ہے۔جس کا حوالہ اسی باب کے نمبر 14 پر گذر چکا وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

صاحب الفہم الباہر والرشد الزاہر فقیہ النفس ذوالبصیرۃ التامہ والملکۃ الراسخۃ

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی صاحبؒ مفتی جامعہ اشرفیہ لاہور

(المتوفی 1415ھ/1994ء)

63) آٹھ،دس سال سے حضرات انبیاء کرامؑ کی حیات کا انکار بعض ایسے عالموں کی طرف سے شائع ہونے لگا جو کہ ہمارے اپنے شمار ہوتے تھے۔ بہت ہی جی چاہتا تھا کہ کوئی اللہ کا بندہ اس مسئلہ کی پوری پوری تحقیق لکھ دے............خود تو کم صحت

کم فرصت کم استعداداس سے قاصر تھا۔بس دل میں یہ تمنا موجزن تھی حضرت مولانا سرفراز خانؒ صاحب نے بڑی محنت اور جانفشانی اور عرق ریزی سے یہ تحقیق مکمل کردی ہے۔اللہ تعالیٰ نے میری وہ دلی تمنا مولانا کے ہاتھوں پوری فرمادی اس لئے حرف حرف مزے لے لے کر پڑھتا چلا گیا ہر بحث پر دل باغ باغ ہوتا گیا اور دعاؤں میں سرشار ہوتا رہا۔الحمدللہ جیسا دل چاہتا تھا یہ کام انجام پا گیا۔احادیث کے اسناد کی صحت اور مفہومات کی تحقیقات'شبہات کے جوابات ماشاء اللہ نورعلیٰ نور ہے۔اللہ تعالیٰ حضرت مصنف کو بہترین جزاؤں سے دونوں جہانوں میں سرفراز فرمائیں اور مشتبہ آنکھوں کے لئے کتاب کوسرمۂ بصیرت بنائیں۔ (تسکین الصدور ص26-27ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

یادگار سلف'استاد العلماء'العالم النحریر'امام الفضلائ'سابق استاد دارالعلوم دیوبند'

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ

مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک (المتوفی 1409ھ/1988ئ)

64) حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اکابر دیو بند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اوران کے ابدان مقدسہ بعینہٖ محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کوحیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جودرود پڑھا جاوے' بلاواسطہ سنتے ہیں۔اوریہی جمہور محدثین اور متکلمین اھل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔اکابر دیو بند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ

کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء کرامؑ پر ''آب حیات'' کے نام سے موجود ہے، حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ ''المہند علی المفند'' بھی اہل انصاف اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیو بند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ واللّٰہ یقول الحق و ھو یھدی السبیل

(تسکین الصدور ص 37، قبر کی زندگی 496-495، مقام حیات ص 272 ط: ادارہ المعارف لاہور)

65) ایک فتوی میں تحریر کرتے ہیں ''روضہ اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلا واسطہ سنتے ہیں۔ اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنت والجماعۃ کا مسلک ہے۔

(تسکین الصدور ص 40'39 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

اُستاذ العلماء والمفتین، شیخ الحدیث والتفسیر، شارح بخاری، مسلم وترمذی، سلسلہ نقشبندیہ کے عظیم پیر طریقت، تلمیذ رشید حضرت شیخ نصیر الدین غور غشتویؒ، شیخ الحدیث وصدر مفتی دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ

حضرت مولانا مفتی محمد فرید صاحبؒ زروبوی

(المتوفی 1432ھ/2011ءؒ)

66) **والجواب عن من احتج بقصة عزيز عليه السلام ان عدم ادراكه مدة اللبث يحتمل ان يكون لعدم ابصاره ولعدم سماعه ويحتمل ان يكون لنسيانه بسبب الانتقال من حالة الموت الى حالة الحياة كمافى سورة المومنين قال كم لبثتم فى الارض عددسنين قالوا لبثنا يوما اوبعض يوم۔ والحمل على النسيان اولىٰ من الحمل على عدم السماع وعدم الابصار (لان الانبياء عليهم السلام يطرى عليهم الخطأو النسيان بخلاف عدم الابصار وعدم السماع عندمماتهم فانهما لا يطريان عليهم كيف وهم**

احیاء فی البرزخ وقلنالهذاالمستدل ان الایة التی بعدهاتدل علی ان الطیربعدالتمزق تسمع نداء الخلیل قال اللہ تعالٰی ثم ادعهن یاتینک سعیافکیف لایسمع النبیﷺ۔فهیهات هیهات لمایحتجون۔

(منهاج السنن شرح جامع السنن للترمذی ج6ص228باب مایقول الرجل اذادخل المقابر ط: مکتبہ حقانیہ پشاور)

ترجمہ:۔ اور حضرت عزیرؑ کے قصہ سے (عدم سماع کی) دلیل پکڑنے والوں کو جواب یہ ہے کہ عزیرؑ کا ٹھہرنے کی مدت کا ادراک نہ کرنا' (اس میں یہ) احتمال ہے کہ نہ دیکھنے اور نہ سننے کیوجہ سے ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ بھولنے کی وجہ سے کیونکہ وہ موت کی حالت سے زندگی کی حالت کی طرف منتقل ہوئے تھے جیسا کہ سورۃ المومنین میں ہے۔ کہیں گے تم زمین پر کتنے عرصہ رہے تو وہ کہیں گے کہ ہم ایک دن یا کچھ حصہ دن کا رہے۔ عدم سماع وعدم ابصار پر حمل کرنے سے بہتر ہے کہ بھول پر محمول کیا جائے کیونکہ انبیاءؑ پر خطاء اور بھول تو طاری ہوتی ہیں بخلاف نہ دیکھنا اور نہ سننا عندالموت کہ یہ دونوں ان پر طاری نہیں ہوتے اور کیسے (طاری) ہونگے حالانکہ وہ برزخ میں زندہ ہیں۔ اور ہم (قصہ عزیرؑ) سے دلیل پکڑنے والے کو کہیں گے کہ اس (واقعہ) کے بعد والی آیت دلالت کرتی ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جانے کے بعد پرندوں نے ابراہیمؑ کی نداء سنی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں پھر (اے ابراہیم) آپ ان (پرندوں) کو پکارو وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے۔ (تو جب پرندہ سنتا ہے) تو نبیؑ کیسے نہیں سنتے۔ پس دوری ہو دوری ہو ان کے لئے جو (اس قصہ عزیرؑ سے عدم سماع پر) دلیل پکڑتے ہیں۔

67) فان الامة اجمعوا علی سماع الانبیاء وادراکهم

(تحفہ سیفیہ تقریر جلالین مرتب مفتی سیف اللہ حقانی استاد الحدیث وصدر مفتی دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ج4 ص28)

ترجمہ:۔ یقیناً امت کا انبیاء کرامؑ کے سماع اور ادراک پر اجماع ہے۔

68) حضرت عائشہؓ کے عدم سماع موتی سے رجوع کی دوسری اور تیسری دلیل دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وبدلیل ماروا ہ احمدعنہاانہاقالت لمادفن عمر رضی اللہ عنہ معھم:فواللہ مادخلتم الاوانامشدودۃعلی ثیابی حیاء من عمروبدلیل ماسیاتی فی زیارۃ القبور للنساء انہاخاطبت باخیہ المیت عبدالرحمان۔ فھذاالحدیث یدل علی ابصارالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابی بکروعمررضی اللہ تعالیٰ عنہماالزائرین وکذاعلی سماعھم۔ (منہاج السنن شرح جامع السنن للترمذی ج6ص 229باب مایقول الرجل اذادخل المقابر ط:مکتبہ حقانیہ پشاور)

ترجمہ:۔ اور بوجہ اس دلیل کہ جو امام احمدؒ نے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضرت عمرؓ ان کے ساتھ دفن کئے گئے اللہ کی قسم میں داخل نہیں ہوتی تھی مگر کپڑے اپنے اوپر مضبوط باندھ کر حضرت عمرؓ سے حیاء کرتے ہوئے اور بوجہ اس دلیل کے جو باب زیارۃ القبور للنساء میں آرہی ہے کہ انہوں نے اپنے فوت شدہ بھائی حضرت عبدالرحمنؓ سے خطاب کیا۔ پس یہ حدیث نبیؐ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے زیارت کرنے والوں کے دیکھنے پر دلالت کرتی ہے اسی طرح ان تینوں کے سننے پر بھی دلالت کرتی ہے۔

69) بہرحال یہ درود خطاب روضہ اطہر (مدینہ منورہ) کے پاس پڑھنا جائز ہے اور دوسرے مقامات میں پڑھنا عقیدہ حاضر وناظر کے ساتھ شرک ہے۔ پیغمبر علیہ

السلام فرماتے ہیں من صلی علی عندقبری سمعته و من صلی نائیاً ابلغتهٗ کہ میری قبر کے پاس جو شخص درودشریف پڑھتا ہے میں اس کو خود سنتا ہوں۔
(تجلیات فریدی ص143 ط: الفرید اکیڈمی صوابی)

اُستاذ العلماء، فاضل دارالعلوم دیوبند، خلیفہ راشد حضرت مولانا لاہوریؒ، امام الزاھدین والعارفین، امام المفسرین

حضرت مولانا قاضی زاہدالحسینی صاحبؒ (المتوفی 1997ئ)

70) ولوانهم اذظلموا انفسهم جاؤک فاستغفروا اللّٰہ واستغفرلهم الرسول لوجدوا اللّٰہ توابارحیما۔ (سورۃ النساء64)

ترجمہ:۔ اور جب ان لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، اگر یہ اُس وقت تمہارے پاس آکر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتے اور رسول بھی ان کیلئے مغفرت کی دعا کرتے تو یہ اللہ تعالیٰ کو بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان پاتے۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ

منافق کی ایک نشانی قرآن عزیز نے یہ بھی بتائی ہے کہ وہ سیددوعالم ﷺ کی خدمت میں طلب شفاعت کے لئے آنے سے انکار کرتے ہیں۔ جیسا کہ سورۃ المنافقون آیت نمبر5 میں فرمایا۔

وَاِذَاقِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْلَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُوْنَ۔

ترجمہ:۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ تمہارے حق میں مغفرت کی دعا کریں تو یہ اپنے سروں کو مٹکاتے ہیں اور تم انہیں دیکھو گے کہ وہ بڑے گھمنڈ کے عالم میں بے رخی سے کام کرتے ہیں۔

جیسا کہ ایک واقعہ میں مسلمانوں نے عبداللہ بن ابی منافق سے کہا کہ سید دو عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے جرم کا اعتراف کرے تو حضور ﷺ تیرے لئے مغفرت کی دعاء کرینگے اس پر اس نے اپنے سر کو مٹکاتے ہوئے کہا کہ تم نے مجھے ایمان لانے کو کہا جو میں نے مان لیا پھر تم نے زکوٰۃ کا کہا جو میں نے مان لیا اب تم مجھے محمد ﷺ کو سجدہ کرنے کو کہتے ہو یہ نہ مانوں گا۔ (تفسیر روح المعانی)

سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش اور شفاعت کے بعد خداوند قدوس ضرور معاف فرما دینگے اس لئے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا رسول اور محبوب بنا کر بھیجا ہے اس لئے آپ کی شفاعت قبول ہوگی۔ امت اسلامیہ کا یہی عقیدہ آپؐ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد بھی ہے۔

ابو صادق ازدی کوفی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ روایت کی ہے کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے تین دن بعد ایک اعرابی (دیہاتی مسلمان) سید دو عالم ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہوا اور اپنے سر پر روضۂ اطہر کی مٹی ڈال کر یوں کہنے لگا اے اللہ کے نبی ﷺ آپ نے فرمایا اور ہم نے سنا اور آپ نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو یاد رکھا اور ہم نے بھی جناب سے سن کر یاد رکھا آپ کے ارشادات قرآنیہ میں سے یہ بھی ہے۔ **وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ الآية**۔ اور میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے اور اب حاضر خدمت ہوا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے گناہ بخشوا دیجیے اسے قبر سے آواز آئی کہ

تیرے گناہ معاف کر دیئے گئے۔(تفسیر قرطبی)

مفسر عظیم ابن کثیرؒ نے فرمایا ہے کہ علماء کی ایک جماعت نے جن میں سے شیخ ابومنصور صباغ بھی ہیں انہوں نے اپنی کتاب الشامل میں علامہ عتبیؒ سے نقل کیا ہے کہ علامہ عتبیؒ سیددوعالم ﷺ کی مزار کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک دیہاتی مسلمان آیا اور اس نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول آپ پر صلوٰۃ وسلام ہو میں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ الآیۃ کو سنا ہے اس لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو وسیلہ شفاعت بنا کر درخواست کرتا ہوں اور ساتھ ہی چند نعتیہ اشعار پڑھے پھر وہ چلا گیا اتنے میں میری آنکھ لگ گئی میں نے دیکھا کہ سیددوعالم ﷺ نے فرمایا علامہ عتبیؒ فوراً جا اور اس اعرابی کو یہ کہدے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا ہے(تفسیر ابن کثیرؒ)امت کا اجماع ہے کہ اگر سیددوعالم ﷺ کے روضۂ اطہر پر شفاعت طلب کی جائے تو دعاء قبول ہوتی ہے۔

(آسان تفسیر سورۃ النساء' پارہ نمبر5 ص106-104 'ط: دارالارشاد کیمبل پور اٹک)

(71) تمام انبیاء کرامؑ کے ابدان مبارکہ اسی طرح سلامت ہیں اور ان کی ارواح کا ان کے ابدان سے بہت زیادہ تعلق ہے......امام الانبیاءؑ روضۂ اقدس میں آج بھی زندہ ہیں......جو سعادت مند روضۂ اقدس کے پاس سلام پڑھتا ہے حضور انور ﷺ خود سنتے ہیں اور اسکا جواب بھی دیتے ہیں۔ (رحمت کائنات ص 28-27 ط: دارالارشاد اٹک)

ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ' فاضل مظاہر علوم سہارنپور انڈیا' تلمیذ رشید مولانا زکریاؒ
بانی ومہتمم دارالتدریس ڈاگئی' مردان' شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا حمداللہ جان الداجوی مدظلہم

72) وقدوردفی الحدیث ان الصلوٰۃ ان کانت قریبة یسمعھاالنبیﷺ وان کانت بعیدة تبلغ الیه کمافی حدیث باب فضل الصلوٰة۔

(البصائرلمنکری التوسل باھل المقابرص 67ط: مکتبة الیشیق بشارع دارالشفعة بفاتح 72استنبول ترکی سن طباعت1395ھ/1975ئ)

اورحدیث میں ہےقریبی درودآپؐ خود سنتے ہیں' دوروالا پہنچایا جاتا ہے۔

73) وایضاسمع النبیﷺ الصلوٰة لایخلواما ان یکون من القریب اومن البعیدفان کان الاول فلاینکرعنه مصدق الکلام النبویﷺ وان کان الثانی فلایخلوامابلاواسطة اوبواسطة فان کان الاول فلاندعیه وان کان الثانی فلاینکرعنه فانه ذکرالشیخ فی شرح المشکوٰة ص 362 انه یسمع سلام الزائرین بنفسه ومن البعیدبواسطة الملک وھذاالتفصیل بعینه وردفی روایةابی ھریرةرضی اللہ عنه مرفوعًامن صلی عندقبری سمعته ومن صلی علی نائیاابلغته۔

(البصائرلمنکری التوسل باھل المقابرص 68ط: مکتبة الیشیق بشارع دارالشفعة بفاتح 72استنبول ترکی سن طباعت1395ھ/1975ئ)

اوراسی طرح نبی علیہ السلام کا سننا یاتوقریب سے ہوگا یادور سے اگرقریب سے ہوتو کلام رسول کو ماننے والا اسکاانکارنہیں کرے گا۔اوراگردور سے ہوتو یابلاواسطہ ہوگا یابواسطہ اگربلاواسطہ ہوتو ہم اسکا دعویٰ نہیں کرتے اوراگربواسطہ ہوتواسکاانکارنہیں کرنا چاہیے کیونکہ شیخ (عبدالحق محدث دہلویؒ) نے شرح مشکوٰۃ ص362 میں ذکرکیاہے کہ آپ

زیارت کرنے والوں کا سلام خود سنتے ہیں اور دور سے فرشتے کے واسطے سے پہنچایا جاتا ہے اور یہی تفصیل حضرت ابو ہریرۃؓ کی مرفوع حدیث میں آئی ہے کہ جو میری قبر کے نزدیک پڑھتا ہے تو میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھتا ہے تو وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔

عالم بے بدل، شیخ المفتین، عمدۃ المحققین، خطیب بڑی جامع مسجد ضلع صورت انڈیا،

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم لاجپوری صاحبؒ (المتوفی)

74) انبیاء کرامؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور انکو رزق دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ، کتاب العقائد ج8 ص32 ط مکتبہ رحمانیہ لاہور)

75) آنحضرت ﷺ کے روضۂ اطہر کو بڑی عظمت و شرف حاصل ہے اس لئے کہ آنحضورؐ جسم اطہر اس میں موجود ہے۔ یہی نہیں بلکہ آنحضرتؐ بنفس نفیس باحیات اس میں تشریف فرما ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر شریف میں باحیات ہیں۔ آپؐ کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔ (دیکھیے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی کتاب الحبور ص 6) (فتاویٰ رحیمیہ ج 3 ص 39 باب ما یتعلق بالانبیاء والاولیاء، ط: دارالاشاعت کراچی)

شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند و شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل و صدر شعبہ تفسیر اسلامی یونیورسٹی بہاولپور وزیر معارف شرعیہ ریاستہائے متحدہ بلوچستان

حضرت مولانا شمس الحق افغانی صاحبؒ

(المتوفی 1403ھ/1983ئ)

76) ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک آنحضرتؐ قبر شریف میں زندہ ہیں۔حضرت اقدس نبی کریمؐ اور سب انبیاء کرامؑ کے بارے میں علماء دیو بند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہٖ محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے صرف یہ کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلا واسطہ سنتے ہیں۔ اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے اب جو اس مسلک کے خلاف کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔(تسکین ص38-39ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

بحر العلوم، المحدث الکامل، الفقیہ الجلیل، المحقق النبیل، تلمیذ رشید و جانشین حضرت سید انور شاہ کشمیریؒ سابق امیر مرکزیہ تحفظ ختم نبوۃ پاکستان، استاذ العلماء والصلحائ، شیخ الحدیث جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری صاحبؒ (المتوفی 1397ھ/ 1977ئ)

77) حضرت اقدس نبی کریمؐ اور سب انبیاء کرام علیہمؑ کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہٖ محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جو درود پڑھا جاوے، بلا واسطہ سنتے ہیں۔ اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اھل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔

اکابر دیو بند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء کرامؑ پر ''آب حیات'' کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ جو حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ ''المہند علی المفند'' بھی اہل انصاف اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔اب جو اس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیو بند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ (تسکین الصدور ص 37 'قبر کی زندگی 496-495 'مقام حیات ص 272 ط: ادارہ المعارف لاہور)

78) ایک فتویٰ میں تحریر کرتے ہیں ''روضہ اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلا واسطہ سنتے ہیں۔اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنت والجماعۃ کا مسلک ہے۔ (تسکین الصدور ص 39'40 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

مرشد العلماء والصلحاء' قطب الارشاد' عالم ربانی' فاضل دار العلوم دیو بند'

حضرت اقدس مولانا عبداللہ بہلوی صاحبؒ

(المتوفی 1398ھ/1978ئ)

79) جو امتی آپ ﷺ کے روضہ اقدس پر سلام پیش کرتا ہے آپ علیہ السلام سنتے ہیں اور جواب عطا فرماتے ہیں۔ (معارف بہلوی ج 1 ص 360 ط: کراچی)

80) اسی طرح حضرت اپنی مایہ ناز کتاب مستدلات الفقہ الحنفی من الاحادیث النبویہؐ میں ص 177 '282 پر بڑے ذوق شوق سے باب زیارۃ النبی ﷺ قائم فرماتے ہیں اور حجاج کرام کیلئے زیارت قبر نبی کو واجب تک فرماتے ہیں۔

(مستدلات الفقہ الحنفی ص 177 '282 ناشر مولوی غلام مصطفی خادم حضرت بہلویؒ مدرسہ دار العلوم شجاع آباد ملتان)

محمود الملۃ والدین، مفکر اسلام، فقیہ الامت، سابق وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد، ممبر قومی اسمبلی، ناظم عمومی جمعیت علماء اسلام پاکستان، شیخ الحدیث جامعہ قاسم العلوم ملتان، حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ (المتوفی 1980ئ)

81) احادیث میں ثابت ہے کہ ہر مسلمان کی قبر پر سلام کرتے وقت بصیغہ خطاب سلام کیا جاوے۔ **السلام علیکم دار قوم مومنین و انا ان شاء اللہ بکم لاحقون نسال اللہ لنا و لکم العافیۃ** پھر قبر شریف پر صیغہ خطاب سے سلام کرنے سے کیا مانع ہے؟ جبکہ متعدد احادیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ قبر شریف کے پاس صلوٰۃ وسلام کو حضور اکرم ﷺ خود سنتے ہیں **اخرج البیھقی فی شعب الایمان من صلی علی عند قبری سمعتہ و من صلی علی نائیا بلغتہ۔**

(فتاویٰ مفتی محمود ج1 کتاب العقائد ص353 ط: جمیعۃ پبلشرز لاہور)

82) علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبند مسلک کو اصولی طور پر ❖ کر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

مولانا صفدرؒ نے جمعیت علماء اسلام کے فیصلہ کے مطابق یہ کتاب تالیف فرمائی...... **فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔** حضرت مولانا بالکل مثبت علمی انداز میں اھلسنت والجماعت کے متفقہ عقائد کو بڑی متانت اور سنجیدگی کے ساتھ کتاب وسنت اور اقوال فقہاء متکلمین امت کے جامع استدلالات سے مسلمانوں کے سامنے پیش فرمایا۔ جس کے پڑھنے سے مطالب خود بخود ذہن میں ڈھلتے چلے جاتے ہیں۔ میں اس عظیم دینی خدمت پر مولانا موصوف کی خدمت میں ھدیہ تبریک پیش کر کے دعا کرتا ہوں کہ اللہ

توحضرت کی اس تالیف کوقبول فرما کرمسلمان عوام کے لئے فائدہ مند بنائے اورزائغین (ٹیڑھوں) کی ھدایت کا ذریعہ بنا کرحضرت مولانا موصوف کی فلاح دینوی ونجات اخروی کا سبب بنادے۔وماذلک علی اللّٰہ بعزیز

ضیغم اسلام، بطل حریت، تلمیذرشید حضرت کشمیریؒ، ناظم جمعیت علماء اسلام پاکستان،

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحبؒ (المتوفی)

83) انبیاء اکرامؑ کے بارے میں انحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ وہ قبروں میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں،قریب سے درود وسلام سنتے اوراسکا جواب دیا کرتے ہیں۔یہاں سے بعض حضرات کی کم علمی واضح ہوجاتی ہے۔جومسئلہ حیات الانبیاءؑ کوشر ک قرار دیتے ہیں شرک تو تب ہوتا کہ کسی کوایسا زندہ مان لیا جاتا جس کی حیات خدا تعالیٰ کی عطا نہ ہواوراسکے گھرکی ہواس پرکبھی موت طاری نہ ہومگر یہ توکسی مسلمان کا عقیدہ نہیں ہے۔کیا جوپیغمبر دنیامیں زندہ تھے وہ شرک تھا؟ کیا قیامت میں ہم سب زندہ ہوں گےاورزندہ بھی ایسے کہ پھرنہ مریں گےتو کیاوہ شرک ہوجائے گا؟ پھراللہ تعالیٰ کسی کوقبرمیں زندگی عطا فرمادیں تو وہ کیسے شرک ہوگیا؟ جبکہ علماء دیوبند نہ توآنحضرت ﷺ کی وفات ہوجانے کا انکارکرتے ہیں نہ پیغمبروں کی حیات کواللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ ہونے سے انکارکرتے ہیں۔صرف آپؐ کے ارشادکے مطابق قبروں میں انبیاء کرامؑ کی حیات اورنماز پڑھنے اوردرودسلام سننے کا اقرارکرتے ہیں توکیا آنحضرت ﷺ کےارشادکو ماننا شرک ہے؟ اللہ تعالیٰ ایسی جہالت اورضد سے بچائے (آمین)

(تسکین الصدورص214-215ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

امیرشریعت، صدرمجلس احراراسلام متحدہ ہندوستان، سرپرست اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوۃ

پاکستان، خلیفہ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ،

حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ الحسنی البخاری صاحبؒ

(المتوفی 1381ھ/1961ئ)

84) تحصیل لیاقت پور کے قصبے اسلام پور میں شیعہ سنی کے درمیان مناظرہ ہونے والا تھا۔ اسی تاریخ کو امیر شریعت کی اس علاقہ میں تقریر کا اعلان ہوا۔ جس میں شیعہ اور سنی شریک ہوگئے۔ حضرت امیر شریعت نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا ''میں جنگ لڑنے نہیں آیا اور نہ ہی مناظرہ اور مباحثہ کا قائل ہوں۔ نہ میں برہان اور دلائل کے زور سے کسی کو بات منوانے کے لئے تیار ہوں شیعہ حضرات سے صرف اتنا کہوں گا کہ دو چار آدمی اپنی طرف سے ایسے تیار کریں۔ جو صالح فطرت ہوں میں ان کے ساتھ مدینہ منورہ جانے کو تیار ہوں۔ وہاں سرکار دو عالم ﷺ کے آستانۂ مقدس پر عرض کیا جائے گا کہ حضورؐ اصحاب ثلاثہؓ کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار فرمائیں۔ اگر حضور ﷺ نے جواباً فرمایا کہ یہ میرے ہیں تو پھر تمہیں بھی ان پر ایمان لانا پڑے گا اگر حضور ﷺ نے کوئی جواب مرحمت نہیں فرمایا تو پھر میں تمہارا ہی مسلک اختیار کر جاؤں گا''۔

حضرت امیر شریعتؒ کا یہ فرمانا تھا کہ جلسہ گاہ کی فضاء اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی اور اس کا یہ اثر مرتب ہوا کہ پھر کبھی مناظرانہ انداز میں وہاں جلسے جلوس منعقد نہ ہوئے اور تمام سامعین پر یہ بات واضح ہوگئی کہ حضرت امیر شریعتؒ بلکہ تمام اکابر علماء دیوبند حیات انبیاء کرامؑ کے نہ صرف قائل ہیں بلکہ یہ عقیدہ ان کے نزدیک اصول کی حیثیت رکھتا ہے۔ مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند سے لے کر

(سابق) مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری محمد طیبؒ کی ذات تک سب اس بات کے قائل ہیں کہ حضور پرنور سرور کائنات روضۂ اقدس میں حیات حسی کے ساتھ جلوہ افروز ہیں۔
(ماہنامہ نقیب ختم نبوت' امیر شریعت نمبر حصہ دوئم ص202' رحمت کائنات ص32 ط: ادارۃ تحفظ حقوق نبوت اٹک)

فقیہ الامت' خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ' صدر مفتی دارالعلوم دیوبند و مظاہر العلوم سہارن پور حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی صاحبؒ

(المتوفی 1417ھ/1996ئ)

85) روایات سے اس قدر ثابت ہے کہ جو شخص مزار مبارک کے پاس کھڑا ہو کر درود وسلام پڑھتا ہے وہ آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور جو دور سے پڑھتا ہے وہ خدمت اقدس میں بواسطہ ملائکہ پہنچایا جاتا ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج1 ص531 ط ادارۃ الفاروق کراچی)

86) س: سورۃ حجرات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم ﷺ کا ادب سکھایا ہے کہ دیوار کے باہر سے مت پکارو نہ ان سے سلام وکلام میں اپنی آواز بلند کرو جب باہر تشریف لائیں تب سلام وکلام کرو وغیرہ وغیرہ یہ سب دنیا کی زندگی کے واسطے بتایا اور اب بھی وہی حکم ہے کیونکہ میلاد میں زور سے سلام پڑھتے ہیں اور سینکڑوں کوس سے کیا حکم ہے؟

ج:۔ یہ سب ادب ہمیشہ کے لئے ہے نبی کریم ﷺ نے حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس آ کر صلوٰۃ وسلام مجھ پر پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں اور جو شخص دور سے پڑھتا ہے وہ ملائکہ کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے آواز بلند کر کے پڑھنا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ خود حضور ﷺ یہاں حاضر وناظر ہیں اور بلا واسطہ سنتے ہیں یہ عقیدہ غلط ہے اور اس سے توبہ لازم ہے۔ (ماہنامہ نظام

کانپور انڈیا اپریل 1963ء ص39 باب الاستفسار)

فخر الاماثل، عمدۃ المحققین، رئیس المحدثین، مرتب انوار الباری شرح البخاری، تلمیذ رشید و داماد حضرت راس الاتقیاء حضرت کشمیریؒ، منبع العلوم والفیوض

حضرت مولانا احمد رضا بجنوری صاحبؒ (المتوفی)

87) لیکن اس بارے میں سب کا اتفاق ہے کہ انبیاء کرام علیھم السلام ضرور سنتے ہیں۔ (انوار الباری، شرح البخاری ج11 ص146 ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

88) حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارا درود و سلام دور سے مجھے فرشتے پہنچاتے ہیں اور قریب سے میں خود سن کر جواب دیتا ہوں۔

(انوار الباری، شرح البخاری ج12 ص262 ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

89) اور حضرات انبیاء علیھم السلام تو بالاتفاق سنتے ہیں ان کے بارے میں تو کوئی اختلاف ہے ہی نہیں۔ (انوار الباری، شرح البخاری ج12 ص305 ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

90) زائرین کے صلوٰۃ و سلام سنتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔

(انوار الباری، شرح البخاری ج12 ص352 ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

91) شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں۔ آپ قریب سے سلام عرض کرنے والوں کا سلام بنفس نفیس سنتے ہیں۔

(انوار الباری، شرح البخاری ج17 ص411 ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

92) حضرت گنگوہیؒ کے فتاویٰ رشیدیہ میں ہے کہ سماع موتی کے مسئلہ میں اختلاف عام مومنین کے بارے میں ہے ورنہ سماع انبیاء میں کوئی اختلاف نہیں اسی لئے فقہاء نے قبر مبارک پر شفاعت کا سوال کرنے کو لکھا ہے۔

(ملفوظات محدث کشمیریؒ ص128 ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

93) حضرت حکیم الامت مولانا تھانویؒ نے نشر الطیب میں حیات قبر شریف اور مشاغل مثلاً اعمال امت کا ملاحظہ فرمانا نماز پڑھنا سلام سننا سلام کو جواب دینا ثابت فرمایا ہے۔ (ملفوظات محدث کشمیریؒ ص126 ط: ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان)

شیخ المفسرین، ذروۃ سنام الدین، مجاہد جلیل، مہتمم جامعہ عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ خان پور، اسوۃ الاصفیاء، حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی صاحبؒ، امیر جمیعۃ علماء اسلام پاکستان (المتوفی 1415ھ، 1994ئ)

94) تسکین الصدور کی تقریظ میں لکھتے ہیں کہ اپنے موضوع میں مسلک اھل السنت والجماعت (حیات النبیؐ وسماع النبیؐ عندالقبر الشریف) کے بیان میں کافی وشافی ہے۔ (تسکین الصدور ص27 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

شیخ الاتقیاء، وحید العصر، بقیۃ السلف، قدوۃ الخلف، سید العلمائ، صفوۃ الصلحائ، سند الابرار، جامع الکمال، صادق الاحوال، صوفی باصفائ، خواجہ خواجگان، سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے عظیم سرخیل، حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ خانقاہ سراجیہ کندیاں ضلع میانوالی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ (المتوفی 1431ھ/2010ئ)

95) علماء دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی دوسری اجماعی دستاویز تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور جس میں دیوبندی مسلک کو اصولی طور پر ضبط کر دیا گیا اس پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں۔

انبیاء علیھم السلام کی حیات فی القبر مع بقاء اجساد مطہرہ اھل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ مجمع

علیھا ہے............خلاصہ یہ کہ حیوۃ الانبیاء فی القبور کا مسئلہ تو تقریباً ضروریات دین میں سے شمار ہو کر امت کا ایک اجماعی مسئلہ بن چکا ہے۔

(تسکین الصدور ص30-31 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

96) حضرت خواجہ صاحب اپنے ایک مکتوب گرامی میں فرماتے ہیں۔قرونِ اولیٰ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین سے لے کر آج تک جمیع علماء کرام کا اجماعی طور پر حیات النبی ﷺ کے متعلق جو عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاءؑ وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہ محفوظ ہیں اور جسد عنصری کیساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں روضۂ اقدس ﷺ پر جو درود شریف پڑھے وہ بلا واسطہ سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔حضرات دیوبند کا بھی یہی عقیدہ ہے۔اب جو اس مسلک کے خلاف کرے اتنی بات یقینی ہے کہ اسکا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔جو شخص اکابر دیوبند کے مسلک کے خلاف رات دن تقریر بھی کرے اور اپنے آپ کو دیوبندی بھی کہے یہ بات کم از کم ہمیں تو سمجھ نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراطِ مستقیم اور اکابر دیوبند کے مسلک کے صحیح پابند بنا کر استقامت نصیب فرماوے۔

نوٹ:۔ یہ مکتوب گرامی خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف سے خود حضرت خواجہ صاحبؒ کے لیٹر پیڈ پر لکھا ہوا ہے اور اسکی کاپی مولف کے پاس محفوظ موجود ہے۔

(مجلہ "صفدر" گجرات شیخ المشائخ نمبر طبع اول رمضان المبارک 1431ھ ناشر مظہریہ دار المطالعہ حق چار یار اکیڈمی مدرسہ و محلہ حیات النبی ﷺ گجرات ص 686-687)

وکیل اھلسنت، قاطع فرق باطلہ، مناظر اسلام، خلیفہ مجاز حضرت مدنیؒ، مدیر ماہنامہ حق

چار یارو مصنف کتب کثیرہ، فاضل دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ

(المتوفی 2004ئ)

97) رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی بعدالموت اپنی اپنی قبور مطہرہ میں روح کے تعلق سے جسمانی حیات اور سماع عندالقبر کے عقیدہ پر اہل حق کا اجماع ہے چنانچہ اکابر علمائے دیوبند کے عقائد کی دستاویز **المهند على المفند** مؤلفہ مرجع العلماء والصلحاء حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ میں مسئلہ حیات النبی ﷺ کی تصریح کر دی گئی۔

(حضرت لاہوریؒ فتنوں کے تعاقب میں ص67-66ط: تحریک خدام اہل سنت چکوال ضلع جہلم پاکستان)

مفکر اسلام، مصنف مطالعہ بریلویت وغیرہ، چیف جسٹس پاکستان وفاقی شرعی عدالت، مرکزی راہنما تنظیم اہلسنت والجماعت

حضرت مولانا علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب دامت برکاتہم العالیہ

PHD لندن، ڈائریکٹر اسلامک اکیڈمی مانچسٹر

98) سماع عندالقبر کے موضوع پر عام لوگوں کے بارے میں تو اختلاف ہے کہ سنتے ہیں یا نہیں لیکن حضور ﷺ کا سماع عندالقبر مجمع علیہ ہے اس میں کسی کو اختلاف نہیں

(مقام حیات المسمی بہ مدارک الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء ص534-535ط: دارالمعارف لاہور)

امام اہلسنت، فخر علماء دیوبند، پاسبان مسلک اہلسنت والجماعت، عمدۃ المصنفین، زبدۃ

المفسرین، خاتم المحدثین، رئیس المتکلمین شیخ الحدیث والتفسیر،
فاضل دارالعلوم دیوبند وخاتم الخلفاء حضرت مولانا حسین علیؒ

حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدرؒ

(المتوفی 1430ھ/2009ئ)

99) حضرت اپنی مایہ ناز تصنیف تسکین الصدور فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور'' جو کہ علماء دیوبند کی دوسری اجتماعی دستاویز ہے، میں ذریت مماتیت کو چیلنج کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''بلاخلاف وتردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ تقریباً 1374ھ (یعنی 1950ء کی دہائی میں......ناقل) تک اھل السنۃ والجماعۃ کا کوئی فرد کسی بھی فقہی مسلک سے وابستہ دنیا کے کسی خطہ میں اسکا قائل نہیں رہا کہ آنحضرت ﷺ (اوراسی طرح دیگر حضرات انبیاء کرامؑ) کی روح مبارک کا جسم اطہر سے قبر شریف میں کوئی تعلق اور اتصال نہیں اورآپ ﷺ عندالقبر صلوٰۃ وسلام کا سماع نہیں فرماتے، کسی اسلامی کتاب میں عام اس سے کہ وہ کتاب حدیث وتفسیر کی ہو یا شرح حدیث اور فقہ کی، علم الکلام کی ہو یا علم تصوف وسلوک کی، سیرت کی ہو یا تاریخ کی، کہیں صراحت کے ساتھ اسکا ذکر نہیں کہ آپ ﷺ کی روح مبارک کا جسم اطہر سے کوئی تعلق اور اتصال نہیں اور یہ کہ آپ ﷺ عندالقبر صلوٰۃ وسلام کا سماع نہیں فرماتے **من ادعی خلافہ فعلیہ البیان ولا یمکنہ ان شاءاللہ تعالیٰ الی یوم البعث والجزاء والمیزان**

(تسکین الصدور ص290 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

100 الف) حضرت ملاعلی القاریؒ نے ایک مستقل کتاب لکھی ہے جسکا نام

الدرۃ المضئیۃ فی الزیارۃ المصطفویۃ ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں۔
ومن اعظم فوائد الزیارۃ ان الزائر اذا صلّے وسلّم علیہ عند قبرہ سمعہٗ سماعا حقیقیاً ورد علیہ من غیر واسطۃٍ بخلاف من یصلی ویسلم من بعید فان ذالک لا یبلغہٗ الا بواسطۃ لما جاء بسند جید من صلّے عند قبری سمعتہٗ ومن صلّی علی نائیا اُبلغتہٗ۔

کہ زیارت کے فوائد میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب آپ علیہ الصلوٰۃ والسّلام پر قبر کے نزدیک زیارت کنندہ درود وسلام پڑھتا ہے تو آپ بغیر واسطہ (ملائکہ) کے حقیقی طور پر سنتے ہیں بخلاف اس کے جو دور سے درود وسلام پڑھے۔ کیونکہ وہ آپ کو واسطہ کے بغیر نہیں پہنچتا۔ کیونکہ کھری اور جید سند کے ساتھ یہ روایت آئی ہے کہ جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر صلوٰۃ پڑھی تو میں خود سنتا ہوں اور جس نے دور سے پڑھی تو وہ میرے پاس پہنچائی جاتی ہے۔ (آنکھوں کی ٹھنڈک ص 168 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

100ب) عندالقبر حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کے سماع میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں۔ (اتمام البرھان ص62 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

پاسبان مسلک دیوبند، مناظر اسلام، عالم بے بدل، مرکزی راہنما مجلس تحفظ ختم نبوت
حضرت مولانا محمد علی جالندھری صاحبؒ (المتوفی 1391ھ)

101) وفات کے بعد نبی کریم ﷺ کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بتعلق روح حیات حاصل ہے اور اسی حیات کیوجہ سے روضۂ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ ﷺ صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔ (ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی اگست 1962 ص24-25)

102) آنحضرت ﷺ کو اس دنیا سے انتقال فرمانے کے بعد عالم برزخ میں جو

حیات حاصل ہے وہ روح مبارک کے تعلق سے اسی دنیوی جسد اطہر کیساتھ ہے جو روضۂ اقدس میں محفوظ وموجود ہیں۔ اور اسی تعلق کی وجہ سے روضۂ انور پر پڑھے گئے درود وسلام کو بغیر کسی واسطے کے علی الدوام خود سماعت فرماتے ہیں۔ اسی عقیدہ کو ہمارے اکابر نے المہند میں حیات برزخیہ کے تحت لکھا ہے۔ (سوانح وافکار مولانا محمد علی جالندھریؒ ص 324) (حیات انبیاء کرامؑ ص 25 ط: مکتبۃ الاشرفیہ لاہور)

103) آنحضرت ﷺ کے سماع عندالقبر پر تمام اہلسنت والجماعت کا اتفاق اور اجماع ہے اور اہلسنت میں کوئی معتبر شخص ایسا نہیں گذرا جو یہ کہتا ہو کہ آنحضرت ﷺ عندالقبر صلوٰۃ والسلام کا سماع نہیں فرماتے۔ (حیات انبیاء کرامؑ ص 53 ط: مکتبۃ الاشرفیہ لاہور)

مناظر اسلام، سابق امیر مجلس تحفظ ختم نبوۃ پاکستان، اُستاذ العلماء والمناظرین

حضرت لال حسین اختر صاحبؒ (المتوفی)

104-106) حضرت نے مذکورہ بالا 3 حوالہ جات پر تصدیقی دستخط فرمائے ہیں۔

فقیہ العصر، پیر طریقت، فاضل دارالعلوم دیوبند، بانی ومہتمم جامعۃ الرشید کراچی

حضرت اقدس مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی صاحبؒ

(المتوفی 1422ھ/2002ئ)

107) احتج القائلون بانہامندوبۃ بقولہ تعالٰی ولو انہم اذظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللّٰہ واستغفرلہم الرسول الایۃ وجہ الاستدلال بھاانہ

حی ﷺ فی قبرہ بعدموتہ کمافی حدیث الانبیاء احیاء فی قبورھم وقدصححہ البیھقی فثبت ان حکم الایۃ باقٍ بعدوفاتہ فینبغی لمن ظلم نفسہ ان یزورقبرہ ویستغفر اللہ عندہ فیستغفر لہ الرسول۔ (احسن الفتاویٰ ج4 ص561 ط:مکتبۃ الرشید کراچی)

ترجمہ:۔ اوراس کے پسندیدہ ہونے پرولو انھم اذظلموا . . . سے دلیل پکڑی گئی ہے۔اوروجہ استدلال یہ ہے کہ نبی علیہ السلام وفات کے بعداپنی قبرمبارک میں زندہ ہیں ۔جیسا کہ حدیث میں آیاہے۔ اس حدیث کوامام بیہقیؒ نے صحیح بتلایاہےتوثابت ہواکہ آیت کاحکم آپ ﷺ کی وفات کے بعدبھی باقی ہے۔پس جوشخص اپنی جان پرظلم کرےتواُس کیلئے مناسب یہ ہے کہ وہ قبراقدس کی زیارت کرے اوراللہ سے معافی طلب کرےتونبی پاک ﷺ بھی اللہ تعالیٰ سے اُس کیلئے معافی طلب فرمائیں گے۔

مفسرقرآن،مہاجرمدینۃ الرسولؐ ،فاضل جامعہ مظاہرالعلوم سہارنپور،اُستاذالاساتذہ،

حضرت مولانامفتی محمدعاشق الٰہی صاحب بلندشہری (المتوفی)

108) روضہ مطہرہ کے پاس درودوسلام پڑھاجائےتوآنحضرت ﷺ خودسنتے ہیں اورجوکوئی دورسےدرودوسلام بھیجےاس کوفرشتے پہنچادیتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت سیدعالم ﷺ نے فرمایاکہ بلاشبہ اللہ کے بہت سے فرشتے ہیں جوزمین میں گشت لگاتے پھرتے ہیں(اور)میری امت کاسلام میرے پاس پہنچاتے ہیں۔

(رواہ النسائی وابن حبان فی صحیحہ کمافی الترغیب والترھیب للمنذری ص498 ج2،وقال ابن

القیم فی جلاء الافہام و ھذا اسناد صحیح)

(عقیدہ حیات النبی ﷺ ص34-33 ط: الجامعۃ الحقانیۃ ساہیوال سرگودھا)

شیخ الحدیث والتفسیر، تلمیذ رشید حضرت مولانا حسین احمد المدنیؒ، فاضل دارالعلوم دیوبند،

حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

مہتمم دارالعلوم نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان

109) میرا اور میرے اکابر حضرات علماء دیوبند کا عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور قبر کے قریب سے صلوٰۃ وسلام خود سماعت فرماتے ہیں۔ جو شخص مذکورہ بالا عقیدے کا منکر ہے نہ تو وہ دیوبندی ہے نہ ہی اھلسنت والجماعت سے اسکا کوئی تعلق ایسا آدمی بدعتی ہے، اس کی اقتداء میں نماز جائز نہیں۔ نیز اہل محلہ پر لازم ہے کہ ایسے امام کو معزول کر کے اس کی جگہ صحیح العقیدہ امام مقرر کیا جائے۔

(سہ ماہی مجلہ قافلہ حق جلد نمبر 2 شمارہ نمبر 2 ص 65، ربیع الثانی 1429ھ، 2008ئ)

110) حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرامؑ کے بارے میں حضرات علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہا محفوظ ہیں۔ روضہ اقدس پر حاضر ہونے والوں کے سلام کو آپ ﷺ خود سماعت فرماتے ہیں اھلسنت والجماعت اور اکابر دیوبند کے رسائل میں اس کی تصریح موجود ہے۔

(ڈیرہ اسماعیل خان کے جید علماء کرام و خطباء عظام و مفتیان شرع دینِ متین کی طرف سے شائع ہونے والا اشتہار المسمیٰ: اظہار حقیقت مطبوعہ 1990)

نوٹ:۔ اس کی کاپی مؤلف کے پاس محفوظ ہے۔

امام الاولیاء، جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ (المتوفی)

111) سرورکائنات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے متعلق حضرات علماء دیوبند کثر اللہ تعالیٰ سوادھم کا عقیدہ یہی ہے کہ جب کوئی شخص آپ کے روضہ ٔ اطہر پر حاضری کے دوران آپ کے حضور ہدیہ سلام پیش کرتا ہے تو آپ خود سنتے ہیں بدقسمتی یہ ہے کہ اس دور شر وفتن میں ان قدسی صفات بزرگوں کا نام لے کر بعض لوگ گمراہ کن نظریات پھیلاتے ہیں حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ ایسے لوگوں کا ان حضرات سے کوئی تعلق نہیں ہے ان حضرات کا ان معاملات میں صحیح نظریہ وہی ہے جو المہند علی المفند میں موجود ہے اور بحمد اللہ تعالیٰ ہم اسی کو صحیح دین سمجھتے ہیں اللہ تعالیٰ اسی پر استقامت نصیب فرمائے مؤلف کتاب کو خداوند تعالیٰ مسلک دیوبند کا دفاع کرنے کی مزید توفیق عطاء فرماوے اور ان کی اس سعی وکاوش کو قبول فرمائے آمین۔

(تنبیہ الغافلین علی اقوال الخادعین ص 3 ط: مدرسہ قاسم العلوم شہر سلطان)

عارف باللہ، تلمیذ رشید شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ فاضل دار العلوم دیوبند،

محدث العصر حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب

شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ لاہور (المتوفی)

112) میرا عقیدہ حیات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں وہی ہے جو اکابر دیوبند کا رہا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

1) ہمارے اکابر دیوبند کے شیخ المشائخ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کی معروف کتاب فیوض الحرمین سے ان کا عقیدہ واضح ہے۔

2) ان کے بعد شیخ الحدیث اول روح دار العلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی تصنیف آب حیات سے ان کا عقیدہ ظاہر ہے۔

3) مجددمأتہ حاضرہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا عقیدہ ان کی کتاب زبدۃ المناسک سے واضح ہے یہ سب بزرگ آنحضرت ﷺ کی ایسی حیات کے قائل تھے جسے دنیوی برزخی کے الفاظ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جو کچھ کلمات خطاب وتوسل زبدۃ المناسک میں حضرت گنگوہیؒ نے تحریر فرمائے ہیں وہ شارح ہدایہ ابن ہمامؒ نے فتح القدیر میں لکھے ہیں ملاحظہ ہو فتح القدیر ج2 ص236۔

4) حضرت گنگوہیؒ کے بعد حیات النبی ﷺ کے بارے میں 1325ھ میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ خلیفہ حضرت گنگوہی وشیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپور شارح ابوداؤد ومہاجر مدینہ منورہ نے المہند میں تحریر فرمایا ہے ملاحظہ فرمایئے المہند ص122 مطبوعہ کراچی المہند کے مندرجات کی صحت پر علماء حرمین بلکہ دنیا بھر کے اساطین امت کے دستخط اور اس کے مضامین کی تصدیقات وتقاریظ تحریر ہیں سب سے پہلے دستخط حضرت شیخ الہندؒ اسیر مالٹا کے ہیں پھر حضرت مولانا سید احمد حسنؒ تلمیذ حضرت نانوتویؒ کے ہیں اور حضرت مفتی عزیز الرحمنؒ مفتی دارالعلوم دیوبند۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حضرت شاہ عبدالرحیم رائپوریؒ، حضرت مولانا مفتی کفایت اللہؒ، حضرت مولانا حکیم محمد حسنؒ، برادر حضرت شیخ الہندؒ وغیرہم بلاد ہند کی تصدیقات درج ہیں پھر علماء مکہ مکرمہ پھر علامہ مفتیان کرام مدینہ منورہ کی طویل تحریرات وتصدیقات ہیں اور علماء شام میں علامہ شامیؒ کی اولاد میں محمد ابوالخیر ابن عابدین کی تصدیق بھی ہے و دیگر علمائے شام جامعہ از ہر مصر اور دیگر مصری علماء کی بھی۔ ان کی فہرست ہر شخص المہند میں دیکھ سکتا ہے۔

5) ان حضرات کے بعد استاذنا المحترم شیخ العرب والعجم حضرت مولانا السید حسین

احمد مدنیؒ جنہوں نے دارالعلوم دیوبند میں ایک ثلث صدی درس حدیث دیا اپنی کتاب نقش حیات میں یہ مضمون تحریر فرماتے ہیں علمائے دیوبند وفات ظاہری کے بعد انبیاء علیہم السلام کی حیات جسمانی اور بقاء علاقہ بین الروح والجسم کے مثبت ہیں اور بڑے زورشور سے اس پر دلائل قائم کرتے ہوئے متعدد رسائل اس بارہ میں تصنیف فرما کر شائع کر چکے ہیں رسالہ آب حیات نہایت مبسوط رسالہ خاص اسی مسئلہ کے لئے لکھا گیا ہے نیز ہدیۃ الشیعہ، اجوبہ اربعین ودیگر رسائل مطبوعہ مصنفہ حضرت نانوتویؒ اس مضمون سے بھرے پڑے ہیں نقش حیات ج1 ص103 غرض اکابر دیوبند کا جو اہل السنت والجماعۃ حنفیؒ ہیں سب کا یہی عقیدہ چلا آرہا ہے اور یہی میرا عقیدہ ہے۔

6) جناب شیخ محمد بن عبدالوہاب النجدی کے صاحبزادے جناب شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو اپنی قبر مبارک میں برزخی حیات حاصل ہے جو شہداء کی حیات سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ آپ شہداء سے افضل ہیں اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آپ سلام کرنے والے کا سلام سنتے ہیں رسالہ شیخ عبداللہ ص41

حضرت مولانا منظور صاحب نعمانی مدظلہم نے اپنے ایک مضمون میں اس رسالہ کے اقتباسات دیئے ہیں پھر یہ مضمون دارالعلوم دیوبند کے پندرہ روزہ عربی رسالہ الداعی میں بالاقساط شائع ہوا ملاحظہ ہو رسالہ الداعی 25 جنوری 1978۔

بہرحال یہی مسلک ہے جس پر علمائے امت کا اتفاق چلا آرہا ہے۔ امام ابن تیمیہؒ علی الاطلاق سماع موتی کے قائل تھے اور انتقال یا دفن کے بعد میت کو تلقین کرنے سے بھی منع نہ کرتے تھے چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ بخاری و مسلم میں یہ صحیح حدیث آئی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کیا کرو

لہذا میت کی تلقین سنت ہے کہ اور یہ بھی ثابت ہے کہ قبر میں تدفین کے بعد میت سے سوال ہوتا ہے اس کا امتحان ہوتا ہے اور اسی لئے کہا گیا ہے کہ تلقین میت کو فائدہ پہنچاتی ہے کیونکہ میت آواز سنتا ہے جیسا کہ صحیح روایت بخاری میں آیا ہے کہ وہ بلاشبہ ان کے جوتوں کی چاپ (اپنی قبر میں سے) سنتا ہے اور فرمایا کہ جو کوئی آدمی کسی قبر کے پاس سے گزرتا ہے اور صاحب قبر کو سلام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قبر میں اس پر اس کی روح کو لوٹا دیتا ہے حتی کہ وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے فتاویٰ ابن تیمیہؒ ج 1 ص 289 لیکن امام ابن تیمیہؒ سماع موتی کے اس حد تک قائل ہیں جتنا حدیث شریف میں بتلایا گیا ہے مصنف تنبیہ الغافلین کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یہ توفیق عنایت فرمائی کہ انہوں نے اپنے اکابر کے مسلک کو اجاگر کیا اور اعتماد علی السلف کی افادیت اور اہمیت پر خاصہ زور لگایا جو اس نازک اور پرفتن دور میں نہایت ہی ضروری ہے اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں مزید برکت عطا فرمادے۔

اللّٰھم ارنا الحق حقّا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

(تنبیہ الغافلین علی اقوال الخادعین ص 3-9 ط: مدرسہ قاسم العلوم شہر سلطان)

یادگار اسلاف، ولی کامل، استاذ العلماء، فاضل دار العلوم دیوبند، تلمیذ رشید حضرت مدنیؒ،

حضرت مولانا عبد الحق صاحبؒ، ظفروال ضلع نارووال پنجاب

113) انبیاء علیہم السلام اور نبی کریم ﷺ کے بارے میں جمہور امت کا عقیدہ یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبور مقدسہ میں حیات ہیں اور ان کے مقدس ومطہر ابدان بعینہا ❋ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور

حیات دنیوی کے مثل ہے بجز اس کے کہ وہ احکام شرعیہ کے مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس میں جو درود پڑھا جائے بلا واسطہ سنتے ہیں اور یہی جمہور محدثین، متکلمین اور اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے اور خصوصاً اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں جو اہل انصاف اور اہل بصیرت کیلئے کافی وشافی ہیں لہذا جس شخص کا عقیدہ جمہور امت کے عقیدہ کے خلاف ہو تو وہ اہل سنت والجماعت اور اکابر علماء دیوبند کے مسلک سے خارج ہے اور ایسے شخص کو اپنے اختیار سے امام مقرر کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ایسے عقیدہ کے حامل شخص کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اور ایسے عقیدہ کے حامل شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنا عقیدہ جمہور امت کے عقیدے کے موافق کرے۔ (مجلہ قافلہ حق سرگودھا، ربیع الاول 1430ھ جلد نمبر 3 شمارہ نمبر 1)

فاضل دیوبند، استاذ العلماء امیر جمعیت علماء آزاد کشمیر

حضرت مولانا محمد یوسف خانؒ صاحب پلندری (المتوفی)

114) آپ ﷺ اپنی قبر پاک میں زندہ ہیں اور قریب سے پڑھا جانے والا صلوٰۃ وسلام سماعت فرماتے ہیں۔ (سہ ماہی قافلہ حق جلد 2 شمارہ 3 ص 65 رجب، 1429)

استاذ العلماء، خلیفہ حضرت شمس الحق افغانیؒ، فاضل دار العلوم دیوبند، مہتمم نجم المدارس تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم کلاچویؒ

115) آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور قبر کے قریب پڑھے جانے والا درود وسلام سماعت فرماتے ہیں اور جواب سے بھی سرفراز فرما رہے

ہیں۔

(حجاج کرام کو تربیت کے وقت جاری کی جانے والی ہدایات ص21)

116) آپ ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں اور قریب سے صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔

(نجم الفتاویٰ' کتاب العقائد ج2 ص14 ط: نجم المدارس کلاچی)

117) اسی باب کے حوالہ 110 پر حضرت کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

استاذ العلماء والمحدثین' رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان' استاذ شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ' فاضل دارالعلوم دیوبند' شیخ الحدیث' مہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی

حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہم

118) ایک بات یاد رکھیں سماع موتی میں جو اختلاف ہے وہ حضرات انبیاء علیھم السلام کے سماع میں نہیں ہے حضرات انبیاء علیھم السلام کا سماع بالاتفاق اور بالاجماع مسلّم ہے البتہ دوسرے موتیٰ کے بارے میں اختلاف ہے۔

(کشف الباری شرح صحیح بخاری ص123' کتاب المغازی ص125 تحت حدیث نمبر 3760 ط: مکتبہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی کراچی)

119) جہاں تک حضرات انبیاء کرامؑ کے سماع کا تعلق ہے تو اس بارے میں سلف کے درمیان کوئی اختلاف موجود نہیں۔

(نفحات التنقیح شرح مشکوٰۃ المصابیح کتاب الایمان' باب اثبات عذاب القبر ج1 ص577 ط: مکتبہ فاروقیہ کراچی)

استاد العلماء' سینیٹر جمعیت العلماء اسلام' فاضل دارالعلوم دیوبند' نائب مہتمم نجم المدارس تحصیل کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان حضرت مولانا قاضی عبدالطیف

کلاچویؒ

(المتوفی 2011ءؒ)

120) اسی باب کے حوالہ 110 پر حضرت کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

مرکزی راہنما تنظیم اھل السنت والجماعت' محافظ ناموس صحابہؓ، مؤلف حیات الاموات

حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری صاحبؒ

121) ان احادیث کے مطابق امت کا قریباً قریباً اجماعی ایمان ویقین ہے کہ نبی کریم ﷺ قبر شریف پر پیش کردہ سلام کو خود سماعت فرماتے ہیں اور اگر کوئی دور سے درود پڑھے تو فرشتے پہنچا دیتے ہیں۔

(حیات الاموات خصوصاً حیات النبیؐ سید الکائنات ص130 ط: کتب خانہ مجیدیہ ملتان)

امام الصوفیاءؒ' خلیفہ اجل حضرت تھانویؒ، استاد دارالعلوم دیوبند و بانی جامعہ اشرفیہ لاہور' پیر طریقت

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ

(المتوفی 1380ھ/1961ءؒ)

122) حضرت اقدس نبی کریم ﷺ اور سب انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں اکابر دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینھا محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ عالم برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے۔ صرف یہ ہے کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جو درود پڑھا جاوے

بلاواسطہ سنتے ہیں۔اوریہی جمہورمحدثین اورمتکلمین اھل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے۔ اکابر دیوبند کے مختلف رسائل میں یہ تصریحات موجود ہیں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی تو مستقل تصنیف حیات انبیاء کرامؑ پر ''آب حیات'' کے نام سے موجود ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ جوحضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کے ارشد خلفاء میں سے ہیں ان کا رسالہ ''المہند علی المفند'' بھی اہل انصاف اہل بصیرت کے لئے کافی ہے۔اب جواس مسلک کے خلاف دعویٰ کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔**واللّٰہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔**

(تسکین الصدور ص37، قبر کی زندگی 496-495، مقام حیات ص272 ط:ادارہ المعارف لاہور)

شیخ الحدیث، استاذ العلماء، فاضل دار العلوم دیوبند، شیخ الحدیث جامعہ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی حضرت مولانا مفتی محمد ولی حسن ٹونکی صاحبؒ

123) ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک آنحضرت ﷺ قبر شریف میں زندہ ہیں۔۔۔حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اوران کے ابدان مقدسہ بعینہٖ محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ برزخ میں ان کو حیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے صرف یہ کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلاواسطہ سنتے ہیں۔اوریہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے اب جواس مسلک کے خلاف کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ (تسکین ص38-39 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

فقیہ العصر، مؤلف ھدایۃ الحیران ودیگر کتب نافعہ، پاسبان عقائد اہل السنت

والجماعت، پیر طریقت، بانی جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی صاحبؒ

(المتوفی 1421ھ/2001ء)

124) حضرات انبیاء کرامؑ کی انکی قبروں میں زندگی متفق علیہ عقیدہ کی حیثیت سے ایک طے شدہ حقیقت ہے۔ اکابر اہلسنت میں سے کوئی شخص بھی ایسا نہیں ملتا (بلکہ تا قیامت نہیں ملے گا ولو کان **بعضهم لبعض ظهيرا** از مؤلف) جسے انبیاء کرامؑ خصوصاً حضرت محمد ﷺ کی حیات فی القبر کا انکار کیا ہو۔ اور قبر مبارک میں آپ ﷺ کی روح مبارک کے جسد اطہر سے اتصال و تعلق کی نفی کی ہو۔ بلکہ اس عقیدہ پر اجماع ہے کہ قبر میں روح مبارک کا جسد اطہر سے ایسا تعلق اور اتصال ثابت ہے جس سے جسم مبارک میں حیات اور سماع کی قوت حاصل ہے۔ اور قبر مبارک کے قریب سے سلام کہنے والوں کا سلام آپ ﷺ بنفس بنفیس خود سماعت فرما لیتے ہیں۔

(حیات انبیاء کرام ﷺ ص113 ط: مکتبہ اشرفیہ لاہور)

125) آنحضرت ﷺ کو اس دنیا سے انتقال فرمانے کے بعد عالم برزخ میں جو حیات حاصل ہے وہ روح مبارک کے تعلق سے اسی دنیوی جسد اطہر کیساتھ ہے جو روضۂ اقدس میں [illegible] و موجود ہیں۔ اور اسی تعلق کی وجہ سے روضۂ انور پر پڑھے گئے درود و سلام کو بغیر کسی واسطے کے علی الدوام خود سماعت فرماتے ہیں۔ اسی عقیدہ کو ہمارے اکابر نے المہند میں حیات برزخیہ کے تحت لکھا ہے۔

(حیات انبیاء کرام ص25 ط: مکتبۃ الاشرفیہ لاہور)

126) آنحضرت ﷺ کے سماع عندالقبر پر تمام اھلسنت والجماعت کا اتفاق اور اجماع ہے اوراھلسنت میں کوئی معتبر شخص ایسا نہیں گذرا جو یہ کہتا ہو کہ آنحضرت ﷺ عندالقبر صلوٰۃ والسلام کا سماع نہیں فرماتے۔ (حیات انبیاء کرامؑ ص53 ط:مکتبۃ الاشرفیہ لاہور)

استاذ العلمائ، شیخ الحدیث والتفسیر، مفسر قرآن، فاضل دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا صوفی عبدالحمید صاحب سواتیؒ

بانی ومہتمم جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ (المتوفی 1429ھ/2008ئ)

127) اسی لئے حضور علیہ السلام کا ارشاد ہے **من صلی علی عندقبری سمعته ومن صلی علی نائیاابلغته** یعنی جو شخص میری قبر پر آکر درود پڑھیگا تو میں اس کو سنتا ہوں اور جو دور سے پڑے گا تو وہ مجھ تک پہنچایا جائے گا۔ حیات النبی ﷺ کے مخالف علماء اس حدیث کو ضعیف بتاتے ہیں حالانکہ یہ حدیث سات سندوں سے آئی جس میں بعض ضعیف بھی ہیں یعنی ان میں مروان سدی صغیر (والصحیح محمد بن مروان) ضعیف راوی ہے مگر امام ابن قیمؒ نے ابوالشیخ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ بالکل صحیح ہے اس کی سند میں کوئی راوی ضعیف نہیں ہے۔

(معالم العرفان فی دروس القرآن ج15، ص342)

127) جو آدمی حضور پاک ﷺ کی قبر پر جا کر درود وسلام عرض کرے تو آپ ﷺ اسے خود سنتے ہیں اوراس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں۔ اس بارے میں صحیح حدیث موجود ہے۔ من صلی علی الخ اس روایت کے سارے راوی صحیح ہیں اوراسے امام ابن القیمؒ، امام ابن کثیرؒ اور ملاعلی القاریؒ نے بھی صحیح کہا ہے اور حافظ ابن

حجر عسقلانیؒ جیسے بڑے محدث بھی اس کو صحیح تسلیم کرتے ہیں۔(معالم العرفان فی دروس القرآن ج14ص459'460)

شارح ابی داؤد'صدر المدرسین مظاہر علوم سہارنپور انڈیا' تلمیذ رشید مولانا زکریاؒ،

حضرت مولانا محمد عاقل صاحب مدظلہم

129) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال مامن احدیسلم علیّ الاردّاللّٰہ علیّ روحی حتی اردّعلیہ السلام۔جوشخص مجھ پرسلام پڑھتاہے۔(قبرشریف پرحاضرہوکر'کمایشیر الیہ ترجمۃ الباب) تواللہ تعالیٰ شانہ مجھ پر میری روح کولوٹاتے ہیں حتی کہ میں اس کے سلام کا جواب خود بنفس نفیس دیتا ہوں کتنی بڑی خوش قسمتی وسعادت ہے کہ آنحضرت ﷺ پڑھنے والے کا سلام سنتے ہیں اور پھراس کا جواب دیتے ہیں (گویاایک لحاظ سے ہم کلامی ہوئی)اگر یہ نعمت ساری دنیاخرچ کرکے بھی حاصل ہوتو آپ ﷺ کے امتی کے حق میں ارزاں ہے۔

علامہ خفاجی نسیم الریاض شرح شفاء للقاضی عیاض (ج3ص500) میں تحریرفرماتے ہیں حدیث کا مطلب بلاتکلف جوذہن میں آتاہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اوردیگر انبیاء علیہم السلام اپن اپنی قبورمیں زندہ ہیں اوران کی حیات شہداء کی حیات سے زیادہ قوی ہے' یہ حضرات قبورمیں آرام فرمارہے ہیں بمنزلۂ نائمین کے ہیں اورظاہرہے کہ نائم متکلم کا سلام وکلام بیدارہونے کے بعدہی سنتاہے اسی طرح آنحضرت ﷺ مسلّم کا سلام سننے کے بعدمتیقظ اور بیدارہوتے ہیں اوراس کے سلام کوجواب دیتے ہیں 1ھ تو گویا ردّ روح کنایہ ہے تیقظ وبیداری سے۔اوراسی نوع کا ایک جواب وہ ہے جس کوحضرت سہارنپوریؒ نے بذل المجہودمیں نقل فرمایا ہے کہ

ردّروح سے مراد یہ ہے کہ حضوراقدس ﷺ عالم برزخ میں آپ ﷺ کی روحِ انور تجلیاتِ ربانیہ ومعارف الٰہیہ کی طرف متوجہ رہتی ہے جب کوئی امتی آپ ﷺ پرسلام پڑھتاہے۔توحق تعالیٰ شانہ آپ کی روح مبارک کواس مصلیٰ کی طرف متوجہ فرمادیتے ہیں تاکہ آپ ﷺ اس کے سلام کاجواب دیں۔ 1ھ میں کہتاہوں علامہ سیوطیؒ نے بھی اخیر میں اسی توجیہ کوزیادہ پسندفرمایاہے کہ (کمافی رسالہ انباء الاذکیاء ص151ج2)جس کاحاصل یہ ہے کہ ردروح سے مراد **افاقه عن الاستغراق و المشاهده** ہے۔ان کی پہلی توجیہ جوہمارے یہاں شروع میں نقل ہوچکی ہے وہ **من حيث العربيه والقواعد النحويه** ہے اوریہ توجیہہ روحانی اورمعنوی ہے۔**لاتجعلوابيوتكم قبوراً**حدیث کا یہ ٹکڑا کتاب الصلوٰۃ میں باب **صلوٰة الرجل التطوع فی بيته** میں گذرچکا'**و لاتجعلوا قبری عيداً** میری قبرکومظہرعید جائے سروراورجشن منانے کی جگہ نہ بناؤ' وہاں زینت وسرور کے ساتھ آکرجمع مت ہوٴ قبرتوعبرت کی چیز ہےاوربعض نے اس کا مطلب یہ لیاہے کہ میری قبرکی زیارت جلدی جلدی اوربکثرت کیاکرویہ نہیں کہ عید کی طرح کبھی آگئے جیسے عیدسال میں ایک مرتبہ آتی ہے(خصوصاًوہ حضرات جومدینہ کے قرب وجوار کے رہنے والے ہیں)اورکہاگیاہے کہ عید بمعنی اعتیاد(کسی کام کی عادت بنالینا)یعنی میری قبرپربارباآنے کے عادی مت بنواس لئے کہ اس میں سوء ادب کااندیشہ ہے۔(الدّرالمنضود علی سنن ابی داؤد ج3باب زیارۃ القبور ص330-329-327 ط:مکتبۃ الشیخ بہادرآبادکراچی)

اُستاذالاساتذہ'عالم نحریر جامع المعقول والمنقول'شیخ الحدیث جامعہ خیرالمدارس ملتان

حضرت مولانامحمد شریف کشمیریؒ(المتوفی)

130) سماع صلوٰۃ وسلام عندالقبر النبی ﷺ کے جمیع اہل سنت قائل اور مثبت ہیں اور ہمارے اکابرین دیوبند کا یہی عقیدہ ہے اور جو شخص اس عقیدے کو عقائد شرکیہ اور بدعیہ میں شمار کرتا ہے وہ بالکل جاہل اور پرلے درجے کا احمق اور ملحد ہے وہ حقیقت شرک سے قطعاً ناآشنا ہے مسلمانوں کو ایسے شخص سے دور رہنا چاہیے۔

(تنبیہ الغافلین علیٰ اقوال الخادعین ص2 ط: مدرسہ عربیہ قاسم العلوم جامع مسجد مہاجرین شہر سلطان مظفر گڑھ)

131) حضرت العلامہ مدظلہٗ نے ایک کتاب مسمی بہ "تنبیہ الغافلین علی اقوال الخادعین" پر تقریظ لکھتے ہوئے یہ لکھا کہ "سماع صلوٰۃ وسلام عندالقبر کے بارے میں میرا بھی وہی عقیدہ ہے جو اکابر دیوبند کا ہے وغیرہ ذالک" اس کے بعد ڈیرہ اسماعیل خان کے کسی صاحب نے حضرت والا مدظلہٗ سے اس مسئلہ پر گفتگو کی تو دورانِ بحث "حديث من صلى على عندقبری سمعته" کی سند پر بھی تبصرہ ہوا جس کو بعد میں ان صاحب نے بعنوان "اعلان برأت" شائع کر دیا۔ جس سے بظاہر یہ تأثر ہوتا تھا کہ حضرت والا کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے۔ اور حضرت والا اس عقیدے سے برأت ظاہر کرتے ہیں۔ حضرت والا کو جب یہ معلوم ہوا، تو آپ نے نزاکت کو محسوس فرماتے ہوئے ایک تحریر عنایت فرمائی۔ جس میں حضرت نے وضاحت وتصریح کے ساتھ اظہارِ خیال فرمایا ہے اور اس پر جامعہ خیر المدارس اور جامعہ قاسم العلوم ملتان کے مفتیانِ عظام کے تائیدی دستخط بھی ثبت ہیں۔

(خیر الفتاویٰ کتاب العقائد ج1 ص126-125 ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

فضیلۃ الشیخ، الجامع بین المعقول والمنقول، شیخ الحدیث جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک، نوشہرہ

حضرت مولانا مغفور اللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ

132) تمام انبیاء کرامؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور قبر کے قریب سے سنتے ہیں۔ اور

انبیاء کرامؑ کے سماع میں کسی کو اختلاف نہیں اور اس بارے میں صحیح روایات موجود ہیں

(تبیان الاحادیث تقریر مشکوٰۃ شریف ص337 باب اثبات عذاب القبر)

استاد الحدیث، عالم باعمل، تلمیذ رشید حضرت مدنیؒ، فاضل دار العلوم دیوبند و

استاذ الحدیث جامعہ نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا امیر عباس صاحبؒ (المتوفی)

133) اسی باب کے حوالہ 110 پر حضرت کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

استاد الحدیث، عالم لاثانی، تلمیذ رشید حضرت مدنیؒ و کشمیریؒ، فاضل دار العلوم دیوبند

حضرت مولانا سراج الدین صاحبؒ

مہتمم واستاذ الحدیث جامعہ نعمانیہ صالحیہ ڈیرہ اسماعیل خان

(المتوفی 1420ھ/1999ئ)

134) اسی باب کے حوالہ 110 پر حضرت کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

مفتی دار العلوم دیوبند، مرتب فتاویٰ دار العلوم دیوبند، استاد دار العلوم دیوبند

حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر الدین صاحبؒ (المتوفی 2010ئ)

135) اہل السنۃ والجماعۃ کا قرآن وحدیث کی روشنی میں اجماعی عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اسی طرح دیگر تمام انبیاء کرامؑ قبروں میں اجسادِ عنصریہ کے ساتھ حیات ہیں اور یہ حیات برزخی حیاتِ دنیوی سے کم نہیں ہے۔ اور تلذذاً نماز ودیگر عبادات میں مشغول ہیں۔ یہ حیات برزخی اگرچہ ہم کو محسوس نہیں

ہوتی۔لیکن بلاشبہ یہ حیات حسی اور جسمانی ہے۔اس لئے کہ روحانی اور معنوی حیات تو عامۂ مؤمنین بلکہ ارواحِ کفار کو بھی حاصل ہے۔امت کا یہ اجماعی عقیدہ اصولِ شریعت کتاب وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

(خیر الفتاویٰ ج1 کتاب العقائد ص95 ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

136) دلائل کثیرہ سے آفتابِ نیمروز کی طرح ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں۔ اور قبر اطہر کے قریب پڑھا جانے والا درود شریف سید الکونین ﷺ خود بلا واسطہ سنتے ہیں۔اس لئے اسلام کے چودہ سو سالہ دور میں مسلمانوں کا عمل اسی عقیدہ پر رہا ہے کہ جس نے حج کیا اس نے مدینہ منورہ کی زیارت ضرور کی تاکہ سید دو عالم ﷺ کی خدمت اقدس میں صلوٰۃ وسلام کا تحفہ پیش کر سکے۔ مسلمانوں کو یہ عمل احادیثِ کثیرہ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔

(خیر الفتاویٰ ج1 کتاب العقائد ص120 ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

نائب مفتی دار العلوم دیوبند، استاد دار العلوم دیوبند

حضرت مولانا مفتی کفیل الرحمن صاحب

137) حضرت نے حوالہ نمبر 135 پر تائیداً دستخط فرمائے ہیں۔

138) حضرت نے حوالہ نمبر 136 پر تائیداً دستخط فرمائے ہیں۔

شیخ الاسلام، فقیہ العصر، جامع شریعت وطریقت، مفسر قرآن، شارح بخاری، مسلم، ترمذی، عمدۃ المصنفین، چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت پاکستان، شیخ الحدیث،

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

نائب صدر دار العلوم کراچی

139) ان الاصل فی هذه المسئله قول اللّٰه تبارک وتعالٰی: ولاتقولوا الخ ولماثبت الحیاة للشهداء ثبت للانبیاء علیہ السلام بدلالة النص لان مرتبة الانبیاء اعلیٰ من مرتبة الشهداء بلاریب...وقدوردفی هذا الباب حدیث صریح...عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الانبیاء احیاء فی قبورهم یصلون ... وبالجملة فان هذه الاحادیث مع حدیث الباب (مررت علی موسی علیہ السلام الخ ...)علی کون الانبیاء احیاء بعدوفاتهم وهومن عقائدجمهوراهل السنة والجماعة...وانماالمقصودحیاتهم بمعنی ان لارواحهم تعلقا قویاباجسادهم الشریفة المدفونة فی القبورولهذاالتعلق القوی حدثت لاجسادهم خصائص کثیرة من خصائص الاجسادمثل سماع السلامورده...

(تکملہ فتح الملہم ج5ص28-30ط:دارالعلوم کراچی)

ترجمہ:۔ اس مسئلہ میں اللہ تعالیٰ کاارشادولاتقولواالخ بنیاد ہے۔ جب شہداء کے لئے حیات ثابت ہوئی تودلالت النص سے انبیاءؑ کے لئے بھی ثابت ہوگئی کیونکہ ان کامرتبہ بلاشبہ شہداء سے برتروبالا ہے......اس باب میں واضح حدیث بھی ہے...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: انبیاء کرامؑ اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔نماز پڑھتے ہیں......بالجملہ یہ تمام احادیث بشمول حدیث باب کے (کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر گذر رہواتھا) بتاتی ہیں کہ حضرات انبیاء کرامؑ وفات کے بعدزندہ ہیں اور یہ جمہوراھل السنت والجماعت کے عقائدمیں سے ہے‘اورمقصود یہ ہے کہ انکی زندگی بایں معنی ہے کہ انکی ارواح کاان کے قبروں میں مدفون بدنوں کے ساتھ مضبوط تعلق ہے اوراسی مضبوط تعلق کیوجہ سے انکے اجسام میں جسم والی کئی خصوصیات پیداہوگئیں ہیں جیسے سلام کاسننااوراسکاجواب دینا۔

استاذالحدیث واستاذالعلماء‘علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی

حضرت مولانااحمدالرحمن صاحبؒ(المتوفی1411ھ/1991ئ)

140) ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک آنحضرت ﷺ قبر شریف میں زندہ ہیں۔۔۔حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سب انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ وفات کے بعد وہ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور ان کے ابدان مقدسہ بعینہٖ محفوظ ہیں اور جسد عنصری کے ساتھ برزخ میں ان کوحیات حاصل ہے اور حیات دنیوی کے مماثل ہے صرف یہ کہ احکام شرعیہ کے وہ مکلف نہیں ہیں لیکن وہ نماز بھی پڑھتے ہیں اور روضۂ اقدس پر جو درود شریف پڑھے وہ بلا واسطہ سنتے ہیں۔ اور یہی جمہور محدثین اور متکلمین اہل السنۃ والجماعۃ کا مسلک ہے اب جو اس مسلک کے خلاف کرے اتنی بات یقینی ہے کہ ان کا اکابر دیوبند کے مسلک سے کوئی واسطہ نہیں۔ (تسکین ص38-39 ط: مکتبہ صفدریہ گوجرانوالہ)

ہندوستان کے مشہور معروف عالم دین، صاحب شمائل کبریٰ، استاذ الحدیث، مدرسہ ریاض العلوم جونپور انڈیا

حضرت مولانا مفتی محمد ارشاد احمد قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

141) حضرات انبیاء کرام قبروں میں نماز پڑھتے ہیں چنانچہ آپ علیہ السلام بھی اپنی قبر میں نماز پڑھتے ہیں......متعدد روایتوں سے یہ بات ثابت ہے کہ جو آدمی آپ کی قبر اطہر کے پاس سلام پیش کرے تو آپ ﷺ خود سنتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں......چونکہ آپ ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں......اور یہ اہلسنت والجماعت طائفہ حق کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے۔ (شمائل کبریٰ ج10 ص343 ط: زمزم پبلیشرز کراچی)

شہید اسلام، فقیہ وقت، نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوتؐ، خلیفہ ارشد حضرت مولانا محمد زکریاؒ کاندھلوی، سابق مدیر ماہنامہ بینات کراچی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحبؒ شہید

(شہادت 1421ھ/2000ئ)

142) میرا اور میرے اکابر کا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ روضہ ٔ اطہر میں حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں۔اور یہ حیات برزخی ہے اور آنحضرت ﷺ درود وسلام پیش کرنے والوں کوسلام کا جواب دیتے ہیں۔جو شخص اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ میرے اکابر کے نزدیک گمراہ ہے۔اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا جائز نہیں۔اس کی تقریر سننا جائز نہیں اس کے ساتھ کسی قسم کا تعلق روا نہیں۔

(آپ کے مسائل اوران کا حل ج10 ص519ط: مکتبہ بینات کراچی' ص299' ج1 تخریج شدہ ایڈیشن ط: مکتبہ لدھیانوی)

143) س:۔مجمع الزوائد ومستدرک وغیرہ میں جو یہ حدیث آتی ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نازل ہوں گے اورروضہ ٔ رسول ﷺ پر حاضر ہوکر سلام کریں گے آپ ﷺ ان کا جواب دیں گے ٹھیک ہے یا نہیں؟

ج:۔ یہ روایت صحیح ہے اور صحیح مسلم کی روایت اسکی مؤید ہے واللہ اعلم

(آپ کے مسائل اورانکا حل ج1 ص98-297' تخریج شدہ ایڈیشن ط: مکتبہ لدھیانوی ج10 ص518 ط: مکتبہ بینات کراچی)

144) کہیں تصریح تو یاد نہیں۔اکابر سے سنا ہے کہ احاطہ مسجد شریف میں جہاں سے بھی درود وسلام پڑھا جائے خود سماعت فرماتے ہیں۔مسجد کی حدود جہاں تک وسیع ہوگی وہاں تک سماعت کا حکم ہوگا اور حجرہ شریفہ کے قریب سے سلام عرض کرنا اقرب الی الادب والمحبۃ ہوگا۔

(آپ کے مسائل اورانکا حل ج1 ص309 تخریج شدہ ایڈیشن ط: مکتبہ لدھیانوی وص538 ج10 ط: مکتبہ

بینات کراچی)

145) آنحضرت ﷺ روضۂ اطہر میں حیات ہیں۔سلام سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی مرحمت فرماتے ہیں۔(آپ کے مسائل اور انکا حل ج 1ص 311 تخریج شدہ ایڈیشن ط:مکتبہ لدھیانوی)

استاد الاساتذہ،امام علم الصرف والنحو،نمونہ اسلاف،مجسمہ اخلاص وتواضع،برکۃ العصر،شیخ الحدیث والتفسیر،فاضل جامعہ سراج العلوم سرگودھا وجامعہ امینیہ دہلی،شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ کینٹ سیالکوٹ،بانی واستاذ الحدیث جامعہ معرفۃ الاسلام ڈیرہ اسماعیل خان،

حضرت مولانا علامہ محمود الحسن قریشی صاحبؒ

(المتوفی 1428ھ/2007ء)

146) اسی باب کے حوالہ 110 پر حضرت کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

مفتی ڈیرہ،پیکر خلوص،ابوالخیر،فاضل مظاہر العلوم سہارنپور،مہتمم ورئیس دارالافتاء جامعہ محمودیہ عیدگاہ کلاں ڈیرہ اسماعیل خان

حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس قریشی آفندی صاحبؒ (المتوفی)

147) اسی باب کے حوالہ 110 پر حضرت کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

جامع المعقول والمنقول،شیخ الحدیث،بانی جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

مولانا نذیر احمد صاحبؒ (المتوفی)

148) حضرات انبیاء کرامؑ کا اپنی قبور میں سننا اہل السنۃ والجماعت کے تمام ائمہ میں متفق علیہ مسئلہ ہے اس میں کسی معتد بہ عالم نے خلاف نہیں کیا،چنانچہ حضرت گنگوہیؒ فتاویٰ رشیدیہ میں ایک مسئلہ میں گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں''انبیاء کرامؑ کو اسی وجہ

سے مستثنیٰ کیا کہ ان کے سماع میں کسی کا اختلاف نہیں''۔ یہ حضرت گنگوہیؒ کی ذاتی رائے نہیں بلکہ حکایت اجماع ہے۔

(اشرف التوضیح تقریر اردو مشکوٰۃ المصابیح باب اثبات عذاب القبر ج1 ص264 ط: مکتبۃ العارفی فیصل آباد)

حکیم العصر، محدث دوراں، ولی کامل، مخدوم العلماء، شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ باب العلوم کہروڑ پکا، ضلع لودھراں

حضرت اقدس مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ (2015)

149) اس بارے میں ایک خاص بات یاد رکھیے کہ یہ سماع اور عدم سماع کا اختلاف انبیاء کرامؑ کے علاوہ باقی اموات کے بارے میں ہے۔ انبیاء **علیھم السلام** کے بارے میں اجماع ہے کہ اُن کی قبر کے قریب اگر اُن پر صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے تو انبیاء **علیھم السلام** سنتے ہیں۔ یہ مسئلہ اہل سنت والجماعت کا متفق علیہ ہے جو اس سے انکار کرتا ہے وہ اہل سنت والجماعت میں سے نہیں ہے۔

(خطبات حکیم العصر ج2 ص223 ط: مکتبۃ شیخ لدھیانوی باب العلوم کہروڑ پکا، لودھراں)

150) حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ فرمایا کرتے تھے کہ آنکھوں والوں کیلئے روضۂ اقدس میں سرور کائنات ﷺ کی حیات اجلی' بدیہیات میں سے ہے بدیہی اس کو کہتے ہیں جس کو سوچنے کی ضرورت نہ ہو جیسے آپ کو دن کے وقت کوئی دلیل تلاش کرنے کی ضرورت نہیں کہ سورج موجود ہے دن نکلا ہوا ہے...... یہ مسئلہ بدیہی ہے......اور اجلی' بدیہیات اس کو کہتے ہیں جو بالکل واضح ہو اور اس میں سرے سے غور وفکر کی ضرورت ہی نہ ہو۔ (خطبات حکیم العصر ج3 ص365 ط: مکتبۃ شیخ لدھیانوی باب العلوم کہروڑ پکا، لودھراں)

امام الصوفیائ، عالم باعمل، استاذ بخاری شریف مبلغ اسلام مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم العالیہ، استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان و جامعہ قاسم العلوم ملتان

حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحبؒ (المتوفی 1405ھ، 1985ئ)

151) نبی اکرم ﷺ اپنی قبر شریف میں حی (زندہ) ہیں اور قبر شریف پر سلام پڑھا جائے تو سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں اور ہر جگہ سے نہیں سنتے۔ بلکہ دور دراز سے صلوٰۃ وسلام پڑھنے والوں کا سلام آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہی عقیدہ اہل السنت والجماعت کا ہے۔ (فتاویٰ مفتی محمود ج1 ص353 ط: جمعیت پبلیشرز لاہور)

استاذ العلماء ولی کامل، شیخ طریقت، شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ

152) آپ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں روضہ پر پڑھے جانے والا صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں یہ اھلسنت والجماعت کا اجماعی و اتفاقی عقیدہ ہے۔ اس کا منکر اہلسنت والجماعت دیوبند سے خارج ہے۔ (سہ ماہی مجلہ قافلہ حق ج4 شمارہ 1 جنوری 2010ئ)

153) انبیاء علیھم السلام کے دنیوی ابدان کے ساتھ روح کا اتنا زیادہ تعلق ہے کہ درود شریف سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں جو دور سے پڑھے وہ ان کو پہنچایا جاتا ہے اور گمراہی ہے اور مماتیوں کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔ (حیات سرور ص93 ط: ادارہ علم و عمل لاہور)

منبع الحدیث والفقہ، ہندوستان کے مشہور و معروف عالم دین، اُستاذ دار العلوم دیوبند،

حضرت مولانا رفعت قاسمی صاحب دامت برکاتہم العالیہ

154) جمہورا کابرامت کے نزدیک روضہ شریف کی زیارت کی بھی ضرور نیت کرنی چاہیے اور روضۂ اطہر پر حاضر ہوکر شفاعت کی درخواست کرے۔امام جزری حصن حصین میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ کی قبرمبارک کے پاس دعا قبول نہ ہوگی تو اور کہاں ہوگی؟ صلوٰۃ وسلام اور شفاعت کی درخواست پیش کرنے کے بعد قبلہ رخ ہوکر دعا مانگے اور مدینہ طیبہ میں درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہیے اور قرآن کریم کی تلاوت کی مقدار بھی بڑھا دینی چاہیے۔

(مسائل رفعت قاسمی جدید جلد 5 مسائل حج وعمرہ 258 ط: مکتبہ سید احمد شہیدا کوڑہ خٹک)

استاد التفسیر دارالعلوم دیوبند، شارح تفسیر جلالین، فناء فی القرآن، استاد دارالعلوم دیوبند

حضرت مولانا نعیم صاحب مدظلہم

155) ہروقت رسول اللہ ﷺ کے مزار پرانوار پر حاضر ہوکر سلام پیش کرنیوالوں کو براہ راست سماعت کی سعادت بلکہ بعض اوقات جواب کی سعادت بھی حاصل ہوتی رہتی ہے۔ (تفسیر کمالین شرح تفسیر جلالین ج5 ص184 سورۃ الاحزاب آیت 56 ط: مکتبہ رحمانیہ لاہور)

قاری القرائ، اُستاذ الاساتذہ، مہاجر دارالہجرۃ، سابق مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان

ومدیر جامعہ رحیمیہ اشاعت القرآن ملتان

حضرت مولانا قاری محمد طاہر رحیمیؒ (المتوفی)

156) انبیاء علیہم السلام کا اپنی قبور میں سننا اھل سنت کے تمام ائمہ کا متفق علیہ مسئلہ ہے اس میں کسی بھی معتد بہ عالم نے اختلاف نہیں کیا۔

(تحفۃ المرأۃ فی دروس المشکوٰۃ باب اثبات عذاب القبر، ص169 ط: مکتبہ محمودیہ میرانشاہ ضلع بنوں)

راسخ فی العلم، عمدۃ الافتائ، رئیس دارالافتاء والارشاد خیر المدارس ملتان

حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب مدظلہم

157) حضرت مفتی ظفیر الدین صاحبؒ کے فتویٰ پر آپ نے تصدیقی دستخط ان الفاظ میں کیے ہیں۔ نحن متفقون به کلمة بکلمة حرفاً بحرف

(خیر الفتاویٰ ج1 ص126 ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

نوٹ:۔ جس کا حوالہ اس باب کے 135 پر گذرا وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

158) حضرت مفتی ظفیر الدین صاحبؒ کے فتویٰ پر آپ نے تصدیقی دستخط ان الفاظ میں کیے ہیں۔ نحن متفقون به کلمة بکلمة حرفاً بحرف

(خیر الفتاویٰ ج1 ص126 ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

نوٹ:۔ جس کا حوالہ اس باب کے 136 پر گذرا وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

سفیر امن وسلامتی، مہتمم خیر المدارس ملتان وناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہم

159) حضرت مفتی ظفیر الدین صاحبؒ کے فتویٰ پر آپ نے تصدیقی دستخط ان الفاظ میں کیے ہیں۔ نحن متفقون به کلمة بکلمة حرفاً بحرف

(خیر الفتاویٰ ج1 ص126 ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

نوٹ:۔ جس کا حوالہ اس باب کے 135 پر گذرا وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

160) حضرت مفتی ظفیر الدین صاحبؒ کے فتویٰ پر آپ نے تصدیقی دستخط ان الفاظ میں کیے ہیں۔ نحن متفقون به کلمة بکلمة حرفاً بحرف

(خیر الفتاویٰ ج1 ص126 ط: مکتبہ امدادیہ ملتان)

نوٹ:۔ جس کا حوالہ اس باب کے 136 پر گذرا وہاں ملاحظہ کرلیا جائے۔

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور' فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور واستاذ جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ لاہور' جامعہ محمدیہ لیک روڈ چوبرجی وجامعہ عبداللہ بن عمرؓ، امام الصرف والنحو

حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدظلہم

161) آقائے دوعالم ﷺ فخر دوجہاں ﷺ سرورکونین ﷺ کی ذات اقدس کیساتھ محبت کے سمندر میں جوش اورولولہ پیدا کرنے والا عظیم عقیدہ وہ عقیدہ حیات النبی ﷺ ہے' یعنی حضور نبی کریم ﷺ اپنے روضۂ اطہر میں حیات ہیں اوراس انداز سے آرام فرما ہیں کہ قریب سے درودشریف پڑھاجائے توآپ ﷺ خود سنتے ہیں اور اگر دور سے درود شریف پڑھاجائے توفرشتوں کے ذریعے نام لیکر مثلاً فلاں بن فلاں بارگاہ اقدس میں پہنچایا جاتا ہے اسی نیک عقیدہ کی برکت اورکشش ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ کے دیوانے پروانے سارے جہاں میں تڑپ رہے ہیں کہ ہم کب مدینہ منورہ پہنچ کرگنبدخضریٰ کونورانی جالیوں کے سامنے کھڑے ہوکر درودوسلام کاہدیہ پیش کریں اوراپنے قلب وجگراورجسم کے ایک ایک روئیں کوٹھنڈا کریں اس نیک مبارک عقیدہ پرعلمائے سلف وخلف اور پوری امت' امت کے محبین اوردیوانوں کااجماع ہے۔

(خوشبو والاعقیدہ ص88 ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

عقیدہ حیات النبی ﷺ کی کرامت کاظہور

162) الحمدللہ ...... ہمارے پاکستان میں دورہ میں طلباء آتے ہیں اس سال بھی الحمدللہ تقریباً آٹھ سوطلباء تھے ان میں پھر مختلف ذہنوں کے طلباء ہوتے ہیں تو میں اور عقائد کے بیان کے ساتھ ساتھ اس نیک عقیدہ کاذکر بھی خاص طور پر کرتا ہوں' پچھلے

سال رمضان شریف میں ایک عجیب واقعہ پیش آیا بس میں اللہ کی توفیق سے عرض کر رہا ہوں، رمضان شریف کا پہلا عشرہ تھا غالباً پہلی جمعرات تھی یہ ہمارے اساتذہ کرام کے دورہ کا سلسلہ ہوتا ہے کہ وہ تشریف لاتے ہیں تو تقریباً 60 یا 70 علماء اور اساتذہ تھے ان کے ساتھ بھی ان چیزوں کا تکرار کرتا ہوں۔ یہ ان کی محبت ہے اللہ ان کو جزائے خیر دے۔تو میں حضور ﷺ کی ذات اقدس کے بارے میں اس نیک عقیدے کا تذکرہ کرر ہا تھا اور ساتھ یہ بھی عرض کرر ہا تھا کہ دیکھو! ہمارے شیخ حضرت موسیٰ صاحبؒ کی قبر سے خوشبو آئی حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کی قبر سے خوشبو آئی اور اسلام آباد میں حضرت مولانا عبداللہ شہیدؒ کی قبر سے خوشبو آئی تو میں نے کہا کہ جب ان کے غلاموں کے غلاموں کا یہ حال ہے خود آقا ﷺ کی کیا شان ہوگی......!ان کے روضے کا کیا عالم ہوگا......!ان کی خوشبو کا کیا عالم ہوگا......!حضور ﷺ کی قبر اطہر کی خوشبو کا بیان تو حضرت فاطمۃ الزہرہؓ نے ایک شعر میں فرمایا ہے۔

ماذاعلی من شم تربة احمد

ان لایشم مدی الزمان غولیا

صبت علی مصائب لوانها

صبت علی الایام صرن لیالیا

''کہ جس نے حضور ﷺ کی تربت کی خوشبو کو سونگھ لیا اگر وہ عرب کی بہترین خوشبو غالیہ نہ سونگھے تو کوئی پرواہ نہیں ہے''۔

تو یہ ذکر خیر ہو رہا تھا ایسا ہوا کہ اللہ کی کرم نوازی......سبق کے دوران ہی وہ خوشبو آنا شروع ہوگئی۔ایک ساتھی جماعت میں سال لگا کر آئے تھے۔وہ اوپر گیلری میں سبق

سن رہے تھے اسپیکر میں سبق ہو رہا تھا تو وہ گیلری میں لیٹ کر سن رہے تھے شاید ان کو کوئی تکلیف تھی تو انہوں نے پرچی لکھ کر مجھے بھیجی کہ مجھے اوپر گیلری میں خوشبو محسوس ہو رہی ہے تو میں نے وہ پرچی پڑھی اور کچھ زیادہ خیال نہیں کیا میں سمجھا کہ شاید ان کا اپنا گمان ہو اپنا خیال ہو۔ وہ پرچی میں نے جیب میں ڈال لی۔ تو وہ جمعرات کا دن تھا۔ چھٹی ہوگئی۔ اگلے دن جمعہ کے دن بھی سبق ہوا پھر مجھے کوئی خاص جمعہ کی تیاری کا موقعہ بھی نہیں ملا جمعہ کی شام کو میں رائیونڈ کے پاس جامعہ مدنیہ جدید گیا پھر واپس آیا تو جیب سے وہ پرچی نکالی تو پرچی میں سے خوشبو نکلنی شروع ہوگئی۔ اور پھر مغرب کے بعد 60'70 کے قریب علماء کرام اور طلباء کرام جمع ہوئے۔ مغرب کے بعد علماء کرام اور طلباء نے خوشبو سونگھی اتنی خوشبو کہ پوری مسجد خوشبو سے بھر گئی کمرہ میں گیا تو پورا کمرہ خوشبو سے بھرا ہوا۔ جیب میں پرچی کے ساتھ جو چیز ملتی (تسبیح وغیرہ) اس سے بھی خوشبو شروع ہوجاتی۔ پھر میں خانقاہ سید احمد شہیدؒ میں حضرت سید نفیس الحسینی شاہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں بنوری ٹاؤن کے تخصص فی الحدیث کے استاد حضرت مولانا عبد العلیم چشتی صاحب جو حضرت شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد ہیں اور استاذ الحدیث حضرت مولانا منیر صاحب کہروڑ پکا والے یہ سب حضرات جمع تھے تو انہوں نے وہ خوشبو سونگھی پھر حضرت شاہ صاحبؒ نے ایک جملہ ارشاد فرمایا کہ یہ حیات النبی ﷺ کی خوشبو ہے۔

میرے عزیز! یہ نیک عقیدہ ایسا ہے کہ سورج کے دیکھنے میں تو شک ہوسکتا ہے لیکن اس عقیدہ کے برحق ہونے میں شک نہیں ہوسکتا۔ (خوشبو والا عقیدہ ص105-106 ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

مناظر اسلام‘ جانشین حضرت اوکاڑویؒ، محقق دوراں‘ شیخ الحدیث

حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہم

مرکزی نائب امیر اتحاد اہل السنت والجماعت پاکستان

163) نبی پاک ﷺ قبر کے پاس پڑھا ہوا درود و سلام بذات خود سنتے ہیں اور جواب بھی ارشاد فرماتے ہیں دور سے پڑھا ہوا درود شریف فرشتوں کے ذریعے آپ تک پہنچایا جاتا ہے۔

(علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبی ﷺ از مولانا عبدالحق خان بشیر صاحب ص12 ط: حق چار یار اکیڈمی گجرات)

164) تمام علماء کرام متفق ہیں سماع انبیاءؑ پر کسی کا اختلاف نہیں۔

(یادگار خطبات ص275 ط: مکتبہ اسلامیہ حنفیہ بن حافظ جی میانوالی)

متکلم اسلام‘ سفیر احناف‘ ترجمان علماء دیوبند‘

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

مازالت شموس فیوضہ بازغۃً علینا

امیر مرکزیہ عالمی اتحاد اہل السنت والجماعت

165) حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ”خوشبو والا عقیدہ“ ”عقیدہ حیاۃ النبیؐ“ (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماعی عقیدہ ہے جس کا منکر اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج ہے‘ گمراہ ہے‘ مبتدع فی العقیدہ ہے۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ کے موضوع پر بہت سے اکابر کی کتب منظر عام پر آ چکی ہیں' اسی سلسلہ کی ایک کاوش حضرت اقدس مولانا محمد حسن صاحب مدظلہم کی بھی ہے' امید ہے کہ یہ کتاب عشاق رسالت کیلئے قلوب کی تسکین کا باعث اور شفاعت رسالت کا سبب ہوگی۔حق تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ بالایمان فرمائے اور روز محشر سرکار دو عالم ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔(آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ)

(خوشبووالاعقیدہ ص49ط:ادارہ محمدیہ لاہور)

نمونہ اسلاف' ولی کامل' خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ
پیر طریقت، مہتمم مدرسہ صولتیہ مکہ مکرمہ سعودی عرب
حضرت مولانا عبدالحفیظ مکی صاحب مدظلہم

166) حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبووالاعقیدہ''عقیدہ حیاۃ النبیؐ'(مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

شیخ الحدیث امام الصرف والنحو اُستاذ الاساتذہ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیف خوشبووالاعقیدہ یعنی عقیدہ حیات النبی ﷺ جو کہ حضرت کے مدینہ منورہ کے بیانات ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ حیات النبی ﷺ جو کہ ہمیشہ سے ساری امت کا اجماعی عقیدہ سلف وخلف رہا ہے ہر دور میں ائمہ علم و اکابر امت نے اس بارے میں وضاحت کے

ساتھ اس مبارک متفقہ عقیدہ کا اظہار فرمایا گو عبارات میں کچھ اختلاف بھی ملے گا مگر نتیجہ سب کا ایک ہی تھا۔ قرآن وسنت اجماع اور قیاس سے علمائے محققین وائمہ سلف وخلف نے اس متفقہ عقیدہ کو ثابت کیا ہے جو اپنی اپنی جگہ پر محور ثابت ہے اسی لئے ہمارے تمام اکابر علمائے اہل السنت والجماعت اور بلا استثنا تمام جماعت امدادیہ دیوبندیہ اس عقیدہ فخر العلماء امام ربانی شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز نے المہند علی المفند میں اس عقیدہ مبارک کے بارے میں تحریر فرمایا ہے۔

شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی قدس اللہ سرہ العزیز سید العلماء حضرت مولانا میر احمد حسن قدس سرہ العزیز عمدۃ الفقہائ' حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب قدس اللہ سرہ العزیز حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ العزیز شیخ الاتقیاء حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم رائے پوری قدس اللہ سرہ العزیز اور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز اکابر نیز اسی طرح اس دور کے اکابر علماء (مکہ مکرمہ ومدینہ منورہ) اور علمائے کرام ممالک عربیہ نے کی پھر جواب کے ابتداء میں ہی تحریر ہے کہ ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک گویا حضرت امام ربانی رشید گنگوہی اور قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس اللہ سرہ العزیز تو یقینا اس میں آ گئے اور یہی عقیدہ مبارک جمہور اہل السنت والجماعت کا قرون اولی سے چلا آ رہا ہے اس سیاہ کار راقم کے علم کے مطابق اس عقیدہ اجماعیہ کے منکر اور ممات کے قائلین کا گروہ صرف پاکستان میں ہے جس کی وجہ سے یقینا اس فتنہ کو پاکستانی فتنہ ہی کہا جائے گا اللہ

تعالیٰ امت مسلمہ کو ہر قسم کی بدعقیدگی سے محفوظ فرمائے اور اپنے اکابر اور جمہور اہل السنت والجماعت کے مبارک عقائد پر پختگی سے جمے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔اس (پاکستانی مماتی فتنے) کے بارے میں اتنا عرض کرنا ضروری ہے کہ یہ لوگ دجل کے طور پر اپنی نسبت حضرات اکابر علماء اولیاء دیوبند کی طرف کرتے ہیں جو قطعاً غلط اور دھوکہ فریب ہے اس گمراہ ٹولے کا ان اکابر سے کوئی تعلق نہیں جیسا کہ حضرت شیخ الحدیث سلیم اللہ خان صاحب رئیس وفاق المدارس العربیہ پاکستان مدظلہ العالی نے بھی اپنی تقریظ میں اس کی تصریح فرما دی ہے۔

(خوشبو والاعقیدہ ص65-64 ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

نمونہ اسلاف، ولی کامل، خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ، پیر طریقت، حضرت مولانا عزیز الرحمن ہزاروی صاحب مدظلہم

167) حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ "خوشبو والاعقیدہ" "عقیدہ حیاۃ النبیؐ" (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

عالم باعمل ولی کامل استاذ الاساتذہ مخدوم مکرم حضرت مولانا محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ علمی حلقوں میں مشہور و معتمد ہیں۔علوم وفنون کے ماہر ہیں۔طلباء کرام کا ان کی طرف بہت زیادہ رجوع ہے۔درس وتدریس کے علاوہ عقائد کی اصلاح تزکیہ باطن کے ساتھ طلباء اور عوام میں عشق رسول ﷺ اور اکابر واسلاف پر اعتماد پیدا کرتے

ہیں۔دین کے تمام شعبوں کے حامی وناصر ہیں۔بہت سے اکابر کے مجاز بھی ہیں۔ان کا منور چہرہ ان کے حسن باطن کا آئینہ دار ہے۔اس سیاہ کار کا ان کے بارے میں یہ گمان ہے کہ وہ حدیث پاک کے مصداق ان لوگوں میں سے ہیں جن کے بارے میں فرمایا گیا ہے اذا رئاذ کر اللہ (جب ان لوگوں کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے) اس وجہ سے ان کے ساتھ بندہ کو قلبی محبت ہے۔زیرنظر کتاب خوشبو والا عقیدہ حیات النبی ﷺ ان کے عشق ومحبت رسول اللہ ﷺ کی آئینہ دار ہے۔جو ان کے مختلف بیانات کا مجموعہ ہے۔جس میں نئے اور دلکش انداز میں اہل السنت والجماعت علماء حق متقدمین ومتاخرین کے متفقہ عقیدہ حیات النبی ﷺ کو دلائل نقلیہ عقلیہ اور کشفیہ کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔برادر عزیز جناب حافظ محمد شہباز عالم فاروقی زید مجدہ ہم سب سے شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اسے ترتیب دے کر اس کی اشاعت کی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حیات النبی ﷺ کا مبارک عقیدہ پوری امت مسلمہ کا اجماعی عقیدہ ہے اور اکابر دیوبند کا بھی اجماعی عقیدہ ہے۔جو ان کی کتاب ''المہند علی المفند''میں ان الفاظ کے ساتھ صراحۃً موجود ہے ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں۔ ہمارے مرشد پاک برکت العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریاؒ نے بھی اپنی متعدد کتابوں میں اور ایک مستقل مضمون میں اس مبارک عقیدہ کو مدلل لکھا ہے۔ اکابرین نے اپنی تصنیفات خاص طور پر حج کی کتابوں میں بوقت زیارت روضۂ اقدس ﷺ خوب وضاحت کی ہے۔صحابہ کرامؓ سے لے کر آج تک تمام علماء حق کا مسلک حیات النبی ﷺ کا رہا ہے۔علماء

دیوبند کا جیسا کہ مذکورہ ہوا ''المہند علی المفند'' میں یہی عقیدہ ہے۔اب جو شیخ حیات کی بجائے ممات کا عقیدہ رکھتا ہے اس کا علماء دیوبند سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ فتنہ دراصل ایک پاکستانی فتنہ ہے۔ جب اس کا ظہور ہوا تھا اسی وت سے اکابر رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کا تحریر اور تقریر کے ذریعے تعاقب کیا تھا۔اب تو اس مسئلے میں اختلاف ہی نہیں بلکہ صاف وصریح توہین بھی کی جاتی ہے جس کے شواہد تحریروں اور کیسٹوں میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنے اکابر اور اسلاف کے مبارک عقائد پر قائم رکھے۔ اور حسن خاتمہ شہادت کی موت عطاء فرما کر ان کے ساتھ حضور انور ﷺ کے نعلین شریفین میں جمع فرمادے۔ اس رسالہ کو قبول فرما کر اپنی رضا اور اپنے حبیب محبوب ﷺ کے عشق محبت وشفاعت کا ذریعہ بنائے۔

(خوشبووالاعقیدہ ص31-30 ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

پیر طریقت خانقاہ مدنی اٹک، شیخ الحدیث

حضرت مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی صاحب مدظلہم

168) حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبووالاعقیدہ''عقیدہ حیاۃ النبیؐ''(مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا من صلّی عَلَیَ عندقبری سمعتہٗ (جو شخص میرے قبر کے قریب درود پڑھے اُسے میں خود سنتا ہوں) (الحدیث) اس کا انکار کرتے ہوئے جدید معتزلہ (مماتی) لکھتے ہیں اول تو یہ ناممکن ہے اور اگر ہو بھی تو عندیت کیسے

ہوگی؟ کیوں کہ آپ ﷺ کی قبر مبارک تک تو کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا' اندر حجرۂ عائشہؓ ہے پھر اس پر ایک عمارت ہے اور پھر اس پر ایک عمارت ہے اور گنبدِ خضریٰ ہے۔ وغیرہ ذالک یعنی یہ بات تو ہماری عقل میں نہیں آتی (العیاذ باللہ) عقیدۂ حیات النبی ﷺ دورِ صحابہؓ سے لے کر آج تک پوری امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ مماتیوں کے پاس نہ کوئی آیت قرآنی ہے نہ حدیث رسول ﷺ ہے اور نہ ہی اجماع امت اور نہ ہی کوئی مستند دلیل۔ (خوشبووالاعقیدہ ص55 ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

منبع العلوم ومخزن الفہوم' محی السنۃ الغرائی' محی البدعۃ الظلماء' امین علوم اکابرؒ

حضرت مولانا ابواحمد نور محمد قادری تونسویؒ

169) اور اس پر بھی اجماع امت ہے کہ جو شخص آپ کے روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھے تو آپ بنفس نفیس سنتے ہیں۔ (البرہان القوی فی اثبات سماع النبی ﷺ ص2)

تلمیذ رشید مولانا عبدالحق حقانی، ایڈیٹر ماہنامہ ''القاسم''، مہتمم جامعہ ابوہریرۃؓ

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم

170) رسول اللہ ﷺ کا اپنی قبر مبارک میں بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا اپنی منور قبور میں زندہ ہونا جمہور امت کے مسلمات میں سے ہے۔ اگر چہ حیات کی نوعیت میں اختلاف ہے اور روایات اور خواص امت کے تجربات سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ جو امتی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں آپ ان کا سلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں۔

(توضیح السنن شرح آثار السنن ج2 ص689 'باب فی زیارۃ قبر النبی ﷺ ط: القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرۃؓ

نوشہرہ)

محبوب العلماء والصلحاء، مہتمم دار العلوم جھنگ، پیر طریقت،

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب مدظلہم

171) حضرت حسین احمد مدنیؒ کے واقعے کو مقامِ استدلال میں ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ایک مرتبہ آپ سفر حج کے متعلق تقریر فرمارہے تھے تو آپ نے حجاج سے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کا عشق لے کر جارہے ہو تو جس قدر ممکن ہے عجز و نیاز حاصل کرو۔ جملہ عاشقوں کے سردار نبی علیہ السلام پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجو، اس راہ عشق کے سردار نبی اکرم ﷺ ہیں اس لئے میرے نزدیک اور میرے بعض علماء کے نزدیک پہلے مدینہ منور جانا افضل ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا (سورۃ نسآء آیت 64)

ترجمہ: اور اگر وہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر کے آپ ﷺ کے پاس آئیں اور اللہ سے معافی مانگیں اور رسول ﷺ بھی اُن کے لیے معافی مانگے تو وہ اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا، مہربان پائیں گے۔

ہمارے آقا و سردار ﷺ ساری امت کے لئے رحمت ہیں لہذا ان کے پاس حاضری دے کر عرض کرو، یارسول اللہ ﷺ! ہم آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہیں، آپ ہمارے لئے حج کی قبولیت کی دعا فرمائیے، ہماری شفاعت فرمائیے، پھر بیت اللہ شریف حاضری دیں تاکہ نبی علیہ السلام کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ حج کی عاشقانہ عبادت کو قبول

کر لے۔ (عشق رسول ﷺ ص155-154 ط:مکتبۃ الفقیر فیصل آباد)

عالمی مبلغ اسلام، شیخ الحدیث جامعۃ الحسنین فیصل آباد، خطیب مسجد عائشہؓ فیصل آباد

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہم

(172

نسیماجانبِ بطحاء گذرکن زاحوالم محمدؐ راخبرکن
ببرایں جانِ مشتاقم دراں جا فضائِ روضہ خیرالبشرکن
اے بادِ صبا بطحا کی طرف جا میری حالت کی محمد ﷺ کو خبر دے
اس مشتاق جان کو وہاں پہنچا بہترین انسان کے روضہ کی فضاء میں
یاخیرمن دفنت فی البقاع اعظمۂ فطاب من طیبھن القاع والاکمٗ
نفسی الفداء لقبرانت ساکنۂ فیہ العفاف وفیہ الجود والکرمٗ
انت شفیع الذی ترجیٰ شفاعتۂ علی الصراط ازامازلت القدمٗ
وصاحباک لاانساھماابدا منی السلام علیھم ماجری القلمٗ

ابنِ کثیرؒ کی روایت آپ ﷺ کے دنیا سے چلے جانے کے بعد حضرت علامہ عتبیؒ قبر مبارک پر کچھ پڑھ رہے تھے تو ایک بدو (دیہاتی) آتا ہے، اپنی اونٹنی کو بٹھاتا ہے اور قبر مبارک پر آ کر عرض کرتا ہے ''السلام علیک یارسول اللّٰہ''، رسول اللہ ﷺ کو سلام عرض کرنے کے بعد کہتا ہے، یارسول اللہ! آپؐ کے رب نے فرمایا ہے۔

وَلَوْاَنَّھُمْ اِذْظَلَمُوْااَنْفُسَھُمْ جَآءُ وْکَ فَاسْتَغْفَرُوااللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَلَھُمُ الرَّسُوْلُ

لَوَجَدُو اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیمًا۔ (سورۃ نسآء آیت 64)

اے میرے نبیؐ لوگ اپنے اوپر ظلم کر کے آئیں، گناہ کر کے آئیں اور پھر معافی مانگیں اور آپؐ بھی اُن کے لئے سفارش کر دیں تو میں انہیں معاف کر دوں گا۔ یہ آیت پڑھ کر وہ دیہاتی کہنے لگا کہ **جئتک مستغفراً لذنوبی**، کہ میں آپؐ کے پاس آیا ہوں اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں **مستشفعاً بک الی ربی** میں آپؐ کو اللہ کے دربار میں سفارشی بناتا ہوں کہ آپؐ کا رب میری بخشش کر دے اور پھر وہ رونے لگا اور یہ اشعار پڑھے جو میں نے ابھی آپ کو پڑھ کر سنائے کہ "اے وہ ذات جس کے قبر میں جانے سے اندر بھی پاک ہو گیا اور باہر بھی پاک ہو گیا، اندر بھی خوشبو اور باہر بھی خوشبو، پہاڑ بھی مہک اٹھے اور وادیاں بھی مہک گئیں، زمین کا تحت اور فوق ہر طرف خوشبو پھیلی، میری جان قربان اس قبر پر جس میں آپؐ آرام کر رہے ہیں آپؐ کے ساتھ آپؐ کا جود و کرم اسی طرح ہے جیسا دنیا میں تھا، میں آپؐ کے طفیل پل صراط پار کرونگا، اسکے بغیر نہیں کر سکتا، ہاں ہاں، میں ابوبکرؓ اور عمرؓ کو بھی نہیں بھول سکتا، آپؐ پر ابوبکرؓ اور عمرؓ پر جب تک قلم کا رکا قلم چلتا رہے میرا اسلام آپؐ کو پہنچتا رہے"۔ (اس بدو نے) یہ اشعار کہے اور آنسو پونچھتا ہوا اونٹنی کو چل دیا ابھی وہ اونٹنی پر بیٹھ رہا ہے کہ عتبیؒ پر ایک دم نیند آئی، اونگھ آئی، فوراً خواب میں اللہ کے نبیؐ کی زیارت ہوئی فرمایا "عتبی اٹھو! اور اس بدو سے کہہ دو کہ تیری فریاد پہنچ گئی اور تیری بخشش ہو گئی تو اس خطہ کا (روضہ اقدس) تو کوئی مقابلہ نہیں ہے۔

نوٹ:۔ یاد رہے یہ وہ اشعار ہیں جو آج بھی مسجد نبوی ﷺ روضہ اقدس پر لکھے ہوئے ہیں اگر یہ شرک ہوتا تو آپ ﷺ کی دعا کے مطابق **اللّٰھم لا تجعل قبری**

وثناًیعبد کہ اے اللہ میری قبر کوشرک کی آماجگاہ نہ بنانا۔روضہ ٔ اقدس پرنہ ہوتے۔تو پتہ چلا کہ شرک نہیں ہے……از ناقل

جبل استقامت، شہید ناموس صحابہؓ، جرنیل سپاہِ صحابہؓ، ایم این اے جھنگ

حضرت مولانا محمد اعظم طارق شہیدؒ (شہادت 1424ھ/ 2003ئ)

173) مکرمی عبدالرشید بلال صاحب تقبلاللہ منکم العمرۃ والحج السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج بخیر۔گذشتہ روز یکم اپریل کوآپ کا مکہ مکرمہ کی مقدس سرزمین سے تحریر کردہ محبت نامہ موصول ہواجس سے مجھے بے پناہ مسرت ہوئی اور یہ آپ حضرات کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ میری ہمت اورجذبات پہلے سے کہیں زیادہ عمدہ اور بہتر ہے آپ کے خط سے ایسا معلوم ہوا کہ جیسے میں خودسفرحجاز مقدس پر ہوں بس جسما ہی دور ہوں ورنہ روح کاتعلق تومسلسل جڑا ہوا ہے اورنیند آتے ہی اکثر ادھر ہی آجاتا ہوں کیونکہ ہرچیز اپنی اصل کی طرف لوٹتی ہے ہماراتوکل ایمانی سرمایہ ہی ادھر ہے اوراس در سے لولگانے کے بعد نہ اب کوئی جچتا ہے نہ کسی کی طلب وضرورت ہے۔حضرت مکی صاحب اوردیگرتمام احباب کوسلام عرض کرنا اگرمدینۃ الرسولؐ کا دوبارہ سفر ہوتوامی جان کی خدمت میں سلام عرض کرکے سفارش کرنا کہ پیارے آقا اوروالد مکرم حضرت ابوبکرصدیق ؓ کی خدمت میں اس نالائق کی سفارش کردیں کہ اب اسے ناامید نہ کریں اورنظرکرم نہ ہٹائیں اورخودبھی اپنی شفقت میں اضافہ فرمائیں۔

مزید روضہ رسولؐ پرسلام کہنااورشیخین کی بارگاہ میں بھی عرض کرنا کہ وہ جیسا بھی ہے آخرنام لیواتوتمہاراہی ہے سلام عقیدت فرمالیں دیگرتمام مقامات خصوصاً اُحد میں سیدالشہداءاوربقیع میں حضرت عثمانؓ اورحضرت فاطمہؓ اورتمام اہل بیت کرام رضوان

اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کی خدمت میں سلام کہنا مکہ میں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنھا اور باقی حضرات کی خدمت میں سلام کہنا۔

والسلام آپکا بھائی

محمد اعظم طارق 2/4/1998 اٹک جیل

(سالنامہ پیام لاہور۔ مدیر مولانا ثناء اللہ سعد شجاع بادی ط: نومبر 2007)

نوٹ:۔ اس کی کاپی مؤلف کے پاس ط ہے۔

حضرت مولانا محمد عالم طارق صاحب مدظلہم (برادر مولانا اعظم طارق شہیدؒ)

174) حال ہی میں مسئلہ حیات النبی ﷺ پر جماہیر مشائخ دیوبند کی تصدیق سے شائع ہونے والی کتاب المسمی بہ ''خوشبو والاعقیدہ'' ''عقیدہ حیاۃ النبیؐ'' (مؤلفہ امام الصرف والنحو ولی کامل حضرۃ مولانا محمد حسن دامت برکاتہم) پر تصدیقی دستخط فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد ایک گفتگو جو اس عقیدہ کے متعلق ہے اُس کو دیانت داری سے نقل کر دیتا ہوں ملتان شہر کے مضافات میں مظفر گڑھ کی طرف پل مظفر آباد کے نام سے ایک سٹاپ ہے اُس کے متصل ایک بڑی جامع مسجد ہے جس میں سپاہ صحابہؓ کے اکثر اجلاس ہوتے رہے ہیں۔ ایک اجلاس کے موقع پر میں بھی وہاں کسی غرض سے حاضر ہوا تو مسجد کے متصل جو کمرے ہیں اُن کے اوپر والی منزل پر مولانا محمد اعظم طارق (شہیدؒ) اور علامہ علی شیر حیدری (شہیدؒ) اور مولانا محمد اسماعیل محمدی اور چند اور افراد موجود تھے تو مولانا محمد اسماعیل محمد صاحب نے علامہ علی شیر حیدریؒ اور مولانا اعظم طارق (شہیدؒ) کو مخاطت کر کے کہا کہ بعض علاقوں میں لوگ ہم سے کہتے ہیں کہ مولانا اعظم طارق (شہیدؒ) حیات النبی ﷺ کا عقیدہ نہیں رکھتے آپ وضاحت فرمائے۔ علامہ علی شیر حیدری (شہیدؒ) نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس طرح وضاحتوں سے فائدہ نہیں ہوگا۔ آپ علماء دیوبند کے عقائد المہند علی

المفند لے آئیں ہم اس پر لکھ دیں گے کہ ہمارے عقائد یہی ہیں جو اس میں درج ہیں تو اس طرح مسئلہ مستقل حل ہو جائے گا۔ مولانا اسماعیل محمدی صاحب اس پر راضی ہو گئے اس کے بعد مولانا نے اُن سے لکھوایا نہیں لکھوایا میرے علم میں نہیں ہے۔ میں نے جو دیکھا اور سنا اُسے یہاں نقل کر دیا میرا بھی یہی عقیدہ ہے جو میرے برادر مولانا اعظم طارق شہیدؒ کا عقیدہ تھا اور میں بھی عقیدہ حیات النبی ﷺ کا قائل ہوں اور اپنے تمام اکابر کی تائید کرتا ہوں۔

(خوشبو والا عقیدہ ص60-61 ط: ادارہ محمدیہ لاہور)

فتنہ مماتیت کے خلاف قلمی جہاد کا اجمالی تعارف

امام اہل سنت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ

1) تسکین الصدور فی تحقیق فی احوال الموتی فی البرزخ والقبور

2) سماع الموتی

3) المسلک المنصور

4) الشھاب المبین

حضرت علامہ خالد محمود حفظہ اللہ **پی ایچ ڈی لندن**

5) مدارک الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاءؑ (مقام حیات)

حضرت مولانا عبدالشکور ترمذیؒ

6) حیات انبیاء کرامؑ

7) ھدایۃ الحیران فی تفسیر جواہر القرآن

8) ادراک الفضیلہ فی الدعاء بالوسیلۃ

پیر طریقت حضرت مولانا عبداللہ بہلویؒ

9) القول النقی فی حیات النبی ﷺ

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ

10) رحمت کائنات

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ

11) مقدمہ فیوضات حسینی

حضرت مولانا حمداللہ جان داجوی

12) البصائر لمنکری التوسل باھل المقابر

حضرت مفتی احمد سعید سرگودھویؒ

13) حیات النبی اور علماء دیوبند

14) مذاہب اربع اور مسئلہ حیات النبی ﷺ

مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ

15) عقیدہ حیاۃ النبیؐ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

16) آپ کے مسائل اور انکا حل حصہ حیاۃ النبیؐ

مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی صاحب

17) فتوحات صفدر، مناظرہ حیاۃ النبیؐ

مناظر الاسلام مولانا محمد امین اوکاڑویؒ

18) خطبات صفدر

مولانا نعیم احمد صاحب

19) تجلیات صفدر

مولانا محمد ظفر اقبال صاحب

20) خطبات امین صفدر (حیات جاوداں)

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانویؒ

21) مقالات سیرت

حضرت مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیرویؒ

22) قہر حق بر صاحب ندائے حق
23) ضرب المہند علی القول المسند
24) گجراتی راہنما کی دلچسپ کہانی
25) جمعیت اشاعت التوحید کی کہانی خود اُن کی زبانی
26) مناظرہ ڈیرہ اسماعیل خان

حافظ نذیر احمد نقشبندی

27) حیات پاک

مولانا نور محمد تونسویؒ

28) قبر کی زندگی
29) ایک سو چار سوالات

30) منکرین حیات قبر کی خوفناک چالیں

31) اسلام کے نام پر ھویٰ پرستی

32) 135 سوالات کے جوابات مع 335 سوالات

33) مدعیان جسم مثالی سے 80 سوالات

34) عقیدہ حیات قبر اور فہم میت

35) البرہان القوی فی سماع النبیؐ

36) عقیدہ حیات الانبیاء اور علماء امت

37) عذاب قبر کی صحیح صورت کے منکر کا شرعی حکم

حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہم

38) مکتوب سلیم

مولانا محمد حسن صاحب

39) خوشبو والا عقیدہ

مولانا منظور الحقؒ صاحب

40) فذلکۃ کتب الملۃ

مفتی نظام الدین شامزئی شہیدؒ

41) میرا مسلک و مشرب

ڈاکٹر مفتی عبد الواحد صاحب

42) تحفہ خیر خواہی

حضرت مولانا مہر محمد صاحب

43) اموات کی برزخی زندگی

مفتی مظہر حسین صاحب

44) روح کا تعلق جسم سے اور قبر کی زندگی

مولانا سید نور الحسن شاہ بخاریؒ

45) حیات الاموات

مفتی رشید احمد لدھیانویؒ صاحب

46) عقیدہ الاصفیاء فی حیاۃ الانبیاءؑ

مولانا عبد العزیز شجاع آبادیؒ

47) دعوت الانصاف فی حیات جامع الاوصاف

مولانا سید میرک شاہ صاحب

48) عقیدۃ المحدثین علی حیوۃ النبیینؑ

پروفیسر محمد مکی صاحب

49) تسکین الاتقیاء فی حیات الانبیاء

مولانا اللہ یار خان ارشدؒ

50) سیف اویسیہ بر عقائد نامرضیہ

51) حیات الانبیاء علیہم السلام

52) حیات برزخیہ، سماع موتی

مولانا عبد الحق خان بشیر صاحب

53) علماء دیوبند کا عقیدہ حیاۃ النبیؐ اور مولوی عطاء اللہ بندیالوی

54) گنبد خضریٰ سے مقام محمود تک

55) ضرب بشیر بر فکر پنج پیر

مولانا سید انور حنفی صاحب

56) تسکین القلوب

مولانا عبد القدوس صاحب قارن

صاحبِ تالیف

نام	عبدالواحد قریشی
ولادت	17-09-1985
رہائش	محلہ فاروق اعظم (گلی قریشیاں والی) ڈیرہ اسماعیل خان
دینی تعلیم	وفاق المداس العربیہ پاکستان جامعہ اسلامیہ درویشیہ کراچی (دورہ حدیث) تخصص فی الدعوۃ التحقیق مرکز اہل سنت والجماعت سرگودھا
اجازت حدیث	من ینتھی الیہ علو الاسناد فی ھذا الزمان عمدۃ المحدثین استاذ الکل حضرت مولانا محمد شریف اللہ مولویانویؒ، امام اہل سنت حضرت علامہ سرفراز خان صفدرؒ، عمدۃ المحدثین حضرت مولانا مفتی غلام قادرؒ (ٹھیری شریف)، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبداللہ شاہ بخاریؒ (سکھر)، شیخ الحدیث حضرت مولانا علاؤالدین صاحب حفظہ اللہ (ڈیرہ)،
بیعت وارشاد	متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
دنیاوی تعلیم	بی۔اے (امتیازی درجے کیساتھ)
خلیفہ مجاز	شیخ طریقت، متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
مناصب	امیر مرکزیہ اصلی تحفظ عقائد اہل سنت والجماعت پاکستان صوبائی نائب امیر اتحاد اہل سنت والجماعت خیبر پختونخواہ امیر اتحاد اہل سنت والجماعت ڈیرہ اسماعیل خان ڈائریکٹر ابوحنیفہؒ اسلامک اکیڈمی ڈیرہ اسماعیل خان
تدریس	جامعہ دارالعلوم نعمانیہ صالحیہ (سابقاً) ڈیرہ اسماعیل خان نائب شیخ الحدیث مدرسہ عبداللہ بن مسعودؓ ڈیرہ اسماعیل خان ابوحنیفہ اسلامک اکیڈمی ڈیرہ اسماعیل خان رئیس دارالافتاء والارشاد کریمیہ ڈیرہ اسماعیل خان
خطابت	جامع مسجد ابوایوب انصاریؓ ڈیرہ اسماعیل خان

صاحبِ تالیف

نام	عبدالواحد قریشی
ولادت	17-09-1985
رہائش	محلہ فاروق اعظم (گلی قریشیاں والی) ڈیرہ اسماعیل خان
دینی تعلیم	وفاق المداس العربیہ پاکستان جامعہ اسلامیہ درویشیہ کراچی (دورہ حدیث) تخصص فی الدعوۃ التحقیق مرکز اہل سنت والجماعت سرگودھا
اجازت حدیث	من ینتھی الیہ علو الاسناد فی ھذا الزمان عمدۃ المحدثین استاذ الکل حضرت مولانا محمد شریف اللہ مولویانویؒ، امام اہل سنت حضرت علامہ سرفراز خان صفدرؒ، عمدۃ المحدثین حضرت مولانا مفتی غلام قادرؒ (ٹھیری شریف)، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبداللہ شاہ بخاریؒ (سکھر)، شیخ الحدیث حضرت مولانا علاؤالدین صاحب حفظہ اللہ (ڈیرہ)،
بیعت وارشاد	متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
دنیاوی تعلیم	بی۔اے (امتیازی درجے کیساتھ)
خلیفہ مجاز	شیخ طریقت، متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ
مناصب	امیر مرکزیہ اصلی تحفظ عقائد اہل سنت والجماعت پاکستان صوبائی نائب امیر اتحاد اہل سنت والجماعت خیبر پختونخواہ امیر اتحاد اہل سنت والجماعت ڈیرہ اسماعیل خان ڈائریکٹر ابوحنیفہؒ اسلامک اکیڈمی ڈیرہ اسماعیل خان
تدریس	جامعہ دار العلوم نعمانیہ صالحیہ (سابقاً) ڈیرہ اسماعیل خان نائب شیخ الحدیث مدرسہ عبداللہ بن مسعودؓ ڈیرہ اسماعیل خان ابوحنیفہ اسلامک اکیڈمی ڈیرہ اسماعیل خان رئیس دار الافتاء والارشاد کریمیہ ڈیرہ اسماعیل خان
خطابت	جامع مسجد ابوایوب انصاریؓ ڈیرہ اسماعیل خان